ماہنامہ

راہ اسلام

جی مثل انعامات

25991

وصیت امام - ایک جھلک

اسلامی قوموں سے میں وصیت
کرتا ہوں کہ جمہوری اسلامی حکومت
اور ایران کی مجاہد قوم کو اپنے لئے
نمونۂ عمل بنائیے اور اگر آپ کی
ظالم حکومتیں، قوموں کے مطالبات
کو ۔ کہ وہی ملت ایران کا مطالبہ
ہے تسلیم نہ کریں تو پوری طاقت
کے ساتھ انہیں اُن کی منزل
تک پہنچا دیجئے۔

امام خمینیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام

نظام اسلام پر متشکل ہونے والے معاشرے کے کم سے کم [illegible]
کے کردار کا مظہر ہونا لازمی ہے

اس شمارے میں

اداریہ: بہار قرآن اور وعدۂ الٰہی کی تکمیل ———— ۲

● ثقافتی

تعلیمات قرآن ———— ۴

رمضان المبارک بہار قرآن پر سلام ———— ۶

قصص قرآن حضرت آدم علیہ السلام ———— ۸

آزادی کی داستان ———— ۱۱

نظم ———— ۱۳

سوغات ایران ———— ۱۴

فتنۂ شرک و بدعت ———— از: مہدی الحسینی ———— ۱۷

یوم قدس کی مناسبت سے فلسطین ———— ۲۰

موالیان و شیعیان حضرت علی علیہ السلام کی وصیت ———— ۲۲

● ہنری و فنی

بے مثل انعامات ———— ۲۴

ہنری و فنی واقعات ———— ۲۶

● تفریح طبع

کشکول ———— ۲۸

چودہ؟ ایک انعامی مقابلہ ———— ۳۰

صحیح جوابات ———— ۳۱

● تاریخی

زندگانی پیغمبر اسلام ———— از: جعفر سبحانی ———— ۳۲

نظم ———— ۳۵

● ایران و جہان اسلام

صحیفۂ نور ———— ۳۶

امریکہ اور صدام کے متعلق رہبر انقلاب اسلامی کے بیانات ———— ۳۹

● اہم خبریں

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلیشر

غلام رضا نور محمدان

خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران ۱۸- تلک مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

کلاسک پرنٹرس، ۳۸۷ پریم نگر غازی آباد، یو پی

ماہنامہ

راہ اسلام

شمارہ ۸۵ اپریل ۱۹۹۱ء

ادارتی و دیگر معلومات کیلئے خانۂ فرہنگ بمبئی سے بھی رجوع کیا جا سکتا ہے پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران

۳۳- مہارشی کروے روڈ

بالمقابل چرنی روڈ ریلوے اسٹیشن

بمبئی۔

فون: ۳۸۳۲۳۲

قیمت: ۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

بہار قرآن اور وعدۂ الٰہی کی تکمیل

شروع ہی سے ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ اداریہ لکھتے وقت ہر مہینے کے اہم مسائل اور اس مدت کے دوران عالم اسلام میں رونما ہونے والے اہم حوادث پر خصوصی توجہ دی جائے لہٰذا زیر نظر شمارہ میں پرانی روایت کے مطابق بعض اہم مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ماہنامہ راہ اسلام کی آٹھویں سالگرہ کا اجمالی تذکرہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔

ابتدائے کلام میں امام حسنؑ کی سالگرہ ولادت اور بہار قرآن اور اسلامی جمہوریۂ ایران کی عظیم الشان سالگرہ (۱۲ فروردین مطابق یکم اپریل) کے موقع پر مخلصانہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہم بارگاہ عالیہ خداوندی میں ہر محاذ پر دشمنان اسلام کے خلاف مسلمانوں کی کامیابی وسربلندی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

رمضان المبارک کا یہ مقدس مہینہ غاصب صہیونی حکومت کے خلاف ملت اسلامیۂ عالم کی بیداری میں ایک نئے باب کی یاد تازہ کرتا ہے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ ایک طویل مدت کے بعد آج بیت المقدس اور سرزمین فلسطین کو اپنی آزادی کے لئے مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی سخت ضرورت محسوس ہورہی ہے، یہی وجہ ہے کہ فلسطینی عوام مسلمانوں کے قبلۂ اوّل کی آزادی کے سلسلے میں آزادی بیت المقدس کے علمبرداروں کے مخلص اور مستحکم اقدام کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بیت المقدس یا فلسطین کا نام سنتے ہی اسیری کی زندگی بسر کرنے والے مظلوم فلسطینی عوام پر کئے جانے والے مصائب کا دردناک منظر نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ گذشتہ نصف صدی کے دوران یہی وہ کلمات ہیں جن کے سہارے غاصبوں اور جاپلوسوں کے خلاف جدوجہد جاری رہی ہے لیکن درحقیقت دیکھنا تو یہ ہے کہ گذشتہ نصف صدی کے دوران کونسی جدوجہد یا جماعت آزادی فلسطین کے مشن میں کتنی کامیاب رہی ہے اور جدوجہد کا وہ کون سا راستہ ہے جو مقبوضہ مقدس سرزمین اور بیت المقدس کو اسیری اور غلامی کے چنگل سے نجات دلا سکتا ہے؟ کیا ان انحرافی تحریکوں یا عالمی سامراج کے ان ایجنٹوں میں، جو کل تک بڑی طاقتوں اور رجعت پرست شیوخ کے تعاون سے سامراجیت وصہیونیت دشمن مرکز اور بانی آزادی قبلۂ اوّل مسلمین کی تباہی وبربادی میں ہمہ تن سرگرم رہے ہیں، اتنی صلاحیت دکھائی دیتی ہے کہ یہ بیت المقدس کو آزاد کراسکیں؟ کیا اسرائیل اور سعودی حکام کی طرف چند میزائل پھینکنے کا مقصد محض ملت اسلامیہ عالم کی فکری گمراہی اور عالمی مسلمانوں کے مقدس جذبات کے ساتھ کھلی ہوئی بازی گری نہیں ہے؟ کیا اس انحرافی راہ وروش کا مقصد مسلمانوں کے درمیان اختلاف و تفرقہ پیدا کرنا نہیں ہے؟ کیا آوارہ وطن فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ حمایت وتعاون کا دم بھرنے والی اُن نام نہاد آزادی طلب فلسطینی تنظیموں سے بیت المقدس کی آزادی کی امید کی جاسکتی ہے جو آزادی فلسطین کے نام پر ہر روز مشرق ومغرب کی اسلام دشمن طاقتوں سے سانٹھ گانٹھ میں سرگرم

نظر آتی ہیں؟ درحقیقت خداوند عالم کے فضل وکرم سے آج دنیا کے تمام مسلمانوں اور آزادی طلب لوگوں پر ان انحرافی تحریکوں کی راہ وروش پوری طرح عیاں ہو چکی ہے اور فلسطین وبیت المقدس کی آزادی کے نام نہاد ٹھیکیداراب دنیا والوں کے سامنے بالکل بے نقاب ہو چکے ہیں اور ان کی شرمناک واسلام دشمن سازشوں کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے اور دنیا والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ ان کے ہاتھ اپنے ہی ملک کے بیگناہ مسلمانوں کے خون میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ مقدس اسلامی زیارت گاہوں پر وحشیانہ تجاوز اور کربلا ونجف جیسے عظیم اسلامی مراکز کی اعلانیہ بے حرمتی نے ان جھوٹے دعویداروں کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے قتل عام اور مقدس اسلامی زیارت گاہوں کی بے حرمتی پر مشتمل ان حوادث کی گہرائی اس حد تک ہے کہ اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان آیت اللہ سید علی خامنہ ای اسلامی جمہوریۂ ایران کی جانب سے بعثی حکومت کے خلاف وارننگ جاری کرتے ہوئے بیگناہ شہداء عراق کی یاد میں بکم رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۹۱ء کو عمومی عزاداری وسوگواری کا اعلان کرتے ہیں اور بعثی حکمرانوں کے نام شدید وارننگ کے ساتھ تمام امت اسلامیہ عالم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مذہبی وروحانی اجتماعات کے دوران اسلام کی کامیابی وسربلندی کی دعا کریں۔

ان تمام مسائل کی روشنی میں ایک بار پھر اسلامی جمہوریۂ ایران کی حقانیت اور اسلامی انقلاب کے قائد اور ایران کے ذمہ دار رہنماؤں کی فکری صلاحیت اور دانشورانہ قیادت پوری طرح ثابت ہو جاتی ہے اور ایران کا یہ دعویٰ حق بجانب معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس کی آزادی اور اسلام کی کامیابی وسربلندی فقط اتحاد بین المسلمین کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے اور چند نمائشی میزائلوں کے ذریعہ اس مقصد میں کامیابی حاصل ہونے والی نہیں ہے کیونکہ قرآنی والٰہی احکام کے بموجب تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اور مجموعی اعتبار سے ہم سب کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا ہے اور ہر قسم کے قومی ونسلی اور مذہبی وزبانی اختلافات سے دوری اختیار کرنی ہے کیونکہ اختلاف اسلام دشمن طاقتوں کی میراث ہے اور ہم لوگوں کو پرچم "لاالٰہ الا اللہ" کے سایہ میں باہم متحد رہنا ہے اور تفرقہ واختلاف سے دور رہنا ہے تاکہ اسلامی اتحاد کے سایہ میں بیت المقدس کو ذلت آمیز غاصبانہ تسلط سے نجات وآزادی دلائی جا سکے واضح رہے کہ فقط اسلامی اتحاد کے ذریعہ ہی صدر اسلام کی عظمت وشان وشوکت واحیاء کیا جا سکتا ہے۔

> یوم قدس جو شہر اللہ اعظم (رمضان المبارک) کے آخری ایام میں ہے۔ اس کام کے لئے انتہائی مناسب ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان بڑی طاقتوں اور بڑے شیطانوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے ہونے خداوند عالم کی لایزال طاقت سے وابستہ ہو جائیں اور محروم وپسماندہ لوگوں کے ممالک سے دنیا کے نامور ظالموں کو نکال باہر کریں اور ان لوگوں کی لالچ بھری نگاہوں کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔
>
> (امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ)

○ ○ ○

اس سلسلے میں دوسرا اہم مسئلہ اسلامی جمہوریۂ ایران کی تشکیل کی سالگرہ (۱۲ فروردین مطابق یکم اپریل) سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ اللہ کی حکومت اور محرومین ومستضعفین کی حاکمیت کا دن ہے اور امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کے بموجب یہ ہمارے عظیم ترین قومی اور مذہبی تیوہاروں میں سے ایک ہے۔ ہماری قوم کو چاہیئے اس سالگرہ کے موقع پر عید منائے اور اس کی یاد تازہ رکھے جس دن ۲۵۰۰ سالہ شیطانی حکومت کا محل گرا تھا اسی دن شیطانی تسلط کا بالکل خاتمہ ہو گیا اور اس کی جگہ پر محروم طبقے والوں کی حکومت کا قیام عمل میں آگیا۔ محرومین ومستضعفین کی یہ حکومت درحقیقت خداوند عالم کی حکومت ہے۔

ہم اس مبارک موقع پر، جو امسال اتفاقاً بہار قرآن یعنی ماہ رمضان المبارک اور امام حسن کی سالگرہ ولادت سے مطابقت رکھتا ہے، دنیا بھر کے مسلمانوں اور حق پسند انسانوں کی خدمت میں مخلصانہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

○ ○ ○

"تیسرا اہم مسئلہ آپ کے پسندیدہ ماہنامہ "راہ اسلام" کی آٹھویں سالگرہ کا ہے۔ یہ فضل وکرم خداوندی اور آپ سبھی قارئین کرام کی محبت وعقیدت کا نتیجہ ہے کہ اس رسالہ نے اپنی زندگی کے سات سال بڑی کامیابی کے ساتھ پورے کر لئے اس میں آپ لوگوں کے تعاون کا بہت بڑا حصہ ہے۔

(باقی ص۱۱ پر)

تعلیماتِ قرآن

قرآن کریم میں حکیم لقمان

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ
وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

اور بےشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور حکم دیا) کہ تم اللہ کا شکر کرو اور جو شکر کرے گا وہ اپنے ہی (فائدہ کے) لئے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو (اللہ کا کچھ نہیں بگاڑا) کیونکہ اللہ تو بے پرواہ اور لائق حمد و ثنا ہے اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے اس کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خبردار کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا کیونکہ شرک یقیناً بڑا سخت گناہ ہے

لقمان کون تھے؟

قرآن مجید کے اسی سورہ کی دو آیتوں میں لقمان کا نام آیا ہے قرآن میں اس بات کی کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے کہ لقمان ایک پیغمبر تھے یا فقط ایک مردِ حکیم لیکن قرآن کا لہجہ یہ بتاتا ہے کہ وہ پیغمبر نہ تھے کیونکہ پیغمبروں کے ذکر کے ساتھ معمولاً ان کی رسالت، دعوتِ حق، معاشرہ میں رائج انحراف و شرک کے خلاف جد و جہد، اجر و پاداش کے مطالبہ سے پرہیز اور اپنی امت کو بشارت اور عذابِ الٰہی سے ڈرانے کی بات کہی گئی ہے جبکہ لقمان کے ذکر کے ساتھ اس قسم کی کسی چیز کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے، فقط ان کی ان حکیمانہ نصیحتوں کا ذکر ملتا ہے جو انہوں نے خصوصی طور پر اپنے بیٹے سے کی تھیں اگرچہ ان کی نصیحتیں عام حیثیت کی حامل ہیں اور فقط ان کے بیٹے ہی سے تعلق نہیں رکھتی ہیں اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ محض ایک حکیم تھے۔

پیغمبر اکرم سے منقول ایک حدیث میں ملتا ہے۔

"حقاً اقول لم یکن لقمان نبیاً ..... علیہ بالحکمۃ"

یعنی میں سچ کہتا ہوں کہ لقمان پیغمبر تو نہ تھے لیکن ایسے بندہ خدا تھے کہ زیادہ غور و فکر کرتے تھے، وہ ایمان و یقین کے بلند مرتبہ پر فائز تھے، خدا کو دوست رکھتے تھے اور خداوند عالم بھی انہیں دوست رکھتا تھا نیز انہیں حکمت کی نعمت سے مالا مال کر دیا تھا ....

بعض تاریخوں میں ملتا ہے کہ لقمان مصری قوم کے ایک سیاہ فام غلام تھے۔ انکا چہرہ تو اچھا نہ تھا لیکن

وہ ایک روشن دل اور پاکیزہ روح کے حامل تھے۔ وہ شروع ہی سے سچ بولتے تھے اور امانت میں خیانت نہیں کرتے تھے اور جن معاملات کا ان سے کوئی تعلق نہ ہوتا تھا اس میں قطعی مداخلت نہیں کرتے تھے۔

بعض مفسرین نے ان کی نبوت کا امکان ظاہر کیا ہے لیکن جیسا کہ اس سے قبل اشارہ کیا جا چکا ہے ان کی نبوت کی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ جو شواہد ملتے ہیں ان سے اس خیال کی تردید ہوتی ہے۔

جو شخص دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے اُسے نہ دُنیا میں کچھ حاصل ہوگا اور آخرت میں بھی اُسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ ایک شخص نے لقمان سے کہا: "کیا ہم لوگوں کے ساتھ تم چرواہی نہیں کرتے تھے؟" لقمان نے جواب دیا: "جی ہاں! ایسا ہی ہے۔"

سوال کرنے والے نے پوچھا: "پس یہ علم و حکمت تمھیں کہاں سے حاصل ہوگئی؟" لقمان نے جواب دیا: "قدر اللہ واداء الامانۃ وصدق الحدیث والصمت عما لا یعنینی" یعنی یہ خداوند عالم کی مرضی تھی۔ امانت کی ادائیگی، حق بیانی اور جو چیزیں مجھ سے متعلق نہ تھیں اس کے بارے میں سکوت و خاموشی کے ذریعہ یہ علم و حکمت حاصل ہوئی ہے۔

پیغمبر اسلام سے منقول مذکورہ بالا روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ ایک دن لقمان دوپہر کے وقت سو رہے تھے کہ اچانک انھیں یہ آواز سنائی دی کہ اے لقمان! کیا تم چاہتے ہو کہ خداوند عالم تمھیں روئے زمین پر اپنا خلیفہ و جانشین بنا دے تاکہ تم لوگوں کے درمیان سچا فیصلہ کرو؟

لقمان نے اس آواز کے جواب میں کہا: "اگر میرا پروردگار مجھے معاف کر دے تو میں راہ عافیت قبول کرنا چاہوں گا اور اس عظیم امتحان و آزمائش کیلئے آمادہ نہ ہونگا لیکن اگر وہ حکم فرمائے گا تو میں اس حکم کو دل و جان سے تسلیم کر لوں گا کیوں کہ میں یہ جانتا ہوں کہ اگر وہ مجھے ایسی ذمّہ داری دے گا تو میری مدد بھی ضرور کرے گا اور مجھے لغزش و بے راہ روی سے محفوظ رکھے گا۔"

فرشتوں نے حکیم لقمان سے پوچھا: "اے لقمان! تمھاری رائے میں ایسا کیوں ہے؟"

حکیم لقمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا انتہائی دشوار و سخت مرحلہ ہے اور ظلم و ستم کے تھپیڑے چاروں طرف سے اُسے اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ اگر خداوند عالم انسان کی حفاظت کر دے تو وہ نجات کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر وہ غلط راہ پر چل پڑتا ہے تو بہشت کی راہ سے منحرف ہو جاتا ہے جو شخص دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے اُسے نہ دُنیا میں کچھ حاصل ہوگا اور آخرت میں بھی اُسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔"

ملائکہ لقمان کی حکمت پر حیران رہ گئے۔ خدائے رحمان نے بھی ان کو مرد نیک کے نام سے مخاطب کیا۔ پس رات کے وقت جب وہ اپنے بستر پر سو گئے تو خداوند عالم نے ان پر حکمت نازل فرمائی اور ان کو سر سے پیر تک حکمت سے مالا مال کر دیا وہ ابھی عالم خواب میں ہی تھے کہ خداوند عالم نے ان کے وجود کو حکمت سے پوری طرح آراستہ کر دیا۔

لقمان خواب سے بیدار ہوئے۔ اگرچہ وہ اپنے وقت کے سب سے زیادہ انصاف پسند آدمی تھے پھر بھی وہ لوگوں کے درمیان آتے تھے اور انھیں علم و حکمت کی باتیں سکھاتے تھے۔ وہ لوگوں کے درمیان اپنی حکمت کی تبلیغ و اشاعت میں لگے رہتے تھے۔

اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ لقمان کے سامنے خلافت کا فرمان پیش کیا گیا اور جب انھوں نے یہ عہدہ قبول نہ کیا تو خداوند عالم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ خلافت کے لئے داؤد کو بلایا جائے۔ داؤد نے لقمان کی طرح کوئی شرط رکھے بغیر یہ ذمّہ داری قبول کر لی۔ پس خداوند عالم نے منصب خلافت انھیں عطا کر دیا۔ کئی بار انھیں امتحان و آزمائش کی منزل سے گزرنا پڑا اور ہر بار ان کے قدم غلطی کی طرف بڑھے اور خدا نے ان کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے انحراف کو نظر انداز کر دیا۔

لقمان اکثر حضرت داؤد سے ملنے جایا کرتے تھے اور ان کے سامنے علم و حکمت اور وعظ و نصیحت کی باتیں بیان کیا کرتے تھے۔ حضرت داؤد لقمان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ "لقمان آپ کتنے خوش قسمت ہیں کہ آپ علم و حکمت کی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور خلافت کی پریشانی میں گرفتار بھی نہیں ہونا پڑا۔" واضح رہے کہ عہدۂ خلافت ملنے کے فوراً بعد ہی حضرت داؤد فتنہ و فساد کے جھمیلوں میں گرفتار ہو گئے تھے۔

(باقی آئندہ)

رمضان المبارک

ہمارا قرآن پہ سلام

روزہ رکھنا ...

یعنی وہ روحانی و باطنی جہاد کرنا ہے جو انسان کو مختلف بیرونی جہادوں اور پیکاروں کے لئے آمادہ کرتا ہے کیونکہ رمضان وہ کلاس درس ہے جو معاشرہ کے قلب میں واقع ہے اور ابراہیمؑ سے محمدؐ تک تمام پیغمبران خدا، علیؑ سے مہدیؑ موعود تک مجملہ ائمہ اطہارؑ اور ازل سے ابد تک جملہ حق پرست عوامی رہنما اس مکتب کے معلم رہے ہیں اور اس کلاس میں جس کتاب کا درس دیا جاتا ہے وہ قرآن ہے یعنی عوام کے خدا کا کلام۔ جس کا مقصد عوام الناس کی نجات و آزادی ہے۔ الٰہی فرمان کے بموجب اس کلاس کی تشکیل ہوئی ہے اور وہ تمام لوگ اس کلاس کے شاگرد ہیں جو جہالت کی زنجیروں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں اور روایات و غفلتوں کے جادو سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ رمضان آزادی طلب جدوجہد و نبرد آزمائی کے لئے لازمی آمادگی کا تربیتی مرکز ہے۔ یہ ظالموں کے ظلم کے خلاف جہاد و نبرد آزمائی کی چھاؤنی ہے اور عوام الناس اس فوجی کیمپ میں تربیت حاصل کرنے والے سپاہی ہیں اور عوام الناس میں بہترین افراد اس الٰہی لشکر کے جانباز سپاہی ہیں۔

رمضان وحی الٰہی کا مہینہ ہے۔ رمضان خدا و عوام کا مہینہ ہے۔ یہ عوام کے بیدار رہنے اور بیدار کرنے کا مہینہ ہے۔ یہ ناواقف لوگوں کو آگاہ کرنے اور واقف لوگوں کو یاد دلانے کا مہینہ ہے۔ یہ بے حوصلہ لوگوں میں حوصلہ پیدا کرنے، منحرف افراد کو راہ راست پر لانے اور ٹوٹتی ہوئی آواز کو طاقت عطا کرنے کا مہینہ ہے۔ یہ اس پرندہ کی تقویت کا مہینہ ہے جو جاں بلب ہو چکا ہے اور جس میں پرواز کی صلاحیت باقی نہیں رہ گئی ہے۔

رمضان کے اس مبارک مہینے میں کھانے کے فلسفہ سے انکار کر دو تاکہ طلب اور اس کی تکمیل کا اعتقاد مستحکم ہو جائے۔ پس خواب غفلت و فراموشی سے بیدار ہو جاؤ اور اپنے اردگرد دیکھو، اپنی آنکھیں کھولو اور اپنا ساز و سامان باندھ کر چلنے کے لئے آمادہ ہو جاؤ، اٹھو بستر چھوڑ دو، اپنے جوتے باندھ لو، تازہ دم ہو جاؤ، اپنے پیروں کو زمین پر مضبوطی سے جما کر دوبارہ آگے قدم بڑھاؤ۔

کیونکہ ہر رمضان میں تمھیں دوبارہ بیدار ہونا ضروری ہے کیونکہ رمضان تو آگاہی و بیداری کا مہینہ ہے۔

اپنی تحریک دوبارہ شروع کرو، دوبارہ اوپر اٹھو، دوبارہ پرواز کرو، دوبارہ زندہ ہو جاؤ بالکل اسی طرح جیسے موسم بہار کے آتے ہی تناور درخت دوبارہ ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ پس تمھیں رمضان کے شروع ہوتے ہی بیدار ہو جانا ہے اور جہالت و گمراہی کی نیند کو دور بھگا دینا ہے۔

اور اس کے بعد پوری طرح آزاد ہو جانا ہے۔

رمضان زندہ اور انسانی اخلاق کے حصول کا مہینہ ہے۔ تمھاری زندگی سے عیش و طرب اور خودنمائی پر مشتمل جو صفات وابستہ کر دی گئی ہیں ان سے علیحدگی اختیار کر لو۔ اپنے دل میں محبت اور بغض و کینہ کو اسی طرح جمع کر لو جو مناسب ہے اور اغیار نے جو مجسمہ بنایا ہے اسے چکنا چور کر دو پھر حق و آگاہی کی بنیاد پر خودسازی میں مصروف ہو جاؤ۔ تمھیں اس خودسازی کے لئے دوبارہ جنم لینا ہے۔ غیروں نے تمھاری زندگی کے جو معیار بنائے ہیں انھیں توڑ ڈالو اور اب حقیقی معیاروں کا انتخاب کرو۔ اپنی نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھو اور جو چیزیں غلط نظر آئیں انھیں فوراً ترک کر دو۔ اب تمھیں اپنے اعمال کو اپنے مقصد و عقیدہ کی بنیاد پر سنوارنا ہے۔

اپنی آنکھوں کو قابو میں رکھو اور اسے ایسی چیزوں کی طرف نہ دیکھنے دو جو تمھارے مقصد کے مطابق نہیں ہیں۔ انھیں سادہ لوحانہ انداز میں نیرنگیوں اور پرفریب تحریکوں سے دور رکھو تمھاری آنکھوں کے ذریعہ اغیار تمھارے اوپر مسلط نہ ہونے پائیں۔ تمھاری آنکھیں قابو سے باہر نہ ہونے پائیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ تمھاری آنکھیں دیکھنے پہچاننے اور سمجھنے کی راہ میں ایک وسیلہ بن جائیں۔ تمھاری آنکھوں کو چاہئے کہ وہ حق پر دوبارہ واپس آجائیں۔ تمھیں چاہئے کہ ان آنکھوں سے رنج و

مصائب، ظلم وستم، مصائب ومشکلات، بھوکے بچوں کے چمکتے ہوئے آنسوؤں کا مشاہدہ کرو، غم زدہ ماؤں اور نسل پرستیوں کو غور سے دیکھو تمہاری آنکھوں سے آگاہی وبیداری کی روشنی ظاہر ہونی چاہئے۔

تمہاری آنکھوں کی

بنیاد گہری اور روشن ہونی چاہئے۔

ان میں ایسی صلاحیت ہونی چاہئے کہ موٹے پردوں کے پیچھے بھی دیکھ سکیں۔

وہ باطنی چیزوں کو بھی دیکھ لیا کریں۔

وہ آنکھیں جو چہروں کو ہزاروں مکروفریب کے پیچھے چھپا ہوا دیکھ کر بھی پہچان لیں۔

وہ آنکھیں جو پوری کائنات کو سمجھتی ہیں۔

وہ آنکھیں جو فلسفۂ حیات سے بخوبی واقف ہیں۔

وہ آنکھیں جو کتاب فطرت کو پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

وہ آنکھیں جو کائنات کے ہر ذرہ میں خدا کی نشانیاں دیکھتی ہیں۔

وہ آنکھیں جو وقت کے پردہ کو پھاڑ کر ماضی و مستقبل کو بھی حال کی طرح دیکھتی ہیں۔

اور تمہارے کانوں کو بھی۔

رکاوٹوں اور پابندیوں کے بندھن سے آزاد ہو جانا چاہئے اور مکروفریب کی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہ ہونا چاہئے۔ ان میں بات کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی پوری صلاحیت ہونی چاہئے۔ ان میں بھیڑ کے لباس میں بھیڑیا کی آواز کو پہچاننے کی پوری طاقت ہونی چاہئے تاکہ وہ تقویٰ و پرہیزگاری کے لباس میں ابلیس کی آواز کو بخوبی پہچان لیں اور ٹوٹی ہوئی جھونپڑیوں سے بھوکے اور پسماندہ لوگوں کی دردبھری آواز کو بھی پہچان لیں۔

اور تمہاری زبان کو بھی حق کے علاوہ کچھ نہ کہنا چاہئے۔

اور پیغام حق کو اعلانیہ بیان کرنا چاہئے برائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی روک تھام کرنی چاہئے اور اچھائیوں کی ترویج کرنی چاہئے۔

مکروفریب سے اس کا کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے۔

ہمہ وقت وہمہ تن خدمت خلق میں مشغول رہنا چاہئے۔

اور عوام کو آگاہ وبیدار رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔

اور تمہارے ہاتھوں کو چاہئے کہ

حقائق کو لکھیں اور برائیوں کو سرکوب کریں۔

یتیموں کے ساتھ شفقت ومحبت کا رویہ رکھیں اور ظالموں کو صفحۂ ہستی سے نابود کردیں۔

میری آنکھ، میرے کان، میرے ہاتھ پیر، میری زبان اور میرے جسم کو میرے عقیدہ ومیرے مقصد کے اختیار میں ہونا چاہئے اور ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے کہ میں بات کہنے، کھانا کھانے اور دیکھنے کے لئے مقصد وعقیدہ کی گرفت سے باہر نکل جاؤں۔

پس ماہ رمضان میں فقط کھانا نہ کھانے کا نام روزہ نہیں ہے۔

بلکہ ماہ رمضان میں

ہم لوگوں کو اپنے جملہ اعمال وافعال پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے اور بہت سوچ سمجھ کر اپنا کام انجام دینا چاہئے اپنی کمزوریوں اور صلاحیتوں سے پوری طرح واقف رہنا چاہئے کیونکہ یہ مہینہ، تربیت کا مہینہ ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ خود آگاہی، خودیابی اور خودسازی کا مہینہ ہے ••

قصصِ قرآن

حضرت آدم علیہ السلام

ماہنامہ راہِ اسلام کی آٹھویں جلد کے آغاز پر قرآنی داستانوں پر مشتمل ایک نئے عنوان کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قارئین کرام کو قرآن اور خدا کے پیغمبروں کی زندگی سے قریب تر کیا جاسکے۔ اُمید ہے کہ یہ داستانیں آپ لوگوں کو ضرور پسند آئیں گی۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

ترجمہ: اس وقت (کو یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں اپنا ایک نائب زمین میں بنانے والا ہوں۔ فرشتے تعجب سے کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو زمین میں فساد اور خونریزیاں کرتا پھرے حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہے تو) ہمارا زیادہ حق ہے کیونکہ) ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرنے میں تب خدا نے فرمایا اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۳۵﴾

اور ہم نے آدم سے کہا اے آدم تم اپنی بیوی سمیت بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں سے بفراغت کھاؤ پیو مگر اس درخت کے پاس بھی نہ جانا ورنہ پھر تم اپنا نقصان کرو گے۔

خداوند عالم نے زمین کو چھ دن میں خلق کیا اور اس پر بڑے اور بھاری پہاڑوں کو قائم کیا۔ اس پر بسنے والوں کے لئے لازمی وسائل زندگی چھ دن میں فراہم کئے۔ پھر آسمان و عرش کی تخلیق کی۔ سورج اور چاند پیدا کئے۔ اس کے بعد فرشتوں کو پیدا کیا تاکہ اس کی تسبیح و تقدیس کریں اور انتہائی مخلصانہ انداز میں اپنے خالق و مالک کی عبادت و بندگی میں لگے رہیں۔

اس کے بعد خداوند عالم نے آدمؑ اور اولادِ آدم کی تخلیق کا ارادہ کیا تاکہ وہ روئے زمین پر سکونت اختیار کریں اور اسے آباد بنائیں۔ پس خداوند عالم نے فرشتوں کو آگاہ کیا کہ جلد ہی وہ روئے زمین پر دوسری مخلوق پیدا کرنے والا ہے تاکہ وہ زمین میں تلاش و جستجو کریں، اس کی پستی و بلندی میں سیر کریں اور ان کی نسلیں مختلف علاقوں میں پھیل جائیں۔ زمین سے پیدا ہونے والی اشیا کو استعمال کریں، زمین میں چھپے ہوئے خزانوں کو باہر نکالیں اور ان میں بعض، بعض لوگوں کے جانشین ہو جائیں۔

فرشتے وہ مخلوقات ہیں جنہیں خداوند عالم نے اپنی عبادت کے لئے منتخب کیا اور ان پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا اور انہیں اپنی اطاعت و بندگی کی رہنمائی کی۔

فرشتوں کو خداوند عالم کی یہ بات اچھی نہ لگی کہ وہ ان کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق خلق کرے۔ انہیں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان لوگوں سے کوئی خطا سرزد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے خداوند عالم نے اس تخلیق کا ارادہ کیا ہے یا یہ کہ ان میں سے بعض فرشتوں کی مخالفت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ لہٰذا وہ لوگ صفائی پیش کرنے کے لئے بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے اور کہا۔ خداوندا! جب ہم لوگ ہمیشہ تیری عبادت و تسبیح و تقدیس پر کمربستہ ہیں تو پھر تو ہمارے علاوہ دوسری مخلوق کیوں خلق کرتا ہے؟! جبکہ وہ لوگ زمین پر موجود مفاد کے لئے جھگڑا کریں گے اور روئے زمین پر فساد برپا کریں گے۔

فرشتوں نے یہ بات اس وجہ سے کہی تھی کہ پروردگار کے جواب سے ان کا شبہ دور ہو جائے اور ان کے ذہن میں جو خیالات ابھر رہے ہیں وہ دور ہو جائیں۔ اس کے علاوہ، انہیں یہ بھی امید تھی کہ ممکن ہے خداوند عالم ان لوگوں کو روئے زمین پر اپنا جانشین مقرر کر دے کیونکہ نعمت خداوندی کے اعتبار سے انہیں سبقت حاصل تھی اور وہ حق خداوندی کو زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ ان کا یہ سوال خداوند عالم کے کام کی تردید، اس کی حکمت میں شک اور آدم و اولادِ آدم کی عیب گوئی پر مبنی نہ تھا کیونکہ فرشتے خداوند عالم کے اولیاء، مقربین و محترم بندے ہیں اور ہمیشہ اس کی اطاعت و بندگی میں لگے رہتے ہیں۔

خداوند عالم نے ان لوگوں کو ایسا جواب دیا کہ انہیں سکون و اطمینان حاصل ہو گیا۔ ارشاد فرمایا کہ "جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم لوگ نہیں جانتے۔ آدم کو جانشین بنانے میں جو حکمت مجھے دکھائی دیتی ہے اس کو سمجھنے سے تم لوگ پوری طرح عاجز ہو۔ میں نے جو ارادہ کیا ہے اسے بہت جلد ہی خلق کروں گا اور اسے روئے زمین پر اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کروں گا۔ اس وقت جو چیزیں تم پر پوشیدہ ہیں وہ عیاں ہو جائیں گی۔ جیسے ہی میں اسے خلق کر دوں اور اس میں اپنی روح پھونکوں تم لوگ اس کے لئے سجدے میں چلے جانا"۔[۲]

> جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم لوگ نہیں جانتے آدم کو جانشین بنانے میں جو حکمت مجھے دکھائی دیتی ہے اس کو سمجھنے سے تم لوگ پوری طرح عاجز ہو۔ میں نے جو ارادہ کیا ہے اسے بہت جلد ہی خلق کروں گا اور اسے روئے زمین پر اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کروں گا

خداوند عالم نے ایک مخصوص مٹی سے آدم کا پتلا بنایا اور اس میں اپنی روح پھونک دی۔ ان کے جسم میں نسیم حیات چلنے لگی اور اس پتلے نے ایک کامل و بے عیب بشر کی شکل اختیار کر لی۔ اس کے بعد خداوند عالم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ ان لوگوں نے انتہائی عاجزی و انکساری سے حکم خداوندی کو قبول کر لیا اور آدم کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنا چہرہ خاک پر رکھ دیا لیکن شیطان نے حکم خداوندی کی مخالفت کی اور سجدہ نہیں کیا۔

خداوند عالم نے اس سے اس مخالفت اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت کیا کہ کیا وجہ تھی کہ تو نے آدم کو سجدہ نہیں کیا۔ کیا تو نے خود کو بڑا سمجھا یا سرکش ہو گیا؟!!

شیطان نے یہ سمجھا کہ اس کا عنصر آدم کے عنصر سے بہتر اور اس کا جوہر آدم سے زیادہ پاک ہے اور کوئی اس کی عظمت و بلندی کو پہونچنے والا نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا: "میں آدم سے بہتر و افضل ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے خلق کیا اور آدم کو مٹی سے"۔

اس نے اعلانیہ گناہ و نافرمانی کی طرف قدم بڑھایا اور اپنی مخالفت و سرکشی کا پردہ فاش کر دیا۔ اس نے حکم خدا کی پیروی نہ کی اور خداوند عالم نے اپنے دست قدرت سے جس آدمؑ کو خلق کیا اس کے لئے سجدہ نہ کیا اور کافروں میں شامل ہو گیا۔

خداوند عالم نے اسے اس کے گناہ کی سزا دی۔ اسے حکم دیا کہ آسمان سے باہر نکل جا کیونکہ تو راندۂ درگاہ اور قیامت تک کے لئے لعنت کا مستحق قرار پایا۔ شیطان نے خداوند عالم سے درخواست کی کہ اس کو قیامت تک کی مہلت دیدے اور اسے زندہ رکھے۔ خداوند عالم نے اس کی درخواست قبول کر لی۔ اور اس سے کہا: "تجھے یوم معین تک مہلت دیدی گئی"۔

جب اس کی درخواست منظور ہو گئی، اس نے

احسان خداوندی کے لئے شکر ادا نہ کیا بلکہ کفران و تردید کے ذریعہ نعمت الٰہی کا پاداش کیا اور کہا: "چونکہ تو نے مجھے گمراہ بنا دیا اس لئے میں تیرے بندوں کی راہ میں بیٹھ جاؤں گا اور انہیں گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھوں گا۔ میں تیرے بندوں کے پاس سامنے سے پیٹھ کے پیچھے، داہنی اور بائیں جانب سے آؤں گا اور انہیں اس قدر گمراہ کروں گا کہ انہیں سے زیادہ تر لوگ تیرے شکرگزار نہ رہیں گے۔

خداوند عالم نے شیطان کو اپنی بارگاہ سے باہر نکال دیا اور اس کے مطالبات کو تسلیم کرنے کے بعد اس سے کہا: "تو نے جو راستہ اختیار کیا ہے اس پر چل اور انہیں سے جس کو بھی تو اپنی آواز سے مضطرب و پریشان کر سکتا ہے کر۔ سوار و پیادہ سپاہیوں کے ذریعہ ان پر حملہ کر اور اموال و اولاد میں ان کے ساتھ شرکت کر، انہیں جھوٹے وعدوں میں سرگرم رکھ اور لمبی لمبی خواہشات میں انہیں الجھائے رکھ لیکن میں تجھے ان لوگوں پر ہرگز مسلط نہ ہونے دوں گا جو مجھ پر مکمل عقیدہ و ایمان رکھتے ہیں اور جو میرے مخلص بندے ہیں وہ تیری طرف متوجہ نہ ہوں گے اور تیری آواز کو ہرگز نہ سنیں گے۔

لیکن چونکہ تو نے اولاد آدم کو گمراہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے لہٰذا اس گناہ کے لئے تجھے سخت سزا جھیلنی پڑے گی اور میں دوزخ کو تجھ سے اور تیری پیروی کرنے والوں سے بھر دوں گا۔

فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا اور پروردگار عالم کے سامنے ان کی عظمت و بلندی کا اعتراف کیا لیکن ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ علم و فہم کے درمیان میں آدم سے افضل ہیں اسی وجہ سے خداوند عالم نے اپنے علم کا کچھ حصہ آدم کو دیدیا اور انہیں اپنے نور سے منور اور نورانی بنا دیا اور انھیں اپنی مخلوق کا نام بتا دیا۔ پھر ملائکہ کی عاجزی و تقصیر کو عیاں کرنے کے لئے اور انہیں یہ سمجھانے کے لئے کہ حکمت خداوندی آدم کو اپنی جانشینی کے لئے ان سے زیادہ لائق و باصلاحیت کیوں سمجھتی تھی، خداوند عالم نے ان کے سامنے کائنات کا ایک منظر پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ سچ کہتے ہو تو ان مخلوقات کے نام بتاؤ۔ فرشتے حیران اور جواب دینے سے عاجز رہ گئے اور علم کے میدان میں اپنی ناتوانی و کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: پالنے والے جو کچھ تجھ سے سیکھا ہے اس کے علاوہ ہم لوگ کچھ نہیں بتا سکتے۔ بیشک عالم و حکیم مطلق تو بس تو ہے۔ چونکہ آدم نے فیض و کرم الٰہی کے دریا سے ایک قطرہ اور اس کے علم کی ایک جھلک پائی تھی لہٰذا جب خداوند عالم نے ان کو حکم دیا کہ فرشتے جن چیزوں کا نام بتانے سے عاجز رہے انہیں تم بیان کرو تو آدم نے فوراً سب کچھ بتا دیا۔ درحقیقت خداوند عالم فرشتوں کے سامنے آدم کی فضیلت کو عیاں اور نمایاں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد خداوند عالم نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں سے نہیں کہا تھا کہ میں زمین اور آسمانوں کے غیب کو جانتا ہوں اور تمہارے خفیہ اور اعلانیہ اعمال سے پوری طرح باخبر ہوں؟ اس طرح فرشتوں پر آدم کی فضیلت اور ان کی آفرینش و جانشینی میں پوشیدہ حکمت خداوندی پوری طرح نمایاں ہوگئی۔

بقیۂ: اداریہ

مصائب و مشکلات کی ہر گھڑی میں آپ لوگوں نے اپنے رسالہ کی بھرپور اعانت و حمایت کی ہے۔ یہ آپ لوگوں کی مخلصانہ عقیدت ہی تو ہے کہ ہمیشہ مفید و کارآمد تجاویز اور گرانقدر مشوروں کے علاوہ اپنے مقالات اور اشعار کے ذریعہ بھی اس ماہنامہ کی سرپرستی کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ اس سلسلہ میں اب تک ہمیں خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی ہے لیکن جس خلوص و محبت کے ساتھ آپ لوگ اس رسالہ کا استقبال کرتے ہیں وہ یقیناً ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور یورپی و ایشیائی ممالک کے اردو زبان قارئین کے خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس رسالہ کو دنیا کے بہترین اردو رسالہ کا درجہ دیتے ہیں اور اس کی ہر ممکن ترقی کے خواہاں ہیں۔ محترم قارئین کی اس حوصلہ افزائی کو نگاہ میں رکھتے ہوئے یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ رسالہ کی افادیت میں اضافہ کی کوشش اور تیز کر دی جائے لہٰذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ سبھی مخلصین سے مزید فکری تعاون کی درخواست کریں اور مفید و کارآمد تجاویز اور تنقیدی تبصروں کے لئے آپ کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلا دیں تاکہ اس ماہنامہ کو عمدہ اور کارآمد ترین مقالات سے مالامال کیا جا سکے۔ خداوند عالم کی رحمت اور آپ جیسے مخلصین کی حمایت کے سہارے انشاء اللہ ہم لوگ "راہ اسلام" کو اور زیادہ معیاری انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ●

> مسلمانوں کے درمیان یوم قدس کا احیاء لازمی ہے۔ یہ شب قدر سے بہت قریب اور مسلمانوں کی بیداری و ہوشیاری کا ابتدائی وسیلہ ہے۔
>
> (امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ)

آزادی کی داستان

میرانام سید حسین ہاشمی ہے۔ میں نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن تہران میں حاصل کی اور تہران یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی سند حاصل کرنے کے بعد اپنے فن میں مزید مہارت حاصل کرنے کے لئے میں مونٹریال یونیورسٹی کینیڈا گیا اور "سماجی تعلقات" کے شعبہ میں ایڈوانس ڈپلوما حاصل کرنے کے بعد وطن واپس آگیا۔ میں ٹیلی ویژن ادارہ میں ملازم رہا ہوں۔ گرفتاری کے وقت میں ۲۹ سال کا جوان تھا اور دس سال تک عراقی جلادوں کے چنگل میں گرفتار رہنے کے بعد کچھ ہی دنوں قبل آزاد ہوا ہوں۔

اسیری کے زمانہ میں قیدیوں پر عراقی جلادوں کے مظالم کے سلسلے میں جتنا کچھ بیان کیا جائے کم ہے۔ یہ بات میں کسی کینہ و عداوت کی بنیاد پر نہیں کہتا ہوں کیونکہ عراقیوں کے خلاف اب میرے دل میں کسی طرح کا کوئی کینہ نہیں ہے۔ امام حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم دشمن پر غالب ہو جاؤ اور اس پر مکمل کامیابی حاصل کر لو تو خداوند عالم کی جانب سے عطا ہونے والی اس کامیابی کا شکرانہ ادا کرنے کے لئے اپنے دشمن کو معاف کر دو۔ پس اس نصیحت کے بموجب میں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ ملت اسلامیہ ایران پر مسلط کردہ اس جنگ میں ہم لوگوں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے پس میں نے دشمن کی ہر بداخلاقی و بدسلوکی اور توہین و بے احترامی کو در گزر کر دیا۔ گذشتہ دس سال کی اسیری کے دوران میرے اوپر جو مصائب گزرے ہیں وہ محض آزمائش و امتحان کا ایک حصّہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایرانی قیدیوں کو اس امتحان میں بھی کامیابی و سربلندی ہوئی ہے۔ اس طویل مدت کے دوران عراقیوں نے ایرانی قیدیوں کی اعتقادی بنیادوں، ان کی معنویت و ثابت قدمی کو توڑنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن انہیں اپنے اس ناپاک مشن میں ذرہ برابر کامیابی نہ مل سکی۔

عراقی جلادوں کی طرف سے ایرانی قیدیوں پر جو ظلم و ستم کیا جاتا تھا اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں ایرانیوں سے ذاتی بغض و عداوت رہی ہے۔ دوسری طرف بعث پارٹی پوری طاقت سے اپنے نظام کی حفاظت میں سرگرم تھی اور اس مقصد میں کامیابی کے لئے وہ ہر ممکن وسائل و امکانات سے کام لے رہی تھی اور اس راہ میں وہ خونریزی و قتل عام سے بھی پرہیز نہیں کرتی۔ اسیری کے دوران ہم لوگوں کو جن مصائب کا نشانہ بنایا جارہا تھا ان سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ظلم و ستم عراقی فوج کا خاص حصّہ بن گیا ہے کیونکہ ہم لوگوں نے اکثر دیکھا ہے کہ عراقی فوجی اپنے افسروں کے ذریعہ وحشیانہ مظالم جھیل رہے ہیں۔

> جب تم دشمن پر غالب
> ہو جاؤ اور اس پر مکمل کامیابی
> حاصل کرلو تو خداوند عالم کیجانب
> سے عطا ہونیوالی اس کامیابی کا شکرانہ
> ادا کرنے کیلئے اپنے دشمن کو معاف
> کردو۔

یہ بات واضح کر دینا لازمی ہے کہ ایرانی قیدیوں نے اسیری کے زمانے میں جس صبر و ثبات قدمی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان کے جسم کوڑوں اور نیزہ کی نوکوں سے زخمی و شکستہ ہو چکے تھے لیکن ان کے حوصلے بلند تھے اور ان کے چہروں پر کبھی مایوسی نہیں نظر آئی۔

البتہ ایک بار تمام ایرانی قیدی مایوس نظر آئے۔ درحقیقت ہم لوگوں نے اپنی آزادی کے بعد امام خمینیؒ کی زیارت و ملاقات کی پوری تیاری کر لی تھی اور ملاقات کے وقت جو ترانہ پڑھنا تھا اس کی باقاعدہ مشق بھی مکمل کر لی تھی لیکن ہم لوگوں نے اپنی اسیری کے دوران جو سب سے زیادہ غم انگیز خبر سنی وہ امام عزیز کی رحلت کی خبر تھی۔ اس خبر کو سنتے ہی ایرانی جنگی قیدیوں کے کیمپوں پر رنج و غم کا ماحول طاری ہو گیا اور عراقی فوجی افسروں کو بھی یہ

اندازہ ہوگیا کہ آج قیدیوں کے کیمپ میں سوگواری و عزاداری کا ماحول ہے۔ عراقی فوجی افسران ہم لوگوں پر طرح طرح کے مظالم کیا کرتے تھے لیکن امام عزیز کی رحلت کی خبر سن کر ان کی شان میں کوئی توہین آمیز بات نہیں کہی کیونکہ انہیں یہ اندازہ تھا کہ اسیری کی زنجیروں میں بندھے ہوئے یہ عاشقان امام اپنے قائد محبوب کے خلاف کچھ نہ سن سکیں گے اور توہین آمیز الفاظ خوفناک دھماکہ میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے مفاد و مصالح کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی صورتحال کو اپنے لئے مفید نہیں سمجھتے تھے۔

اسیری کے دوران فقط ایرانی فوجیوں کی کامیابی کی خبر ہی ہم لوگوں کی خوشی کا باعث ہوا کرتی تھی لیکن جب ہم لوگوں نے اقوام متحدہ سلامتی کاؤنسل کی قرارداد ۵۹۸ اور معاہدۂ الجزائر کے احیاء کی خبر سنی تو ہم لوگوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہ گیا۔ ہم لوگوں نے یہ خبر ان لوگوں کے ریڈیو سے سنی تھی اور اس بات پر بیحد خوش تھے کہ عراقی حکومت ہماری تمام شرطوں کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔

اسیری کے ابتدائی مراحل میں ہم لوگوں پر غیر یقینی کی کیفیت طاری تھی۔ کئی بار ایسا محسوس ہوا کہ اب ہماری اسیری کی مدت تمام ہونے والی ہے۔ کئی بار ہم لوگوں نے وطن واپسی کی تیاری بھی کر لی لیکن ہر بار ایسا کچھ ہوا کہ ہماری امیدیں پوری نہ ہو سکیں ہم لوگوں کو اسیری کی عادت سی ہو گئی تھی۔ آخر میں تمام ساتھیوں کا ایک ہی خیال ہو گیا کہ جب تک ایران نہ پہونچ جائیں اپنی آزادی کی امید لگانا بالکل بے معنی ہے۔ ہم لوگ ہمہ وقت ایران کی خبر جاننے کے لئے بے چین رہا کرتے تھے اور جب ہمارے کیمپ میں کوئی نیا قیدی آتا تھا تو سارے سپاہیان اسلام آپس میں یہ کہنے لگتے تھے کہ اس برادر عزیز سے ایران کی خوشبو مل رہی ہے۔ اسیری کے دوران ہر وہ چیز ہم لوگوں کے لئے بے حد عزیز ہوا کرتی تھی جس سے ایران کی جھلک ملتی تھی۔ جب ہم لوگوں نے منظریہ سرحدی علاقے میں پہونچ کر ایرانی پرچم کو لہراتے ہوئے دیکھا تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہ گیا ہر قیدی خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا اور ہم لوگوں کو ایسی مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ اس کا بیان کیا جانا ناممکن ہے۔ ہم لوگ وطن واپس آنے قیدیوں کی آخری جماعت میں تھے۔ ایک بار ریڈ کراس تنظیم کے ایک افسر نے ہم لوگوں کے درمیان موجود قیدی عالم دین حاج آقا ابوترابی سے پوچھا تھا: "اگر تم

● مهندس سيدحسين هاشمی:

اسیری کی اہمیت صبر و ثابت قدمی، اسلامی اخلاق کی مکمل پیروی، انسان کا احترام، عاجزی، انکساری، احکام الٰہی کی پیروی، عبادت خداوندی کی بجا آوری اور دشمن کے مقابلے میں شجاعت و شجاعت اور ثابت قدمی و استواری میں پوشیدہ ہوا کرتی ہے۔

لوگ آزاد ہو جاؤ تو کیا کروگے؟" تو انھوں نے جواب دیا تھا کہ "آزادی حاصل کرنے کے بعد جب ہم ایران پہونچیں گے تو سب سے پہلے اپنے وطن کی سرزمین کو بوسہ دیں گے کیونکہ اسی مقدس مٹی میں ہمارے شہیدوں کا خون ملا ہوا ہے۔ وطن کی مٹی کو بوسہ دینے کے بعد ہم یہ عہد کریں گے کہ جب تک ہم لوگوں کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے اپنے وطن کی حفاظت کرتے رہیں گے۔"

ایران واپسی کے وقت ہم لوگوں کی حالت ایسی تھی جیسے مچھلی پانی میں واپس آ رہی ہو۔ ہم لوگوں ک[...] ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے نئی زندگی حاصل ہو گ[...] ہو اور اس دنیا میں ابھی پیدا ہوا ہوں۔ البتہ غی[...] معمولی پریشانیوں کا بخوبی اندازہ تھا اور ہم [...] جانتے تھے کہ ان لوگوں کے صبر و ایثار کے مقا[...] میں ہماری ذمہ داریاں زیادہ اہم ہیں۔ ہم جا[...] ہیں کہ ہماری اسیری کے دوران ایرانی عوام [...] اپنے اسلامی موقف پر ثابت قدم رہنے کے [...] جس صبر و قربانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ ہماری [...] سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ ہماری آزادی [...] وقت ایرانی عوام نے ہم لوگوں کو مختلف القاب [...] یاد کیا ہے مثلاً یادگار امام، آزادگان اور ہمسنگران [...] وغیرہ۔ درحقیقت یہ القاب غیر معمولی ذمہ داری [...] حامل ہیں اور میں اس اہم ذمہ داری کے سلسلے میں فخر [...] محسوس کرتا ہوں۔ اگرچہ ملت اسلامیہ مصائب آمی[...] مراحل کو پار کر چکی ہے لیکن آج اس اسلامی جمہوری حکو[...] کی حفاظت کی ذمہ داری بھی کسی صابر و ثابت قدم ملت کے [...] ہے اور اسی اہم مشن کو پورا کرنے کے لئے اس[...] ہر حال میں سخت مراحل اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پاسبانِ چراغِ مصطفوی

[illegible]

جلوۂ آئینہ شان [illegible]

رازدار شریعت نبوی

پاسبان چراغ مصطفوی

[illegible]

وہ بھی تھا اک زمانہ ناپاک — ابھی ایمان تھی [illegible]

[illegible] تھے شغال اور روباہ — خندہ زن تھی فضا میں [illegible]

اور گلزار سعدی و عرفی — جب تھا گہوارۂ [illegible]

گہری تاریکیوں میں تھے ملفوف — [illegible] فضاؤں کے [illegible]

رات تھی سنگ زار جبر و ستم — [illegible] آتش سفاک

جذب تھا وقت کی رگ رگ میں — [illegible] کوئی تریاک

ناگہاں [illegible] — جگمگایا ستارۂ بے باک

[illegible]

کشتِ جاں [illegible] ہوئی

[illegible] ہوئی

[illegible]

از: عشرت ظفر

سرزمین ایران

صوبہ شیراز اور اس کے قصبات

بارہویں قسط

گذشتہ سے پیوستہ

خوشا شیراز و وضع بی مثالش
خداوندا نگہ دار از زوالش
حافظ شیرازی

تاریخی عمارات ومقابر :

(۱) **مقبرہ شیخ سعدی :** شیخ سعدی کا شمار ایران کے نامور شعراء و مصنفین میں ہوتا ہے۔ ان کا مقبرہ سرسبزو پرفضا پہاڑ کے دامن میں شیراز کے شمال مشرق میں ہے۔

(۲) **حافظیہ :** شیراز کے شمال میں دوسری شاندار و باشکوہ عمارت حافظیہ ہے جو تکیۂ حافظ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ کبھی یہ عمارت شہر سے باہر تھی مگر اب شہر کے وسعت پذیر ہوجانے کے باعث یہ عمارت شہر کے درمیان آگئی ہے۔ یہاں فارسی زبان کے شیریں بیان شاعر خواجہ شمس الدین حافظ کا مزار ہے۔ خواجہ حافظ عوام میں "لسان الغیب" کے لقب

آرامگاہ سعدی در شیراز

شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند
زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود
حافظ شیرازی

بشعر حافظ شیراز می رقصند و می نازند
سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی
حافظ شیرازی

ے مشہور ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کے بعد ہر صاحب دل ایرانی کے گھر میں جو مجموعۂ کلام نظر آئے گا وہ دیوان حافظ شیرازی ہوگا۔

(۳) مزار خواجہ کرمانی : شیراز میں دروازۂ قرآن کے نزدیک اللہ اکبر نامی درّے میں بلند مقام پر واقع ہے۔ موصوف اپنے عہد کے مشہور عارف و درویش شاعر تھے۔ زندگی کا بیشتر حصہ سلطان ابوسعید کے عہد حکومت میں گذرا۔ اور ۷۵۳ھ میں وفات پائی۔

(۴) باباکوہی : پانچویں صدی کے درویش منش خداشناس بزرگ تھے۔ آپ کا مزار پہاڑ کے دامن میں پُرفضا مقام پر واقع ہے۔ جو عوام کے لئے تفریح کا مقام اور صاحب دل حضرات کی زیارت گاہ ہے۔

(۵) تخت جمشید : شیراز میں شہر سے پچاس کلومیٹر دور ہخامنشی بادشاہوں کی عمارات کے کچھ آثار باقی ہیں۔ جو ایک پہاڑ کے دامن میں وسیع سطح مرتفع پر بنے ہوئے ہیں۔

(۶) دروازۂ قرآن : یہ شاندار دروازہ اس مقام پر بنا ہوا ہے جہاں سے مسافر شہر شیراز کی حد میں داخل ہوتے ہیں۔ دروازے کی محراب پر چونکہ قرآن مجید رکھا رہتا تھا اسی لئے جو بھی مسافر آتے یا جاتے تھے وہ قرآن پاک کے نیچے سے ہو کر گذرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مقام دروازۂ قرآن کے نام سے مشہور ہوگیا۔

(۷) کریم خاں کا قلعہ : یہ عمارت کریم خاں زند کے عہد کی یادگار ہے۔ جس کی فصیل کافی بلند ہیں۔ اندرون قلعہ اس بادشاہ کے عہد کی دیگر عمارات بھی موجود ہیں جو آج تک اپنی اصلی حالت پر برقرار ہیں۔

(۸) ارمنی عیسائیوں کا گرجا : اس گرجا کا شمار شیراز کی نفیس و دلکش اور جالب نظر تاریخی عمارات میں ہوتا

منظری از شهرستان فسا

ہے. کہا جاتا ہے کہ یہ عمارت صفوی عہد کی یادگار ہے. عمارت کی طرز تعمیر، مرکزی ایوان کے اندرونی گنبد، نقش ونگار اور محراب بندی اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ یہ پرشکوہ عمارت شاہان صفوی کے عہد میں ہی تعمیر کی گئی تھی۔

صوبہ فارس کے قصبات:

آبادہ: اس کا شمار صوبہ فارس کے قدیم قصبات میں ہوتا ہے۔ یہاں جو تاریخی آثار موجود ہیں ان کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ اس قصبے کی تاریخ ہزار سال سے زیادہ ہے۔ عہد قدیم کی عمارات میں قلعۂ کہنہ، قلعۂ تاریخی اور قلعۂ شیرازی کے آثار اب بھی موجود ہیں۔

۲۔ استہبان: یہ قصبہ دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ جس کے جنوب میں بختگان نامی جھیل ہے۔

۳۔ اقلید: یہ قصبہ کوہستانی منطقے کے نزدیک واقع ہے۔ جس میں بہت سی تاریخی عمارات ہیں۔ ان میں مسجد جامع، متعدد سنگی الواح اور کتبے نیز شہر کے اطراف بلند و بالا برج قابل ذکر ہیں۔

۴۔ جہرم: یہ قصبہ کوہستانی سلسلے میں واقع ہے۔ جس کے چاروں طرف اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔

۵۔ داراب: اس کا بھی شمار صوبہ فارس کے قدیم قصبات میں ہوتا ہے۔ یہاں کی تاریخی عمارات میں نقش شاہ پور اور آتشکدۂ آذر قابل ذکر ہیں۔ یہ آتشکدہ مسجد سنگی کے نام سے بھی مشہور ہے۔

۶۔ سپیدان: یہ قصبہ کوہستانی منطقے کے درمیان گھنے جنگل میں واقع ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے اس کا محل وقوع کوہستانی سلسلہ زاگروس مرکز ہے۔ اس قصبے کی تاریخ کم از کم آٹھ سو سال تک پہنچتی ہے یہاں کی تاریخی عمارات میں امام زادہ سلطان نورالدین کا آستانہ قابل ذکر ہے۔

۷۔ فسا: ماضی میں یہ ایران کا ایک مشہور شہر تھا۔ بعض مورخین کی رائے میں اس شہر کا قدیم نام "پارساگرد" تھا۔ شہر کے نزدیک ہی ایک اونچا ٹیلہ ہے جس کی بلندی پر کبھی قلعہ بنا ہوا تھا۔ جو آج بھی قلعۂ ضحاک کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں جو تاریخی آثار ملتے ہیں ان میں بعض ماقبل عہد تاریخ کے ہیں، اور بعض ساسانی اور ابتدائی اسلامی عہد کے۔

۸۔ فیروزآباد: صوبہ فارس کا اہم قصبہ ہے یہ شیراز سے تقریباً ایک سو بیس کلومیٹر دور واقع ہے۔ اس قصبے کی تاریخ کافی قدیم ہے کہا جاتا ہے کہ عہد ماضی میں اس جگہ کا نام "گور" تھا جسے ساسانی خاندان کے بادشاہ اردشیر اول نے بسایا تھا۔ دیلمی خاندان کا بادشاہ اکثر سیر وشکار اور تفریح کی غرض سے یہاں آتا تھا۔ اسے چونکہ لفظ "گور" سے نفرت تھی اس وجہ سے اس کا نام بدل کر فیروزآباد رکھ دیا گیا۔

۹۔ کازرون: یہ قصبہ صوبہ فارس کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کا محل وقوع تقریباً کوہستانی ہے۔ یہاں بھی کثرت سے تاریخی مقامات اور بزرگان دین کے مقابر و آستانے موجود ہیں۔

۱۰۔ لار: صوبہ فارس کے جنوب میں ہے۔ آٹھویں صدی کے اواخر میں یہ مقام دارالضرب تھا جہاں "لاری" نامی سکہ تیار کیا جاتا تھا۔ جو کہ ہندوستان اور خلیج فارس کے درمیان رائج تھا۔

۱۱۔ مرودشت: شیراز کے شمال میں واقع ہے۔ قصبے کے اطراف اور دشت و صحرا میں متعدد تاریخی مقامات موجود ہیں۔ جن میں تخت جمشید، نقش رستم اور پاسارگاد اپنی تاریخی اہمیت اور قدامت کے اعتبار سے قابل ذکر ہیں۔ چونکہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں سیاح دور و دراز مقامات سے آتے ہیں۔ اسی لئے یہ جگہ اب سیر و سیاحت کا اہم مرکز بن گئی ہے۔

۱۲۔ ممسنی: یہ قصبہ صوبہ فارس کے شمال مغرب میں کوہستانی سلسلہ زاگروس کے قریب واقع ہے۔

۱۳۔ نی ریز: صوبہ فارس کے مشرق میں واقع ہے۔ اگرچہ آج یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مگر داریوش اعظم کے عہد حکومت میں یہ فارس کا بہت ہی مشہور اور آباد شہر تھا۔ چنانچہ تخت جمشید کے پاس زمین کاوی کے بعد جو کتبات دریافت ہوئے ہیں

(باقی ص ۴۶ پر)

فتنۂ شرک اور بدعت

گذشتہ سے پیوستہ

اتحادِ اسلامی

از: مہدی الرضوی
گوپالپور (بہار)

بدنام زمانہ فرنگی سامراج اور منافق نجدی محمد بن عبدالوہاب نے قلعۂ اسلامی پر شب خون مارنے کی مختلف تجاویز کا تفصیلی جائزہ لیا اور کافی ردّ و کد کے بعد یہ طے کیا کہ "شرک" اور "بدعت" کے الزامات پوری ملّت اسلامیہ پر وارد کئے جائیں اور اس سے مسلمانوں کو خوف زدہ کرکے انھیں محمد بن عبدالوہاب کے ایجاد کردہ نئے دین کو قبول کرنے پر مجبور کردیا جائے؛ اور اگر وہ اس پر راضی نہیں ہوتے تو ان کے خون، مال اور عصمت کو کفار و مشرکین حربی کی طرح حلال قرار دے کر عراق و حجاز میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کردیا جائے؛

اور اس کام میں ابن سعود اور اس جیسے دیگر جاہ طلب امراء و سلطنتِ عثمانیہ کا تعاون حاصل کیا جائے اور حکومت برطانیہ کی طرف سے انھیں مکمل مالی و حربی پشت پناہی مہیا کرکے عراق و حجاز پر ایک ایسی حکومت زبردستی مسلّط کردی جائے جو فرنگی منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اسلامی اسپرٹ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دنیائے اسلام کے ذہنوں سے مٹا ڈالنے میں ہمیشہ سامراجیوں کی ممد و معاون رہے۔ بحث و مباحثہ کے دوران محمد بن عبدالوہاب نے یہ محسوس کیا کہ "بدعت" کا نسخہ سابقہ دَور اسلامی سامراجوں (اُموی و عباسی سامراج) نے بڑی کامیابی سے استعمال کرکے قلعۂ اسلام میں پہلے ہی کافی دراڑیں ڈال رکھی ہیں جو امتداد زمانہ اور عالم اسلام کی بدلتی ہوئی سیاسی ضرورتوں کے تحت اب بڑی حد تک مندمل ہوتی نظر آتی ہیں۔ لہٰذا اب زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ پورے نظام اسلام کو مشکوک و مردود قرار دینے کی غرض سے کوئی ایسا نسخہ تلاش کیا جائے جو پوری اُمّت اسلامیہ پر یکساں طور پر کسی نہ کسی شکل میں چسپاں ہو جائے تاکہ انھیں تمام مُرَجَّح الوقت اسلامی مکاتب فکر سے ایک مختلف دین (سامراجی اسلام) پیش کرنے میں آسانی ہو۔ چنانچہ "شرک" کا نسخہ اختیار کیا گیا۔ لیکن اصولی طور پر اس

> ہمیں ان علماء اسلام کی مسلسل پیہم کاوشوں کا ممنون ہونا چاہئے جنھوں نے باطل طاقتوں کی یورشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ——— اور آج بھی کر رہے ہیں۔

نسخہ کو روبہ عمل لانے میں اس کی زد میں بنو امیہ اور بنو عباس کے چھ سو سالہ ادوار کے بھی زد میں آجانے کا خطرہ پیدا ہوتا تھا جس کے لئے فرنگی تیار نہ تھے اس لئے کہ ان دونوں سامراجیوں کی تشکیل میں ان کے آباؤ اجداد (Byzantine & Rome) نے بڑی محنتیں کی تھیں اور ان کے قائم کردہ خطوط کی افادیت ہنوز ختم نہیں ہوئی تھی ــــ مثلاً اسلامی نظام "شوریٰ بینھم" کے بالمقابل "بزورِ طاقت" و "سیاسی بازی گری" عوام کی گردنوں پر سوار ہو جانے کا فلسفہ اور قضا و قدر کے مبہم فلسفہ کی آڑ میں اسلحہ و اقتدار پر قابض ہو جانے والوں کو "خلیفۃ اللہ"، "امام وقت" اور "اولی الامر" باور کرا دینے جیسے مفید نظریات۔ اس مجبوری کے تحت "نسخۂ شرک" کے اچوک اور ہمہ گیر اثر انگیزی پر اتفاق کرتے ہوئے ایک مضحکہ خیز استثنائی نکتہ "آج سے چھ سو برس قبل تک " جتنے علماء اور مسلمان ہوئے ہیں صرف انھیں پر شرک کا الزام وارد کیا جائے اور اس کے پہلے والوں کے بارے میں یہ کہا جائے کہ ان کا عمل اس نجاست سے پاک تھا" اس لئے کہ اسی طرح نجدی فلسفۂ اسلام کو نقاب اسلامی سے یکسر محرومی جیسے عظیم خطرے سے محفوظ رکھا جاسکتا تھا اور اسلامی نقاب میں رہ کر فلسفۂ اسلام محمدی کے تار و پود بکھیرنے اور نئے فرنگی اسلام کو مسلمانوں کے درمیان قابلِ قبول صورت میں پیش کرنے میں آسانی ہوگی۔

حالانکہ اس استثنائی نکتہ نے علماء اسلام کے ہاتھوں میں ایک کارآمد ہتھیار فراہم کردیا جس کی مسلسل ضربوں نے آج تک وہابی نظریہ کو شیعی اور اہلسنت نظریات کی مانند عالمگیر نظریہ بننے سے روک رکھا ہے باوجودیکہ تمام سامراجی طاقتوں اور پیٹرو ڈالر کی حمایتیں اسے تقریباً دو صدیوں سے حاصل ہیں۔ ہمیں ان علماء اسلام کی مسلسل و پیہم کاوشوں کا ممنونِ کرم ہونا چاہیے جنہوں نے باطل طاقتوں کی یورشوں Invansions کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آج بھی کر رہے ہیں اور اسلام محمدی کو باطل کے سیلاب سے بحمد اللہ اب تک محفوظ رکھا ہے اور نظریۂ ابن عبدالوہاب کا کھوکھلا پن عوام کے سامنے ظاہر کرتے رہے ہیں، مظاہرے اور احتجاج کرتے رہے ہیں اور جان کی بازی لگاتے رہے ہیں۔ ناچیز کی نظر میں یہ "جہاد" ہے جس کا جاری رہنا اس وقت تک واجب ہے جب تک شیطانی طاقتوں کا وجود اس کرۂ ارض پر باقی ہے۔

اب میں اس قسط کے اصل موضوع "شرک" پر اسلامی نقطۂ نظر پیش کرنا چاہوں گا۔ ہمارے قارئین اگر ایک جملے میں شرک و کفر کو سمجھنا چاہتے ہیں تو یوں سمجھیں کہ "شرک" "کلمۂ لا الٰہ الا اللہ" کی ضد ہے اور "کفر" "کلمۂ محمد رسول اللہ" کی ضد ہے "ایمان باللہ" کو فقہ کی زبان میں عقیدۂ "توحید" اور اس کے ماننے والے کو "موحّد" کہتے ہیں؛ اور اس کے ساتھ ساتھ اگر "ایمان بالرسول" بھی شامل ہو جائے تو اس اجمالی عقیدہ کا نام "اسلام" اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ جن کی جان، مال اور عزّت و آبرو کو مکمل تحفظ شریعت اسلام نے عطا کیا ہے۔ اسلامی فقہ نے قابلِ گرفت یا قابلِ انعام صرف اس عمل کو قرار دیا ہے جسکی تائید فاعل کے عقیدے اور نیت سے بھی ہوتی ہو۔ اسی لئے تمام عدالتوں میں (قتل کے مقدموں میں خصوصاً) ملزم کی شناخت کے ساتھ ساتھ اس کے ارادہ (Intention) اور عقیدہ (Conviction) کا مسئلہ بھی زیر بحث آتا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جائے کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب اپنی رضا و رغبت اور آزاد رائے اور ارادہ سے کیا ہے، یا کسی مجبوری و دباؤ یا لاعلمی میں یہ جرم اس سے سرزد ہوگیا ہے۔ ارادہ، علم اور حالاتِ ارتکابِ جرم کی تشخیص پر ہی سزا کی نوعیت اور مقدار کا تعین ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ فاعل کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اس فعل کی شرعی یا قانونی نوعیت کیا ہے۔ جو لوگ لاعلمی میں کوئی کام ثواب کی امید میں یا عبادت

> شرک "کلمۂ لا الٰہ الا اللہ" کی ضد ہے اور "کفر" "کلمۂ محمد رسول اللہ" کی ضد ہے۔ "ایمان باللہ" کو فقہ کی زبان میں "عقیدۂ توحید" اور اس کے ماننے والے کو "موحّد" کہتے ہیں؛ اور اس کے ساتھ ساتھ اگر "ایمان بالرسول" بھی شامل ہو جائے تو اس اجمالی عقیدے کا نام "اسلام" اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان کہتے ہیں

سمجھ کر کرتے ہیں، اگر اس کی شرعی نوعیت ان کی سوچ کے خلاف ہوتی ہے تو فاعل کا عمل بحکم خدا بغیر کسی ثواب و عذاب کے اس کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے؛ اور جب یہی کام پوری ہوشمندی اور معرفت کے ساتھ کیا جاتا ہے تو فاعل اس کی کما حقہ، جزا و سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اس لئے ایک ہی جرم کے لئے ایک عالم کے خلاف سنگین نوعیت کی فرد جرم عائد ہوتی ہے کہ اس نے "دیدہ و دانستہ" (یعنی یہ جان بوجھ کر کہ اس کا فعل قانون کی نظر میں کس قدر سنگین جرم ہے) اس فعل کا ارتکاب کیا اس لئے اسے ایسے جرم کے لئے قرار واقعی (یعنی پوری) سزا ملنی چاہیئے؛ اور اسی جرم کا ارتکاب جب کوئی جاہل مجبور انسان سے ہوتا ہے تو عدالت اس بنا پر اس کی سزا کو ہلکا کر دیتی ہے کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب واضح علم اور آزاد ارادہ سے نہیں کیا ہے۔ عدالتی اصولوں میں ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص بغض و عناد یا کسی سیاسی یا مالی انتفاع کے پیش نظر کسی معصوم انسان پر اتہام عائد کرتا ہے تو اس کا ثبوت فراہم ہوجانے پر "اتہام کی سنگینی" کو نظر میں رکھتے ہوئے مدعی کو مدعا الیہ کی ہتک حرمت یا نقص جان و مال کے لحاظ سے سزا کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔ یہ اصول شریعت بھی تسلیم کرتی ہے ـــ بلکہ یہ کہنا زیادہ قرین حقیقت ہے کہ یہ اصول آسمانی شریعتوں سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔ محمد بن عبدالوہاب نے مسلمانوں پر کفر و شرک کا اتہام عائد کرتے وقت مذکورہ بالا دونوں اصولوں کو قطعی نظر انداز کر کے عدالت کے تقاضوں کی یکسر ان دیکھی کی اسلئے کہ اسے فرنگی سامراج اور ابن سعود کی چھتر چھایا میں کسی دنیاوی عدالت میں پیشی کا خطرہ بالکل نہیں تھا۔ اسے تو ایک بہانہ گڑھ کر حجاز و عراق کی سرزمین پاک پر قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنا مقصود تھا، چنانچہ اس نے عوام الناس کے بعض جاہلانہ طریقوں اور خواص کے "مودت رسولؐ" کے پاکیزہ جذبات دونوں کو ایک لاٹھی سے ہانکا، اور دونوں ہی کے خلاف اس نے ایسے سنگین جرائم کا ارتکاب کیا جس کے تصور سے ہی قلب مومن تھرا اٹھتا ہے۔ بخدا اگر اس وقت ہلاکو اور چنگیز بھی ہوتے تو شرمندہ ہوجاتے۔ اس شخص کا جرم بالائے جرم یہ تھا کہ اس نے خود کو ایک مجتہد ہی نہیں بلکہ خلیفۂ وقت یا نبی وقت تصور کر کے بے قصور مسلمانوں پر اجتماعی حدیں جاری کیں، ان کے مال کو مثل کفار حربی حلال قرار دیا اور ان کی عورتوں کو اپنے پیروؤں کے لئے لونڈی اور کنیز کی صورت میں متصرف ہونے کی اجازت دے دی حالانکہ حجاز و عراق کے مسلمانوں نے کبھی بھی اس کے خلاف فوجی مہم میں حصہ نہیں لیا بلکہ یہ شخص چین کی زندگی بسر کرنے والے کلمہ گویاں پر "مرتد" ہوجانے کا فتویٰ جاری کر کے وہ سب کچھ کر گذرا جو اس نے اپنے سامراجی آقاؤں کی خوشنودی اور حجاز و عراق پر تسلط کے لئے ضروری سمجھا اور دیار اسلام کے باسیوں پر بانی اسلام اور آنحضرتؐ کے جاں نثاروں کا نام تک لینا (یعنی درود و سلام و زیارت شہداء و صدیقین) حرام قرار دے دیا اور جبرًا انھیں اپنے نظریہ کو قبول کر لینے یا موت پر مجبور کر دیا۔ محمد بن عبدالوہاب کا عام مسلمانوں پر "شرک" کا الزام ویسا ہی تھا جیسا کہ سابقہ ڈ ڈ اسلامی سامراجوں (بنو امیہ اور بنو عباس) کے دور میں شیعوں پر "بدعت" اور "رفض" کا الزام، اور انھیں خطوط پر قائم ہوا یہود و نصاریٰ کا من پسند "وہابی سلطنت" جو مزاج، قول و فعل میں سابقہ اسلامی سامراجوں سے بڑی حد تک مماثلت رکھتا ہے۔

> اللہ کو چھوڑ کر کسی بھی شئے (انسان، حیوان، پتھر، پہاڑ، درخت، بھوت پریت، چاند، سورج، آگ، ہوا، پانی) کی پرستش کرنے والے مشرک ہیں

شرک کا اسلامی نظریہ:

چونکہ یہ موضوع (شرک) انتہائی خطرناک ہے اور اس کی تلافی کی کوئی سبیل نہیں ہے۔ اس لئے میری کوشش ہوگی کہ حتی الامکان مروجہ فقہی انداز سے ہٹ کر عام فہم زبان میں اظہار حقیقت کروں کہ معمولی استعداد رکھنے والے ہمارے بھائی بہنوں کو بھی شرک اور اس کی مختلف نوعیتیں سمجھ میں آجائیں۔

۱۔ شرک جلی:

(الف) مسلمان ہونے کی پہلی شرط اقرار و اعلان کلمہ طیبہ ہے۔ "لَا اِلٰہَ" یعنی اس کائنات میں کوئی قابل پرستش نہیں، "اِلَّا اللّٰہ" سوائے اللہ کے۔ پس اللہ کو چھوڑ کر کسی بھی شئے (انسان، حیوان، پتھر، پہاڑ، درخت، بھوت پریت، چاند، سورج، آگ، ہوا، پانی) کی پرستش کرنے والے مشرک ہیں۔ پرستش یا عبادت صرف اور صرف اللہ کا حق ہے جیسا کہ ارشاد ہوا سورۂ کہف کی آیت نمبر ۱۱۰ میں .... ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدًا مومنین کو چاہیے کہ اپنے رب حقیقی کی

(باقی صفحہ ۳۱ پر)

یوم قدس کی مناسبت سے ؛

فلسطین

مقبوضہ فلسطین میں اسرائیل کا ظہور دنیا کے صفحۂ سیاست میں صرف ایک نئے سیاسی نظام کا اضافہ نہیں تھا بلکہ اسرائیل کا فلسفۂ وجود مزاحمتوں کو کنٹرول کرنے والے ایک طاقتور ہاتھ اور عالم اسلام کی جغرافیائی سرحدوں کے اندر ایک مضبوط سیاسی، عسکری اڈے کا قیام تھا، اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے عالم اسلام کے قلب وسطی علاقہ (فلسطین) کو اسرائیل کے نام پر اس دہشت گرد حکومت کو معرضِ وجود میں لانے کے لیے منتخب کیا گیا۔

جب ۱۹۱۷ء میں پہلی عالمی جنگ کے عروج کے دوران اس وقت کے برطانوی وزیر خارجہ "آرتھر جیمز بالفور" نے اپنے نام سے معروف منشور بالفور کا اعلان کر دیا اور اس میں فلسطین کے اندر ایک یہودی ریاست کے قیام پر زور دیا، مشرقِ وسطیٰ کی سیاست کے بہت سے جائزہ لینے والے اور ماہرین کے سامنے یہ نکتہ بالکل واضح تھا کہ مشرقِ وسطیٰ کے اسلامی ممالک کے خلاف مغربی استعماری ممالک کے تعلقات کا ایک نیا باب شروع ہونے والا ہے۔

منشورِ بالفور جس میں ایک یہودی حکومت کے قیام کے لیے برطانوی حکومت کی کوششوں کا زور دے کر ذکر کیا گیا تھا اس بات کی واضح نشاندہی کر رہا تھا کہ غاصب اسرائیلی حکومت کا قیام اور ارضِ فلسطین پر قبضہ کی سازش ایک سیدھا سادہ سطحی منصوبہ نہیں جو مٹھی بھر متعصب یہودیوں کے ذریعہ بنایا گیا ہو بلکہ یہ نہایت غور و خوض کے بعد تیار ہونے والی سوچی سمجھی سازش ہے جسے استعماری طاقتوں کی وسیع حمایت حاصل تھی۔

مشرقِ وسطیٰ کے مسلمان ممالک و اقوام کے درمیان ایک نسل پرست، اسلام دشمن حکومت کا وجود عالمی سامراج کے طویل المدت مقاصد میں شامل تھا، جسے وہ ان ممالک کے استحصال کے لیے بہت مؤثر سمجھتا تھا، دوسری جانب اس بات کی بھی ضمانت موجود تھی کہ پولیس مین کا کردار ادا کرنے والی اس قسم کی حکومت ان لوگوں کے سروں پر تلوار کی طرح لٹکتی رہے گی جو موجودہ صدی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور استعمار مخالف اسلامی اقدار کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں۔

یہ سیاست درحقیقت صہیونی حکومت کے ساتھ عالم اسلام کے دیرپا اختلافات کا سنگِ بنیاد بھی تھی، نیز اسلامی ممالک کی کمزوری، ان کے آپس میں سیاسی اختلافات اور نسل پرستی کے رجحانات اور تفرقہ و انتشار بھی اس بات کا باعث بنا کہ اس تنازعہ میں اسلامی سرزمینوں کا ایک وسیع علاقہ صہیونیوں کے قبضہ میں چلا جائے اور کثیر تعداد میں مسلمان عربوں کا خون، قتل کی وارداتوں، مسلط کردہ جنگوں، مجرمانہ کارروائیوں، صہیونی دہشت گردیوں اور رونگٹے کھڑے کرنے والے قتلِ عام کے واقعات کے دوران بہا دیا جائے۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ گذشتہ ۴۰ سالوں کے دوران عرب اور اسلامی ممالک کے درمیان ہمیشہ یہ غلط تصور رہا ہے کہ چونکہ اسرائیل کو مغرب کی سپر طاقتوں کی عسکری، تشہیری اور مالی حمایت حاصل ہے لہٰذا اس کے ساتھ لڑنا فی الواقع زبردستی مسلط کی جانے والی امریکی اور یورپی پالیسیوں اور اسرائیل کی دہشت گرد حکومت کو معرضِ وجود میں لانے والے تمام عناصر سے مقابلے کے مترادف ہے اور مسلح جدوجہد کی کامیابی کے امکانات بہت ہی کم ہیں۔

یہ غلط اور خود ساختہ تصور نہ صرف گذشتہ نصف صدی کے دوران علاقہ میں اور دنیا میں اسرائیل اور اسکے فوجی موقف کی تقویت کا باعث بنا ہے بلکہ رفتہ رفتہ مشرقِ وسطیٰ کی عرب حکومتوں کے موقف کے جمود، ضعف اور زوال کی طرف دھکیل دینے اور کم از کم ان میں سے بہت سوں کو اسرائیل نامی کسی شے کے وجود کو تسلیم کرنے

یوم قدس کی مناسبت سے

فلسطین

مقبوضہ فلسطین میں اسرائیل کا ظہور دنیا کے صفحۂ سیاست میں صرف ایک نئے سیاسی نظام کا اضافہ نہیں تھا بلکہ اسرائیل کا فلسفۂ وجود مرکز کو کنٹرول کرنے والے ایک طاقتور ہاتھ اور عالم اسلام کی جغرافیائی سرحدوں کے اندر ایک مضبوط سیاسی، عسکری اڈے کا قیام تھا، اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے عالم اسلام کے عین وسطی علاقہ (فلسطین) کو اسرائیل کے نام پر اس دہشت گرد حکومت کو معرض وجود میں لانے کے لیے منتخب کیا گیا۔

جب ۱۹۱۷ء میں پہلی عالمی جنگ کے عروج کے دوران اس وقت کے برطانوی وزیر خارجہ "آرتھر جیمز بالفور" نے اپنے نام سے معروف منشور بالفور کا اعلان کر دیا اور اس میں فلسطین کے اندر ایک یہودی ریاست کے قیام پر زور دیا، مشرق وسطیٰ کی سیاست کے بہت سے جائزہ لینے والے اور ماہرین کے سامنے یہ نکتہ بالکل واضح تھا کہ مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کے خلاف مغربی استعماری ممالک کے تعلقات کا ایک نیا باب شروع ہونے والا ہے۔

منشور بالفور جس میں ایک یہودی حکومت کے قیام کے لیے برطانوی حکومت کی کوششوں کا زور دے کر ذکر کیا گیا تھا اس بات کی واضح نشاندہی کرتا تھا کہ غاصب اسرائیلی حکومت کا قیام اور ارض فلسطین پر قبضہ کی سازش ایک سیدھا سادہ سطحی منصوبہ نہیں جو مٹھی بھر متعصب یہودیوں کے ذریعہ بنایا گیا ہو بلکہ یہ نہایت غور و خوض کے بعد تیار ہونے والی سوچی سمجھی سازش ہے جسے استعماری طاقتوں کی وسیع حمایت حاصل تھی۔

مشرق وسطیٰ کے مسلمان ممالک و اقوام کے درمیان ایک نسل پرست، اسلام دشمن حکومت کا وجود عالمی سامراج کے طویل المدت مقاصد میں شامل تھا جسے وہ ان ممالک کے استحصال کے لیے بہت مؤثر سمجھتا تھا، دوسری جانب اس بات کی بھی ضمانت موجود تھی کہ پولیس مین کا کردار ادا کرنے والی اس قسم کی حکومت ان لوگوں کے سروں پر تلوار کی طرح لٹکتی رہے گی جو موجودہ صدی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور استعمار مخالف اسلامی اقدار کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں۔

یہ سیاست درحقیقت صیہونی حکومت کے ساتھ عالم اسلام کے دیرپا اختلافات کا سنگ بنیاد بھی تھی، نیز اسلامی ممالک کی کمزوری، ان کے آپس میں سیاسی اختلافات اور نسل پرستی کے رجحانات اور تفرقہ و انتشار بھی اس بات کا باعث بنا کہ اس تنازعہ میں اسلامی سرزمینوں کا ایک وسیع علاقہ صیہونیوں کے قبضہ میں چلا جائے اور کثیر تعداد میں مسلمان عربوں کا خون قتل کی وارداتوں، مسلط کردہ جنگوں، مجرمانہ کارروائیوں، صیہونی دہشت گردیوں اور رونگٹے کھڑے کرنے والے قتل عام کے واقعات کے دوران بہا دیا جائے۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ گزشتہ ۴۰ سالوں کے دوران عرب اور اسلامی ممالک کے درمیان ہمیشہ یہ غلط تصور رہا ہے کہ چونکہ اسرائیل کو مغرب کی سپر طاقتوں کی عسکری، تشہیری اور مالی حمایت حاصل ہے لہٰذا اس کے ساتھ انسانی اقدار کی زبردستی مسلط کی جانے والی امریکی اور یورپی پالیسیوں اور اسرائیل کی دہشت گرد حکومت کو معرض وجود میں لانے والے تمام عناصر سے مقابلے کے مترادف ہے اور مسلح جدوجہد کی کامیابی کے امکانات بہت ہی کم ہیں۔

یہ غلط اور خود ساختہ تصور نہ صرف گزشتہ نصف صدی کے دوران علاقہ میں اور دنیا میں اسرائیل اور اسکے فوجی موقف کی تقویت کا باعث بنا ہے بلکہ رفتہ رفتہ مشرق وسطیٰ کی عرب حکومتوں کے موقف کے جمود، ضعف اور زوال کی طرف دھکیل دینے اور کم از کم ان میں سے بہت سوں کو اسرائیل نامی کسی شے کے وجود کو تسلیم کرنے

کی پہاڑیاں اور جنوبی لبنان شامل ہیں۔ یعنی صہیونزم کی جارحیت اور توسیع پسندی کا دائرہ فلسطین سے تجاوز کرکے دوسرے ہمسایہ عرب مسلمان ممالک تک بڑھ گیا ہے۔

ابتداء سے صہیونی جن حکمت عملیوں پر گامزن ہیں وہ ان کے ساحلِ نیل سے وادی فرات تک کے علاقوں پر قابض ہونے کے مذموم خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے کی جانے والی کوششوں کی نشاندہی کررہی ہیں۔

اب تک فلسطینیوں کے علاوہ اُردن، شام، لبنان اور مصر نے بھی اسرائیل کا مقابلہ کیا ہے لیکن کبھی بھی وہ مقبوضہ علاقوں اور ان علاقوں کے مظلوم باشندوں کے گلے سے اسارت کا یہ طوق نہ اتار سکے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کونسا خفیہ ہاتھ تھا جو عشروں پر محیط اس جدوجہد کو ناکام بنانے کا سبب بنا؟ گذشتہ چالیس سالوں کا ایک مختصر سا جائزہ اور غاصبوں کے خلاف کی جانے والی جدوجہد پر ایک طائرانہ نظر ہمیں اس جدوجہد کی ناکامی کا سبب جاننے میں مدد دے گی۔ فلسطین اور اس کے قرب وجوار پر حملے اور قبضے کے بارے میں پہلی بات تو یہ نظر آتی ہے کہ صہیونیوں نے ایک ہمہ گیر اور سوچی سمجھی سازش کے تحت سپر طاقتوں کی حمایت سے مسلمان اور عرب علاقوں پر قبضے کا منصوبہ بنایا تھا، دوسرے لفظوں میں یہ حملہ اور قبضہ ایک منظم اور مرتب پروگرام کے تحت عمل میں آیا اور مضبوط سیاسی اور اقتصادی حمایت سے جاری رہا ہے۔ اس سے قبل عربوں کی قوتِ مزاحمت اور مدافعت کا بھی باقاعدہ اندازہ لگایا گیا جبکہ جارحیت کے ابتدائی دنوں میں ہی فلسطین کے اصل وارث اور اکثر مسلمان عرب ممالک جن پر حملہ اور جارحیت ہوئی یا تو استعمار کے زیرِ تسلط تھے یا اندرونی کشمکش اور خاندانی اور قومی سطح پر اقتدار اور جاہ طلبی کے جھگڑوں میں مبتلا تھے۔ اس کے علاوہ استعماریوں نے اسرائیلی حکومت کے قیام کے لیے ضروری سیاسی کارروائیاں کی ہوئی تھیں اور عربوں کے ساتھ جنگوں میں صہیونیوں کو حاصل ہونے والی بعض کامیابیاں انہی کی کارروائیوں کی مرہونِ منت تھیں۔ دراصل سرزمینِ فلسطین پر قبضہ اور اس کی سرحدوں کے اندر اسرائیلی حکومت کے قیام کا اعلان ایسے حالات میں کیا گیا کہ فلسطینیوں اور ان کے حامیوں کو پہلے سے تیار ایک سازش سے دوچار کر دیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ فوری اور منظم ردعمل کی توانائی ان سے چھین لی گئی تھی۔ اسی وجہ سے بہت سے فلسطینی اور عرب جو اسلامی علاقوں کے دفاع کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے، افراتفری اور انتشار کا شکار ہو کر کوئی محکم اور مضبوط حملہ نہ کرسکے۔ اور بہت سے مخلص مجاہدین، اسلامی علاقوں کا دفاع کرتے ہوئے اپنے ہی خون میں نہا کر منصبِ شہادت پر فائز ہوئے۔

خون کے یہ نذرانے اگرچہ امتِ اسلامیہ کے جسدِ پاک میں جہاد کی روح پھونکنے کا سبب بنے لیکن یہ نذرانے تمام عالمِ اسلام یا کم از کم علاقے کے عربوں کو متحد اور منظم کرکے ایک مضبوط طاقت نہ بنا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی جدوجہد کے بہت سے محرکات موجود تھے لیکن ان محرکات اور معاونات میں کسی واضح اور مضبوط تعلق کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس کے بہت کم مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

ایک طبقہ محض اس لیے برسرِپیکار تھا کہ ان کا قومی وقار مجروح ہوا تھا۔ ایک گروہ عربوں کی بہادرانہ شہرت پر آنچ آنے کے احساس سے برسرِپیکار تھا اور ایک طبقہ محض عرب قومیت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اسلحہ لے کر نکلا تھا۔ کچھ لوگ اپنی زمین، کچھ اسلام اور کچھ گروہ اپنی نسل کے دفاع کے لیے جدوجہد کر رہے تھے اور ایک گروہ ایسا ہے جن کی پور پور میں ارضِ فلسطین اور قدس شریف کی حرمت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور وہ اس سرزمینِ پاک کی حرمت کے تحفظ کے لیے سروں پر کفن باندھے میدانِ عمل میں آئے تھے۔ اس گروہ کی جدوجہد اس لیے سچی اور محکم تھی کہ یہ لوگ سیاسی مصلحتوں کا شکار نہیں ہوتے تھے، بدلتے ہوئے حالات میں رنگ اور فیصلے نہیں بدلتے تھے اور کسی بھی صورت میں جارح کے سامنے خاموشی اختیار کرنے اور اس سے صلح کرنے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔

لیکن اس سب کچھ کے باوجود جدوجہد غیر منظم رہی نیز عرب ممالک نے بھی مقصد کے تعین میں موجود اس اختلاف کے باوجود صہیونی حملہ آوروں اور غاصبوں کے خلاف جنگیں لڑیں جو فطرتاً کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتی تھیں۔ اس بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا قدس عزیز اسلامی ممالک میں اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کے فقدان اور ان کے آپس کے اختلافات کی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔

انقلابِ اسلامی ایران کے عظیم بانی امام خمینیؒ نے یوم قدس کو یومِ اسلام قرار دیا ہے۔

بمناسبت

شہادت مولائے متقیان حضرت علی علیہ السلام

امام حسن علیہ السلام سے آپکی وصیت

اے حسن! میں تم سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنے خاندان والوں اور تمام مومنوں تک میرا یہ پیغام پہونچا دینا کہ تقویٰ و پرہیزگاری سے کام لیں اور دنیا سے اسلام قبول کئے بغیر نہ جائیں۔ سب لوگ خدا کی راہ میں باہم متحد ہو جائیں اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔

خدا کے لئے! یتیموں سے غافل نہ ہونا اور انہیں سرپرست کے بغیر نہ چھوڑنا کیونکہ میں نے رسولؐ خدا کی زبان سے خود سنا ہے کہ جو شخص یتیم کی کفالت کرتا ہے اور اس کو روٹی و روزی فراہم کرتا ہے خداوند عالم اس پر بہشت واجب کر دیتا ہے بالکل اسی طرح جیسے یتیم کا مال کھانے کے لئے دوزخ کو واجب قرار دیا ہے۔

خدا کرے ایسا نہ ہو کہ قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے میں دوسرے لوگ تمہارے اوپر سبقت و فضیلت حاصل کریں۔

خدا کے لئے پڑوسیوں کا دھیان رکھنا کیونکہ رسولؐ اکرم نے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ وہ پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے لئے اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ یہ سمجھنے لگے کہ انہیں بھی وارث بنانے والے ہیں۔

خدا کے لئے اپنے پروردگار کے گھر کا خاص خیال رکھنا اور جب تک زندہ رہنا اسے حاجی کے بغیر نہ چھوڑنا کیونکہ اگر وہ پوری طرح متروک ہو گیا تو پھر تمہیں مہلت نہ ملے گی اور جو شخص اس مقدس گھر کی طرف کا ارادہ کرتا ہے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

خدا کے لئے نماز کا پورا خیال رکھنا کیونکہ یہ بہترین عمل اور تمہارے دین کا ستون ہے خدا کے لئے زکوٰۃ سے غافل نہ ہونا کیونکہ یہ خداوند عالم کی ناراضگی کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے خدا کے لئے روزہ سے غافل نہ ہونا کیونکہ روزہ دوزخ سے محفوظ رہنے کے لئے ایک کارسپر ہے۔

خدا کے لئے ان اصحاب پیغمبر کا خیال رکھنا جنہوں نے کوئی بدعت نہیں رائج کی اور بدعت کرنے والوں کو پناہ نہیں دی۔ رسولؐ اکرم نے ان کا خیال رکھنے کی ہدایت کی ہے اور ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو بدعت رائج کرنے والے یا بدعتی لوگوں کو پناہ دینے والے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غافل نہ ہونا تاکہ برے لوگ تمہارے حاکم و سرپرست نہ بن سکیں اور اگر وہ تمہارے سرپرست بن گئے تو پھر تمہاری دعا قبول ہونے والی نہیں ہے۔

اے فرزندان عزیز! تم لوگوں کیلئے لازم و ضروری ہے کہ باہم متحد رہو اور ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ ایک دوسرے سے روگردانی کر لو اور پراگندہ و منتشر ہو جاؤ۔ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کا ساتھ دو اور گناہ و ناانصافی میں کسی کے ساتھ تعاون نہ کرو۔ اپنے خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ سخت حساب لینے والا ہے۔ خداوند عالم تم لوگوں کی حفاظت کرے اور تم لوگوں کے سلسلے میں اپنے پیغمبرؐ کی حرمت کا خیال رکھے۔ میں تم لوگوں کو خداوند عالم کے سپرد کرتا ہوں اور تم لوگوں پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ خداوند عالم کی رحمت و برکت ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ رہے۔

اس کے بعد وہ مسلسل کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ رحلت فرما گئے۔

> خدا کرے ایسا نہ ہو کہ قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے میں دوسرے لوگ تمہارے اوپر سبقت و فضیلت حاصل کرلیں۔

انقلاب اسلامی کے تیرھویں سال کا آغاز

اور

راہ اسلام کی آٹھویں جلد کا آغاز

آپ کے تعاون سے آپ کے لئے شائع ہونے والے ماہنامہ راہ اسلام نے اپنی زندگی کے سات برس پورے کر لئے اور سرِدست آٹھویں سال کی شروعات کا موقع آگیا ہے۔ یہ رسالہ گذشتہ سات برس سے آپ لوگوں سے ہمکلام ہے اور اپنے مخلص قارئین کرام کے افکار و عقاید کی ترقی و بلندی کے لئے اس نے ہر ممکن کوشش کی ہے اور اپنے ہر شمارہ میں اس نے اسلامی ادب و ثقافت و گلستان دین محمدی کے پھولوں کا خوشنما گلدستہ پیش کیا ہے اور ان پھولوں کو آپ کے دل کے باغ میں لگانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ اگر اس ماہنامہ نے کوئی نمایاں خدمت انجام دی ہے یا مقصد کی راہ میں قدرے کامیابی حاصل کی ہے تو یہ آپ لوگوں کے مخلصانہ و محبت آمیز تعاون کا نتیجہ ہے۔ یقیناً آپ کے خطوط، مفید مشورے اور وقتاً فوقتاً آپ کی مخلصانہ تجویز و تنقید ہم لوگوں کی رہنمائی و حوصلہ افزائی کا باعث رہی ہے اور ہم لوگ مکمل کامیابی کی طرف پیش قدم ہیں اور سرِدست یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی مخلصانہ مہربانیوں کے اعتراف کا حق ادا ہو جائے۔

ہم لوگوں نے غور کیا کہ آپ کی خوبیوں کا جواب کیسے دیا جائے کیونکہ اس رسالہ کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اپنے تمام قارئین و مخلصین کی خدمت میں الگ الگ تحفہ پیش کیا جائے۔ لہٰذا انقلاب اسلامی ایران کے تیرھویں عظیم الشان سال کے آغاز پر محترم خریداروں کو تیرہ خصوصی انعامات اور ماہنامہ راہ اسلام کی آٹھویں سالگرہ کی مناسبت سے آٹھ خریداروں کو ایک سال تک راہ اسلام کی کاپیاں اور قرآن مجید بھی بطور تحفہ حاضر کئے جائیں۔ اس تجویز کے مطابق قرعہ اندازی کی جائے گی اور ۲۱ افراد کا انتخاب کیا جائے گا۔ ان میں سے پہلے تیرہ آدمیوں کی خدمت میں مخصوص انعامات پیش کئے جائیں گے اور باقی آٹھ آدمیوں کو کچھ تحفے اور ایک سال تک راہ اسلام کی کاپیاں مفت روانہ کی جائیں گی۔

نوٹ: ماہنامہ راہ اسلام کی انتظامیہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دھیرے دھیرے اس رسالہ کی تعداد اشاعت خریداروں کی تعداد کے برابر کر دی جائے گی اور لائبریری و مخصوص ثقافتی و ادبی انجمنوں اور مخلص خدمت گزاران ماہنامہ کے علاوہ کسی کو رسالہ مفت ارسال نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ملک کی نمایاں رسالہ فروش تنظیموں کے اسٹال سے بھی رسالہ کی فروخت کا انتظام کیا جائے گا۔ ان تنظیموں

بے مثل انعامات

ماہنامہ راہ اسلام کے … امتیازی انعامات

پہلا انعام	اسلامی جمہوریہ ایران …	اور ایک سال تک رسالہ کی مفت سپلائی
دوسرا انعام	مبلغ ڈھائی …	اور — — —
تیسرا انعام	مبلغ ۱۷۵۰ …	اور — — —
چوتھا انعام	مبلغ ۱۰۰۰ …	اور — — —
پانچواں انعام	ایک عدد بریف کیس …	اور — — —
چھٹا انعام	ایک ایرانی …	اور — — —
ساتواں انعام	ایک ایرانی …	اور — — —
آٹھواں انعام	ایک ایرانی …	اور — — —
نواں انعام	کتاب آموزش …	اور — — —
دسواں انعام	ایک عدد قرآن …	اور — — —
گیارھواں انعام	ایک چھوٹا ایرانی …	اور — — —
بارھواں انعام	انگریزی، فارسی …	اور — — —
تیرھواں انعام	کتاب ایران کا تعارف …	اور — — —

چودھواں تا اکیسواں انعام … ماہنامہ راہ اسلام کی مفت سپلائی اور ایک …

فارم ارسال کرنے کا پتہ … اسلام … ۱۱۔۔۔۱۰۰

اور ان کے اسٹالوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا اور انتظامیہ کمیٹی فقط خریداروں کو ہی یہ ماہنامہ ارسال کرتی رہے گی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ لازمی معلوم ہوتا ہے کہ قرعہ اندازی کے دوران ان تمام خریداروں کو بھی شامل کیا جائے گا جو پہلے سے ماہنامہ راہ اسلام کے خریدار رہے ہیں یا اپنے مقالات و اشعار اور مفید مشورہ و کارآمد تجاویز کے ذریعہ ماہنامہ کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ پس ذیل میں دی گئی عبارت کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد منسلکہ خریداری فارم کی خانہ پری کر کے ساٹھ روپیہ کی خریداری رقم کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً ارسال کر دیں۔ مذکورہ فارم کی نقل اور فوٹو کاپی بھی قابل قبول ہوگی ہماری سفارش یہ ہے کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور فقط چند پیسہ روز یعنی ۶۰ روپیہ سالانہ خرچ کر کے ماہنامہ راہ اسلام جیسے رسالہ کو اپنا مونس و ہمدم بنائیں جو دینی، ثقافتی، ادبی، ہنری، تاریخی، سیاسی اور سماجی معلومات و مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو خصوصی انعامات کے لئے کی جانے والی قرعہ اندازی میں شامل ہونے کا موقع بھی مل جائے گا۔ واضح رہے کہ تکمیل شدہ خریداری فارم ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ جون ۱۹۹۱ء ہے اور ایام مبارک ہفتۂ وحدت اسلامی (۱۲ ربیع الاول تا ۱۷ ربیع الاول) کے دوران مذکورہ انعامات کی تقسیم کیلئے پہلی قرعہ اندازی کا اہتمام کیا جائے گا اور تمام امتیازی و خصوصی انعامات انقلاب اسلامی ایران کی سالگرہ کے موقع پر تقسیم کئے جائیں گے۔

آپ کا بہترین مونس و ہمدم ماہنامہ راہ اسلام حاضر خدمت ہے۔

فارم اشتراک ماہنامہ راہ اسلام

مدیر محترم

السلام علیکم

میں ماہنامہ راہ اسلام کا سالانہ زر اشتراک مبلغ ۶۰ روپیہ بذریعہ ڈرافٹ / پوسٹل آرڈر / منی آرڈر / رسید نمبر ______ مورخہ ______ ارسال کر چکا ہوں۔

براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر راہ اسلام جاری کر دیجئے اور انعام کے لئے قرعہ اندازی میں میرا نام بھی شامل کر لیجئے۔

نام اور مکمل پتہ: ______________________

____

____

____

پن کوڈ نمبر ☐☐☐☐☐☐

ثقافتی ، ہنری و فنی واقعات

ایران کے نوادر خانے :

ایران کے نادر و کمیاب قالینوں کی مستقل نمائشگاہ

ایرانی قالینوں کے نوادر خانے کا افتتاح بتاریخ ۱۱ر فروری ۱۹۷۶ء میں ہوا۔ یہاں ہاتھ سے تیار کردہ قالینوں کو ان کی جاذبیت، قدامت، رنگ آمیزی، نقش و نگار کی منفرد ساخت اور ان کی علاقائی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے محفوظ کیا گیا ہے۔

اس نوادر خانے میں نویں صدی ہجری سے عہد حاضر تک جس قدر بیش قیمت قالینوں کے نمونے فراہم ہو سکے ہیں انہیں یکجا کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اپنی اس خصوصیت کی بنا پر یہ نوادر خانہ ان فنکاروں اور محققین کے لئے جنہیں اس فن سے گہری دلچسپی ہے انتہائی قابل قدر و ذی قیمت گنجینۂ علم و فن بن گیا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایران کی صنعت قالی بافی کی تاریخ بہت قدیم ہے چنانچہ ۱۹۴۹ء میں "پازیریک" نامی قالین جو جنوبی سائبیریا سے دریافت ہوا ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ہخامنشی (..... ۳۳۰ قبل مسیح) خاندان کے عہد حکومت میں تیار کیا گیا تھا۔ اس قالین میں ساخت کے اعتبار سے جو خصوصیات پائی گئی ہیں انھیں دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اب سے تقریباً ڈھائی ہزار سال قبل بھی ایران کی صنعت قالی بافی نے بہت سی ارتقائی منازل طے کر لی تھیں۔

ایرانی قالینوں کا یہ نوادر خانہ دو منزلہ عمارت میں واقع ہے۔ اس کی پہلی منزل کو مستقل طور پر نمائشگاہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے جس میں تقریباً ایک سو پینتیس نادر و بیش قیمت قالین جمع ہیں۔ اور ان کا شمار ایرانی صنعت قالی بافی کے شہکاروں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ کاشان، کرمان، اصفہان، تبریز، نائین، خراسان نیز کردستان جیسے قالین بافی کے مراکز سے عمدہ و بیش قیمت قالین لاکر یہاں نمائش کی غرض سے محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔

دوسری منزل بھی قالینوں کے لئے ہی مخصوص ہے مگر یہاں محدود وقت تک کے لئے نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے اور مختلف مواقع اور مخصوص موضوعات کے مطابق یہاں قالین ترتیب وار جمع کر دیئے جاتے ہیں۔

جو لوگ اس نمائشگاہ میں قالین دیکھنے کی غرض سے آتے ہیں ان کے ذوق و شوق نیز دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے فلموں اور سلائڈز کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ جن کے ذریعے ایران میں قالی بافی، گلیم بافی اور دیگر دستکاری کے نمونے ناظرین کے سامنے اسکرین پر پیش کئے جاتے ہیں۔

اس نوادر خانے میں اس فن سے متعلق کتابوں پر مشتمل کتب خانہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ چنانچہ یہاں تقریباً پینتیس ہزار ۳۵۰۰۰ کتابیں عربی، فارسی، انگریزی، جرمنی نیز فرانسیسی زبانوں میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتابخانے میں ان محققین کے مقالے اور مضامین بھی جمع کئے گئے ہیں جنہیں اس فن سے گہری دلچسپی ہے۔

بلجیک کے شہر بروشس میں تین ایرانی فلموں کی نمائش

"سائیکل سوار"، "آب باد خاک" اور "فراری" نامی تین ایرانی فلمیں بلجیک کے فلمی میلے میں جس کا اہتمام شہر بروش میں کیا گیا ہے سینما ہال کے پردے پر نمائش کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

یہ فلمیں بلجیک میں ۲ر فروری سے ۲۹ر فروری تک نمائش کے لئے پیش کی جائیں گی اور ان میں کسی قسم کے مقابلہ کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ "آب باد خاک" "فراری" اور "سائیکل سوار" نامی فلموں کو اڑتالیس ۴۸ بین الاقوامی میلے میں شامل کیا جا چکا ہے اور انھیں انعامات بھی دیئے گئے ہیں۔

رڑکی یونیورسٹی میں یوم طلباء

رڑکی (۹ مارچ) آج یہاں یونیورسٹی کے احاطے میں "یوم غیر ملکی طلباء" تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کے ڈائرکٹر و کلچرل اتاشی جناب غلام رضا نور محمدان نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ یونیورسٹی کے تمام غیر ملکی طلباء نے اس دن کے مراسم کی ادائیگی میں فعالیت دکھلائی۔

اس یونیورسٹی میں تین سال سے بھی غیر ملکی طلباء اپنے ممالک کے خصوصی ثقافتی نمونے پیش کرتے ہیں۔ اس سال یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے خانۂ فرہنگ کے ڈائرکٹر و کلچرل اتاشی جناب نور محمدان کو بحیثیت مہمان خصوصی مدعو کیا تھا۔

رڑکی یونیورسٹی کے وائس چانسلر یوم طلباء تقریبات کا افتتاح کرتے ہوئے، موصوف کے دائیں طرف خانۂ فرہنگ کے ڈائرکٹر جناب نور محمدان کو دیکھا جا سکتا ہے۔

۹ مارچ ساڑھے گیارہ بجے دن اس پروگرام کا افتتاح ہوا۔ مختلف ممالک کے طلباء نے اس میں شرکت کی۔ ان میں، بنگلادیش، عراق، فلسطین، یمن، سوڈان، انڈونیشیا، نیپال اور جمہوری اسلامی ایران کے طلباء شامل تھے۔ ان طلباء نے اپنے ممالک کے سیاسی، معاشرتی، اقتصادی اور ثقافتی مسائل سے مربوط غرفے تیار کئے تھے۔

جمہوری اسلامی ایران کا اسٹال سب سے زیادہ جاذب و دلکش تھے۔ اس کا اہتمام انجمن اسلامی دانشجویان ایرانی شہر رڑکی نے دیگر طلبا کی مدد اور خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کی ہماہنگی سے کیا تھا۔ غرفے میں داخل ہونے والے ہر شخص کا ایرانی کمسن بچے پھولوں سے استقبال کرتے تھے۔ غرفے میں ایسی کتب و تصاویر کی تنظیم و زیبائش کے ساتھ نمائش کی گئی تھی جن سے جمہوری اسلامی ایران کے سیاسی، سماجی، اقتصادی اور ثقافتی حالات کی وضاحت ہوتی ہے۔ غرفے کے آخری حصے میں ایرانی کھانے سجائے گئے تھے، جنہیں اس یونیورسٹی کے ایرانی طلباء کی بیگمات نے تیار کیا تھا۔

اس پروگرام کا دوسرا دور ۷½ بجے شام شروع ہوا اور رات ۹½ بجے تک جاری رہا۔ اس میں مختلف ممالک کے طلباء نے اپنے ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ انجمن اسلامی دانشجویان ایرانی شہر رڑکی نے بھی دو پروگرام پیش کئے۔ ان میں اول ڈرامہ تھا جس میں شرق و غرب کی استکباری طاقتوں کا سازشانہ کردار، آخر کار مسلمانوں کی بیداری اور ان سے نجات کا طریقہ کار دکھایا گیا تھا۔ دوسرا پروگرام اسی شہر میں اسلامی مدرسے کے ایرانی اطفال نے "بہمن" عنوان کے تحت پیش کیا۔

یونیورسٹی کے محترم وائس چانسلر نے غیر ملکی طلباء بالخصوص ایرانی طلباء کی ستائش کی۔ آقای نور محمدان نے اپنی تقریر میں ایران اور اسلام سے متعلق بعض تاریخی حقائق کی وضاحت فرمائی۔

مدراس میں قرأت قرآن کریم کا بین الاقوامی مقابلہ

ہندوستان کے شہر مدراس میں قرأت قرآن کریم کے سہ روزہ بین الاقوامی مسابقات کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں بارہ ملکوں کے قاریوں نے حصہ لیا۔ مقابلوں کا آغاز ۸ مارچ کو ہوا اور ۱۰ مارچ تک جاری رہے۔ یہ مقابلے مرتضوی مرکز تعلیم و بنیاد فرہنگی کی جانب سے منعقد کئے گئے تھے۔ ان میں ایرانی قاری جناب حسن رحیمیان کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ دوسرا انعام انڈونیشیا کے قاری کو، تیسرا انعام سری لنکا اور چوتھا انعام ہندوستان کے قاری کو دیا گیا۔

مدراس میں اسلامی کتب کی نمائش

ادارہ مرکز فیض اسلام مدراس نے خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کی ہماہنگی سے امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں اسلامی کتابوں کی ایک نمائش کا انعقاد کیا۔ مدراس کے تھاوزنڈ لائٹس علاقے میں یکم مارچ اس نمائش کا افتتاح ہوا اور ۴ مارچ تک جاری رہی۔ کثیر تعداد میں مسلمانوں نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔

(باقی ص ۴۹ پر)

کشکول

بہلولِ انقلاب حضرت صمصام مرحوم کی یاد میں

درحقیقت اسلامی انقلاب ایک بحرِ بیکراں کی طرح ہے جس کی وسعت و گہرائی کا اندازہ ابھی کوئی نہیں لگا سکا ہے۔ اس عظیم الشان انقلاب کے دوران ایسے بے شمار تلخ و شیریں اور معرکہ خیز حادث بھی رونما ہوتے رہے ہیں جنھیں اب تک انقلاب کی تاریخ میں شامل نہیں کیا جاسکا ہے۔ اگرچہ ان میں سے اکثر واقعات غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں اور انقلاب کی کامیابی و ترقی کی راہ میں ان کی خدمات اور قربانیوں کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مرحوم "صمصام" ایسے ہی ناشناختہ حوادث کی ایک اہم کڑی ہیں۔ صمصام اس صاحبِ کرامت عالمِ دین کا نام ہے جو اپنے مخصوص اور پھٹے پُرانے لباس میں اور اپنی اسّی سالہ غیر معمولی زندگی کے دوران مختلف داستانوں کو جنم دیتے رہے ہیں لیکن اسلامی انقلاب کے ابتدائی مرحلہ سے اس کی سربلندی تک یعنی ۱۵ خرداد سے ۲۲ بہمن کے دوران انھوں نے جو غیر معمولی کردار ادا کیا ہے اس کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے زمانے کے بہلول تھے جو عباسی دورِ حکومت میں ظالمانہ راہ و روش کے خلاف مخصوص انداز سے جدّوجہد میں شریک رہا کرتے تھے۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اصفہان کے لوگ مرحوم صمصام کی یادوں کو فراموش نہیں کرسکتے۔ ان کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ان سے متعلق ایک مختصر سی داستان حاضرِ خدمت ہے۔

سنہ ۱۹۶۳ء میں شاہی حکومت کے ہاتھوں امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی گرفتاری کے بعد شہر اصفہان میں ایک عظیم الشان مجلس عزا کو خطاب کرتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار اس انداز میں کرتے ہیں۔

"میں نے اس سید (امام خمینیؒ) کو بار بار سمجھایا کہ سید کتے کی دُم پر اپنا پیر مت رکھو ورنہ یہ کاٹ لے گا لیکن انھوں نے صمصام کی بات پر بالکل دھیان نہ دیا اور اپنا پیر کتے کی دم پر رکھ دیا اور آخرش کتے نے انھیں پکڑ لیا۔"

تقریر کے اختتام پر شاہی حکومت کے جلاد صفت ساواکی افسران انھیں گرفتار کرلیتے ہیں۔

وہ ہمیشہ فقط اپنے "خچر" پر ہی سفر کرتے تھے لہٰذا اس مو[قع] پر بھی ساواکی افسران کی گاڑی میں بیٹھنے کے لئے آما[دہ] نہ ہوئے اور اپنے خچر پر بیٹھ کر ساواک ہیڈ کوارٹر کی طرف روانہ ہوگئے اور ساواکی افسران اپنی گاڑی پر بیٹھ کر ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ اس طرح سارے شہر میں صمصام کی گرفتاری کی خبر پھیل گئی۔ بہرحال ساواک کے مرکزی دفتر میں بڑے بڑے افسروں اور جلادوں نے انھیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ وہ لوگ مار پیٹ اور دیگر خوفناک سزاؤں کے ذریعہ صمصام کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہتے تھے کہ وہ ندامت اور معذرت کا اظہار کریں۔ ساواک چیف نے انھیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "تم نے جو غلطی کی ہے اس کی سزا کے طور پر تمھیں سو کوڑے لگائے جائیں گے تاکہ آئندہ تم اپنے کمبل کے باہر پیر نہ نکالو او[ر] اپنی حد سے آگے نہ بڑھو۔" جیسے ہی جلادنے اپنا کام شروع کرنا چاہا صمصام نے چیختے ہوئے کہا۔ "ٹھہر جاؤ"۔ ان لوگوں نے سوچا کہ صمصام خوفزدہ ہوگئے اور اظہار معذرت کرنا چاہتے ہیں۔ صمصام نے کہا۔

"چیف صاحب! سو کوڑے کی سزا کم ہے آپ مجھے دو سو کوڑے لگائیے بلکہ میں تو اس سے زیادہ سزا کا مستحق ہوں۔"

ساواک چیف نے سوال کیا۔ "کیوں؟" انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چونکہ میں ایک بے عمل عالم ہوں لہذا مجھے جو بھی سزا دی جائے وہ کم ہے۔"

وہ لوگ صمصام کی طنزیہ وکنایہ آمیز گفتگو سن کر حیران رہ گئے اور حیرت و شرمندگی کے ساتھ پوچھنے لگے "آخر کیوں؟"

صمصام نے جب ان لوگوں کو اپنے سوال کا جواب سننے کے لئے بیقرار اور ہمہ تن متوجہ پایا تو کہنے لگے "جی ہاں! میں ایک عالم بے عمل ہوں،

...ں نے سید خمینی سے کہا تھا کہ کتے کی دم پر پیر نہ
...کھیں ورنہ کتا انھیں کاٹ لے گا لیکن میں نے
...د اپنے علم کے خلاف عمل کیا اور اپنا پیر کتے کی
...م پر رکھ دیا۔ اب آپ لوگوں کو حق حاصل ہے
... مجھے پکڑ کر میرے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیں کریں۔"

شہر اصفہان کے تمام لوگوں کی طرح ساواک افسران
...ں اس حقیقت سے واقف تھے کہ صمصام تلخ حقائق کو
...زیں اور طنزیہ انداز بیان کے سہارے پیش کرنے
...ں عدیم المثال مہارت کے حامل ہیں۔ اور آج وہ ساواک
...سران ان کی طنزیہ فائرنگ کا براہ راست نشانہ بنے
...ے تھے۔ ساواک چیف اپنے ماتحت افسران کے
...منے اپنی خجالت و شرمندگی کو چھپانا چاہتا تھا لہذا
...ں نے گرجدار آواز میں کہا۔ "اس سید پر سو کوڑے
...اؤ تاکہ یہ آدمی بن جائے۔"

صمصام ذہنی طور پر اس سزا کو جھیلنے کے لئے
...ادہ نظر آرہے تھے۔ جیسے ہی جلاد ان کی طرف بڑھا
...ہوں نے پھر کہا "ٹھہر جاؤ۔"

ٹھہر جاؤ! چیف صاحب میں نے آپ کے سو
...ڑے قبول کئے لیکن چونکہ میں اہلبیت رسولؐ
... اولاد ہوں جو اپنی سخاوت و بخشش میں عدیم المثال
...ے لہذا میں سو میں سے پچاس کوڑے چیف صاحب
...عطا کرتا ہوں اور ان کے معاونین میں سے ہر
...ک کو دس دس کوڑے اور حاضرین مجلس کو بھی
...کوڑے پیش کرتا ہوں۔ اس طرح سو میں سے
... کوڑے میں نے ان لوگوں کو عطا کر دیئے سوچتا
...ں کہ کہیں میرے خچر کی دل شکنی نہ ہو جائے لہذا
... ہوئے پانچ کوڑے اس کو دیئے دیتا ہوں!"
...واک اعلیٰ افسر میں مزید تاب تحمل باقی نہ رہی۔ وہ نہیں
...ہتا تھا کہ اپنے ماتحت افسروں کے سامنے مزید رسوائی
...رداشت کرے۔ اس نے گرجتے ہوئے کہا۔ بہت ہو گیا۔
...س سید "دیوانہ" کو اٹھا کر باہر پھینک دو۔

بقیہ:-

ثقافتی ہنری و فنی واقعات

شہر اورنگ آباد میں دھوم دھام سے تقریبات

اورنگ آباد۔ (۱۶ر فروری) جناب صادق رضوی کی گذارش کے مطابق انڈو ایران فرینڈشپ اینڈ کلچرل سوسائٹی اورنگ آباد کی جانب سے ۱۵ر فروری ۸ بجے شب نہرو بھون میں ایران کے اسلامی انقلاب کی ۱۲ ویں سالگرہ کی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ابتدا میں جنرل سکریٹری نے مہمانوں کا استقبال کیا اور ایران کی ۱۲ ویں سالگرہ کے موقع پر مجتمع ہزاروں سامعین کو اس موقع پر مبارکباد پیش کی۔

اس موقع پر جناب علی حسن خان (سابق میئر)، جناب افتخار احمد (مجاہد آزادی)، جناب پرتاپ دتی کھو (ایڈوکیٹ)، قاضی سلیم (سابق ایم۔ پی)، پروفیسر رشید اختر (ڈین فیکلٹی آف آرٹس علیگڑھ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ)، جناب ذوالفقار حسین (ڈائرکٹر اسپیشل کنٹرول کوآپریٹو بنک و صدر فیض عام ٹرسٹ)، سید کرار حسین زیدی (سکریٹری انجمن خادم المومنین اور حیدرآباد سے آئے ہوئے مہمان مقرر جناب غلام حسین رضا آغا نے تقاریر کیں۔ یہ تقریب انڈو ایران فرینڈشپ اینڈ کلچرل سوسائٹی اورنگ آباد، ایرانی اسٹوڈینٹس اسلامی ایسوسی ایشن، اور انجمن خادم المومنین اورنگ آباد کے تعاون سے انجام پذیر ہوئی۔

جشن میلاد حضرت امام مہدیؑ

دہلی ۲ر مارچ۔ آج یہاں امام بارگاہ رشید مارکیٹ میں حضرت امام مہدیؑ کی تاریخ ولادت اور سفینۃ الہدایہ ٹرسٹ کے یوم تاسیس کی مناسبت سے ایک تقریب منعقد کی گئی۔ پہلی نشست کی صدارت جناب شریف الحسن نقوی نے کی اور حجۃ الاسلام ذیشان ہدایتی نے ٹرسٹ کی سرگرمیوں کی روداد پیش کی۔ دوسری نشست کی صدارت خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کے ڈائرکٹر جناب غلام رضا نور محمدان نے کی۔ ڈاکٹر اختر الواسع اور جناب ابن الحسین زیدی نے "عالمی حکومت" عنوان کے تحت فکر انگیز مقالے پیش کئے۔

مدراس میں جشن حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

ادارہ علمیہ حسینی مدراس کی جانب سے جشن حضرت ابوالفضل العباسؑ اور امام زین العابدین علیہ السلام ۴ اور ۵ شعبان المعظم صحن عاشور خانۂ ابوالفضل العباسؑ (ٹرانقشہ) میں منعقد ہوا۔ جشن کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور حدیث کساء سے ہوا اور قصائد خوانی کے بعد مولانا اختر حسنین صاحب نے ائمہ معصومینؑ پر بصیرت افروز تقریر کی۔ مومنین حضرات سے صحن بھرا ہوا تھا۔ اس محفل کا انعقاد ۱۹ سال سے ادارہ کے ذریعہ ہوتا آرہا ہے۔

انجمن دستہ عباسیہ نے سفیر جامع مسجد دہلی میں حضرت ابوالفضل عباسؑ کی تاریخ ولادت باسعادت کے موقع پر محفل مقاصدہ منعقد کی۔ تصویر میں اسٹیج کا منظر۔ دہلی سے مولانا سید علی تقوی، جناب غلام رضا نور محمدیان ڈائرکٹر خانہ فرہنگ، جناب قمر عباس سرسوی سکریٹری انجمن اور آقای مجید۔

چودہ ؟ ایک انعامی مقابلہ

برادران و خواہران اسلام ـــ سلام علیکم

آپ لوگوں کو یہ معلوم ہو کر یقیناً خوشی ہوگی کہ اپنے نوجوان ساتھیوں کی دینی لگن اور مذہبی دلچسپیوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ماہنامہ "راہِ اسلام" نے اپنے گزشتہ شماروں میں چودہ سوال۔ انعامی مقابلے کا جو پروگرام شروع کیا تھا وہ بحمد اللہ آج بھی جاری ہے۔ ذیل میں جو چھپے گئے چودہ سوالوں کو صحیح جواب لکھنے والوں کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔ انعامات کی رقم یقیناً حقیر ہے مگر اس سے اسلامی موضوعات میں دلچسپی رکھنے والے بھائیوں اور بہنوں کی حوصلہ افزائی مقصود ہے۔ صحیح جواب ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ مئی [illegible] ہے واضح رہے کہ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے جوابات کو مقابلے میں شامل نہیں کیا جا سکے گا۔ ادارہ کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوگا۔ اگر صحیح جوابات کی تعداد زیادہ ہو تو تقسیم کے لئے قرعہ اندازی کا سہارا لیا جائے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انعامات: پہلا انعام، ایک کتاب، مبلغ سو روپے نقد۔ دوسرا انعام، ایک کتاب، مبلغ پچھتر روپے نقد۔ تیسرا انعام، ایک کتاب، مبلغ پچاس روپے نقد

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۔ مندرجہ ذیل آیات قرآن مجید کے نویں پارہ میں کس سورہ کی کونسی آیات ہیں اور ان کا ترجمہ کیا ہے؟

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

۲۔ قرآن مجید کی آیات کا حوالہ دے کر لکھئے کہ قرآن مجید لوح محفوظ پر اور اس کے بعد قلب نبوی پر مجملاً کس ماہ معظم اور کس لیلۃ المبارکہ میں نازل ہوا؟

۳۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا قاتل کون تھا؟ اس نے کب اور کہاں قاتلانہ حملہ کیا؟ امیر المومنینؑ کی تاریخ شہادت بھی لکھئے۔

۴۔ اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ کس کا قول ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟

۵۔ وہ مسلمان جو محتضر ہے یعنی جانکنی کی حالت میں ہے اسے کس رخ سے لٹایا جائے اور اگر اس رخ سے لٹانا ممکن نہ ہو تو کیا کریں؟ امام خمینیؒ کے فتاویٰ کی روشنی میں لکھئے۔

۶۔ وہ چیزیں جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں کتنی ہیں اور کیا ہیں؟

۷۔ کس کا قول ہے:

۱۔ تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے کی امتوں پر فرض کئے گئے تھے۔

۲۔ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان خدا کا مہینہ ہے۔

۳۔ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

۸۔ عالمی یوم قدس کس دن اور کیوں منایا جاتا ہے؟

۹۔ فارسی جملہ "من از بخت شکر دارم و من از روزگارم شکر دارم" میں قرینۂ لفظی کے لحاظ سے کلمات حذف کر کے صحیح جملہ بنایئے۔

۱۰۔ تخت جمشید کہاں پر واقع ہے اور اس کا رقبہ کتنا ہے؟

۱۱۔ مندرجہ ذیل کتب میں کن کی تخلیقات شامل ہیں؟

۱۔ نہج البلاغہ ۲۔ صحیفۂ کاملہ ۳۔ صحیفۂ نور ۴۔ منتہی الاعمال۔

۱۲۔ بسیج اور سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی تنظیموں میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے لئے جنرل الیکشن کتنے سال بعد ہوتا ہے۔ تقسیم ہند کے بعد اب تک اس کے لئے کتنے الیکشن ہو چکے ہیں؟

۱۴۔ اسمبلی اور پارلیمنٹ کے الیکشن میں امیدوار بننے کے لئے کن قانونی لیاقتوں کا ہونا ضروری ہے؟

شمارہ ۸۵ ماہنامہ راہ اسلام

جوابات صحیح

ماہنامہ راہ اسلام

کے شمارہ ۸۳ میں پوچھے گئے سوالات کا جواب حاضر خدمت ہے

انعامی مقابلے میں شرکت کرنے والوں سے التماس ہے کہ سوالوں کا جواب مختصر لکھا کریں۔

(ادارہ)

۱۔ جواب "ب" صحیح ہے
۲۔ جواب "د" صحیح ہے
۳۔ جواب "ب" صحیح ہے
۴۔ جواب "الف" صحیح ہے
۵۔ جواب "ج" صحیح ہے
۶۔ جواب "د" صحیح ہے
۷۔ جوابات "الف" اور "ج" صحیح ہیں۔
۸۔ جواب "الف" صحیح ہے
۹۔ جواب "ب" صحیح ہے
۱۰۔ جواب "ج" صحیح ہے
۱۱۔ جواب "د" صحیح ہے
۱۲۔ جواب "ج" صحیح ہے
۱۳۔ جواب "ج" صحیح ہے
۱۴۔ جواب "الف" صحیح ہے
۱۵۔ جواب "ج" صحیح ہے
۱۶۔ جواب "الف" صحیح ہے
۱۷۔ جواب "ج" صحیح ہے
۱۸۔ جواب "الف" صحیح ہے
۱۹۔ جواب "ج" صحیح ہے
۲۰۔ جواب "د" صحیح ہے
۲۱۔ جواب "الف" صحیح ہے
۲۲۔ جواب "الف" صحیح ہے

اعلان نتیجہ۔ شمارہ (۸۳)

اوّل۔	سیدہ سکندر بانو	بیری والا باغ دہلی۔
دوم۔	سید اکرم عباس زیدی	محلہ سادات سرسی۔ ضلع مراد آباد۔ (یو۔پی)
سوم۔	اخلاق احمد	نیو گنیش پارک۔ رشید مارکیٹ دہلی۔
چہارم۔	سید نقی حسن رضا	ڈی۔ایم۔آئی۔سی۔ ضلع جونپور (یو۔پی)
پنجم۔	سرور رضا مصطفوی	ماؤنٹ روڈ۔ تھاؤزنڈلائٹس۔ مدراس۔

مندرجہ ذیل شرکاء مقابلہ کو بھی قرعہ اندازی میں شامل کیا گیا

۱۔ سید وقار مہدی۔ جونپور۔
۲۔ جے۔ وی۔ ذاکرہ۔ مدراس۔
۳۔ سیدہ بانو۔ تھاؤزنڈلائٹس۔ مدراس۔
۴۔ فصاحت فاطمہ جعفری، سرسی۔ ضلع مرادآباد۔
۵۔ سلطان فاطمہ جعفری۔ علیگڑھ۔
۶۔ نمی نقوی۔ دہلی۔
۷۔ نور فاطمہ۔ پنت نگر۔ نینی تال۔
۸۔ فرحت فاطمہ۔ کوہیر، مڈاک، آندھرا پردیش۔
۹۔ محمد باقر رضا۔ تنظیم المکاتب۔ لکھنؤ۔
۱۰۔ سید علی رضا رضوی۔ رامپور۔
۱۱۔ سید اعظم عباس۔ دریاباد۔ الہ آباد۔
۱۲۔ شمس الحسن۔ مدرسہ امامیہ کریمپور، نگمپور، فیض آباد۔
۱۳۔ اظہر عباس۔ کشمیری محلہ۔ لکھنؤ۔
۱۴۔ سید احمد مہدی رضوی۔ طلاق محل۔ کانپور۔
۱۵۔ سید اکبر علی اجمیری۔ نجفی ہاؤس۔ بمبئی۔
۱۶۔ سید حسن امام۔ نوگانواں سادات۔ مرادآباد۔
۱۷۔ سید محمد امام۔ پنت نگر۔ نینی تال۔
۱۸۔ مخمور احمد نبوی۔ ہمدرد ٹیکنیک۔ نئی دہلی۔
۱۹۔ عطیہ رضوی بشک گنج۔ لکھنؤ۔
۲۰۔ محمد جواد ابن کاظم حسین۔ نگمپور۔ جلال پور۔ فیض آباد
۲۱۔ محمد صفدر راتھر، کشمیر۔
۲۲۔ سید محمد علی۔ تھاؤزنڈلائٹس۔ مدراس۔
۲۳۔ شاہین پروین۔ رانچی۔ بہار۔
۲۴۔ فضل فاطمہ۔ شاہجہاں پور۔
۲۵۔ مہ جبین فاطمہ۔ زیدپور۔ بارہ بنکی۔
۲۶۔ نقیہ بانو۔ تھاؤزنڈلائٹس۔ مدراس۔
۲۷۔ صفات فاطمہ۔ گرلس ہاسٹل۔ ہمدرد نگر۔ دہلی۔
۲۸۔ شکیلہ فردوس۔ رام نگر۔ نینی تال۔
۲۹۔ ہاجرہ صادق۔ تھاؤزنڈلائٹس۔ مدراس۔
۳۰۔ ناصرہ فاطمہ۔ پالر۔ بڈگام کشمیر۔

از جعفر سبحانی (حوزہ علمیہ قم)

زندگانی پیغمبر اسلام (ص)

دعوت عمومی

۳۹ ویں قسط

عمار یاسر اور ان کے والدین کی قربانیاں

عمار اور ان کے والدین اسلام کی راہ میں پیش قدم رہنے والوں میں تھے۔ یہ لوگ اس زمانے میں اسلام لائے تھے جب رسول خدا کا تبلیغاتی مرکز "ارقم ابن ابی الارقم" کا گھر تھا۔ جیسے ہی مشرکوں کو ان لوگوں کے ایمان کی اطلاع ملی ان لوگوں نے فوری طور پر انھیں مصائب اور اذیتوں کا شکار بنانا شروع کردیا۔ ابن اثیر[۱] کا بیان ہے کہ مشرکین ان تین لوگوں کو سخت گرمی میں گھر سے باہر نکلنے اور دُھوپ میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کردیتے تھے۔ آگ اُگلتی ہوئی دُھوپ اور گرم ہوا کے تھپیڑوں کے دوران ان لوگوں کو ایسی دردناک اذیتیں پہنچائی گئیں کہ یاسر کا انتقال ہوگیا۔ ایک دن ان کی زوجہ "سمیّہ" نے اس سلسلے میں ابوجہل سے بازپرس کی تو اس سنگدل اور بیرحم نے اپنے نیزہ سے اس خاتون کو بھی ہلاک کردیا۔ یاسر اور سمیہ کی مظلومی نے رسول اکرم (ص) کو منقلب کردیا۔ ایک دن پیغمبرؐ نے ان لوگوں کی دردناک حالت دیکھ کر کہا تھا۔ اے یاسر کے خاندان والو! صبر اختیار کرو کیونکہ تمہاری جگہ بہشت ہے۔ یاسر اور ان کی زوجہ کی وفات کے بعد مشرکین نے عمار کو گوناگوں مصائب و آلام سے دوچار کرنا شروع کردیا۔ انھیں بھی بلال کی طرح بڑے مصائب جھیلنے پڑے۔ آخرکار جان بچانے کے لئے انھیں بظاہر اسلام سے کنارہ کشی اختیار کرنی پڑی لیکن فوری طور پر وہ بہت شرمندہ و پشیمان ہوئے اور روتے ہوئے پیغمبر (ص) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ بہرحال انھوں نے لرزتی ہوئی زبان سے پیغمبرؐ کے سامنے سارا ماجرا بیان کردیا۔ پیغمبرؐ نے پوچھا۔ "کیا تمھارے باطنی ایمان میں بھی لڑکھڑاہٹ پیدا ہوگئی ہے؟" عمار نے جواب دیتے ہوئے کہا: "میرا دل ایمان سے لبریز ہے۔" پیغمبرؐ نے کہا۔ پس ذرہ برابر خوفزدہ مت ہو اور ان لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے ایمان کو خفیہ و پوشیدہ رکھو اور قرآن مجید کی یہ آیت عمار کے ایمان کے سلسلے میں نازل ہوئی۔ "الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان"[۲]

مشہور یہ ہے کہ ابوجہل نے فیصلہ کیا کہ یاسر کے خاندان والوں کو، جو سب سے زیادہ بے سہارا لوگ تھے، خوفناک سزا دی جائے۔ اس نے حکم دیا کہ آگ اور تازیانہ جمع کیا جائے۔ حکم کے مطابق سارا سامان فراہم کردیا گیا۔ اس کے بعد یاسر، سمیہ اور عمار کو گھسیٹتے ہوئے اس جگہ لایا گیا اور آگ میں تپتے ہوئے خنجر و نیزہ سے ان لوگوں کو اتنا مارا گیا کہ یاسر اور سمیہ نے اسی جگہ پر دم توڑ دیا لیکن آخری دم تک وہ لوگ پیغمبرؐ پر درود و سلام پڑھتے رہے۔

"قریش" نے نوجوان اسلام کی نابودی کے لئے پوری طرح متحد تھے لیکن وہ اس دردناک واقعہ کو برداشت نہ کرسکے اور آگے بڑھ کر عمار کو ابوجہل کے چنگل سے چھڑا دیا تاکہ زخموں سے چور بیٹا اپنے والدین کو سپرد خاک کرسکے۔

عبداللہ بن مسعود:۔ اسلام کے خفیہ مرکز میں موجود مسلمانوں نے باہمی گفتگو کے دوران یہ خیال ظاہر کیا کہ "قریش" نے ہمارے قرآن کی آیتوں کو نہیں سنا ہے۔ پس؟

ناسب بات ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک آدمی بلند آواز سے مسجد الحرام
اندر قرآنی آیات کی تلاوت کرے ۔ عبداللہ بن مسعود نے اس کام کے لئے اپنی
آمادگی کا اعلان کیا اور جس وقت سرداران قریش خانہ کعبہ کے قریب اپنی محفل
جائے ہوئے بیٹھے تھے وہ اس جگہ آئے اور انتہائی شیریں اور بلند آواز میں قرآن کریم
مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کرنے لگے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الرحمٰن علّم القرآن ......"

اس سورۂ مبارکہ کے فصیح و بلیغ جملوں سے سرداران قریش بہت متاثر ہوئے
ان لوگوں پر حیرت انگیز رعب طاری ہوگیا۔ ایک مفلس و مفلوک الحال آدمی
زبان سے بلند ہونے والی اس آسمانی آواز کے رد عمل کو روکنے کے لئے تمام
سرداران قریش عبداللہ بن مسعود پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ ان کے جسم سے
خون جاری ہوگیا ۔ وہ خون میں نہائے ہوئے اصحاب رسولؐ کی خدمت میں
حاضر ہوئے ۔ ان لوگوں کو عبداللہ کے زخمی ہونے کا دکھ تو تھا لیکن وہ اس کامیابی
پر انتہائی خوشحال تھے کہ آخرکار الٰہی آواز دشمنوں کے کان تک پہنچ تو گئی ۔[۳ھ]

اب تک جو کچھ بیان کیا گیا وہ محض ایک نمونہ تھا ورنہ بعثت کے ابتدائی
مراحل میں مقصد کی کامیابی کی راہ میں ناگفتہ بہ مصائب کے سایہ میں زندگی بسر
کرنے والے ثابت قدم جانبازانِ اسلام کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی لیکن
اختصار کو نگاہ میں رکھتے ہوئے سردست ان لوگوں کا ذکر ممکن نہیں ہے ۔

پیغمبرؐ کے جانی دشمن :- ہجرت کے بعد رونما ہونے والے بعض
اسلامی حوادث کا تجزیہ کرنے کے لئے، پیغمبر عظیم الشان کے بعض جانی دشمنوں کے
بارے میں معلومات حاصل کرنا لازمی معلوم ہوتا ہے کیوں کہ ان واقعات
میں ان لوگوں کی براہ راست مداخلت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ لہذا
ان میں سے بعض لوگوں کا اجمالی تعارف حاضر خدمت ہے ۔

۱۔ ابولہب :- یہ رسول خدا کا پڑوسی تھا اور ہمہ وقت آپؐ کی اور مسلمانوں
کی تکذیب و اذیت میں لگا رہتا تھا ۔

۲۔ اسود بن یغوث :- یہ عرب کا مشہور مسخرہ تھا اور غریب و مفلوک الحال
مسلمانوں کو دیکھ کر ان کا مذاق اُڑایا کرتا تھا اور یہ کہتا تھا "یہ بھوکے اور خالی
پیٹ مسلمان خود کو روئے زمین کا بادشاہ خیال کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں
کہ جلد ہی شاہ ایران کے تخت و تاج پر قبضہ کرلیں گے"[۴ھ] لیکن موت نے
اس مسخرہ کو اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا کہ کس طرح خالی ہاتھ
مسلمان سرزمین ایران و روم کے وارث بن گئے ۔

۳۔ ولید بن مغیرہ :- ایک بوڑھا قریشی جس نے بے پناہ دولت جمع
کرلی تھی ۔ آئندہ ابواب میں پیغمبرؐ سے اس کی گفتگو کی ایک جھلک پیش کی جائے گی ۔

۴۔ امیہ و ابی ابن خلف :- ایک دن ابی نے مردوں کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں
اپنے ہاتھ میں لیں اور انھیں رسول اکرم (ص) کو دکھاتے ہوئے کہنے لگا ۔ "ان
ربّک یحیی ھذہ العظام" ؟ یعنی کیا تمہارا پروردگار ان ہڈیوں کو زندہ
کردیتا ہے ؟ وحی نازل ہوئی ۔ "قل یحییھا الّذی انشاءھا اول مرۃ" یعنی
اے رسولؐ کہہ دیجئے کہ جس پروردگار نے انھیں شروع میں پیدا کیا ہے وہی انھیں
دوبارہ زندہ کردے گا ۔ یہ دونوں بھائی جنگ بدر میں مارے گئے ۔

۵۔ ابوالحکم بن ہشام :- اسلام سے اس کی بے جا عداوت و دشمنی کو
نگاہ میں رکھتے ہوئے مسلمانوں نے اسے "ابوجہل" کے نام سے یاد کیا ہے ۔
جنگ بدر میں مسلمانوں نے اُسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا ۔

۶۔ عاص بن وائل :- یہ عمرو عاص کا باپ ہے یہ رسول خدا (ص) کو
ابتر یعنی "مقطوع النسل" کے نام سے یاد کرتا تھا ۔

۷۔ عقبہ بن ابی معیط :- یہ رسول خدا (ص) کا جانی دشمن تھا اور ہمہ وقت
انھیں اور دیگر مسلمانوں کو اذیت پہنچانے میں سرگرم رہا کرتا تھا[۵ھ]

ان کے علاوہ ابوسفیان جیسے لوگ بھی ہیں مورخین نے اپنی کتابوں میں
ان لوگوں کی خصوصیات کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا ہے اور اختصار کو مد نظر رکھتے
ہوئے ان تاریخی بیانات کو اس جگہ نقل نہیں کیا جا رہا ہے ۔

خلیفۂ دوم اسلام قبول کرتے ہیں :-

صدر اسلام میں ہر مسلمان کا اسلام قبول کرنا کسی نہ کسی واقعہ یا داستان سے جڑا
ہوا ہے اور کبھی کبھی کوئی معمولی واقعہ کسی ایک فرد یا جماعت کے اسلام قبول کرنے
کا باعث رہا ہے ۔ خلیفۂ دوم کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بھی بڑی دلچسپی کا حامل
ہے ۔ اگرچہ تاریخی اعتبار سے اس واقعہ کا ذکر ہجرت حبشہ کے بعد رونما ہونے
والے حوادث کے ضمن میں کیا جانا چاہیے تھا لیکن جب رسول خدا کے ہمنشینوں
کا ذکر آگیا ہے تو اس موقع پر خلیفۂ دوم کے اسلام قبول کرنے کی داستان کا اجمالی تذکرہ
مناسب معلوم ہوتا ہے ۔

ابن ہشام[۶ھ] کا بیان ہے کہ (خلیفۂ دوم کے والد) خطاب کے خاندان والوں
میں سے فقط ان کی بیٹی "فاطمہ" اور ان کے شوہر سعید بن زید ایمان لا چکے تھے ۔ چونکہ
آغاز اسلام میں مسلمانوں کے ساتھ خلیفۂ دوم کے تعلقات بہت خراب ہو چکے تھے
اور انھیں پیغمبر کے کٹر دشمنوں میں شمار کیا جاتا تھا اسی وجہ سے خلیفہ کی بہن
اور ان کے شوہر اپنے اسلام و ایمان کو ہمیشہ ان سے پوشیدہ رکھتے تھے ۔ اس کے

باوجود "خباب بن ارت" معینہ اوقات میں ان کے گھر آتے تھے اور ان دونوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔

اہل مکہ کے بگڑتے ہوئے حالات نے خلیفہ دوم کو سخت ناراض اور غضبناک بنا رکھا تھا کیوں کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ ان لوگوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف پھیلا ہوا ہے اور قریش کا روشن و تابناک دن اندھیری رات میں تبدیل ہو چکا ہے اور چاروں طرف رنج و غم کا ماحول طاری ہے۔

لہٰذا انھوں نے اپنے طور پر سوچا کہ وہ جائیں اور پیغمبرؐ کے قتل کے ذریعہ اختلافات کی جڑ کو کاٹ دیں۔ اس مقصد کے لئے انھوں نے پیغمبرؐ کی قیام گاہ کے بارے میں تحقیق کی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ بازار صفا کے قریب میں واقع ایک گھر میں مقیم ہیں اور حمزہ و ابوبکر و علیؑ جیسے چالیس افراد ان کی حفاظت و حمایت میں سرگرم ہیں۔

خلیفہ دوم کے مخلص ترین دوست نعیم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے عمر کو دیکھا کہ تلوار لٹکائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں محمدؐ کی تلاش میں ہوں جس نے قریش کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا، ان کی عقل و سمجھ کا مذاق اڑایا، ان کے مذہب کی اعلانیہ بے حرمتی کی اور ان کے خداؤں کی کھلی ہوئی مذمت بھی کی ہے۔ میں آج انھیں قتل کرنے جا رہا ہوں شہ

نعیم کا بیان ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ تم نے اپنے آپ کو دھوکے میں رکھا ہے شہ اور تم یہ سمجھتے ہو کہ اولاد عبد مناف تمھیں زندہ چھوڑ دیں گے۔ اگر تم واقعی صلح پسند ہو تو پہلے اپنے لوگوں کے اصلاح کی فکر کرو۔ تمھاری بہن، فاطمہ اور ان کے شوہر نامدار بھی مسلمان ہو چکے ہیں اور محمدؐ کے دین و آئین کی پیروی کرتے ہیں۔

نعیم کی بات سن کر خلیفہ دوم بہت ناراض ہوئے اور اپنے ارادہ کو ملتوی کر کے اپنی ہمشیرہ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ جیسے ہی وہ ان کے گھر کے قریب آئے انھیں کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنائی پڑی۔ وہ گھر کے اندر اس انداز میں داخل ہوئے کہ ان کی بہن اور ان کے شوہر دونوں کو پتہ چل گیا کہ عمر گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں نے معلم قرآن کو ایسی جگہ چھپا دیا کہ عمر اسے دیکھ نہ سکیں اس کے علاوہ فاطمہ نے اس ورق کو بھی چھپا دیا جس پر قرآن لکھا ہوا تھا۔

عمر نے سلام و تعارف کے بغیر ان لوگوں سے پوچھا۔ "ابھی میں نے کسی کو کچھ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ بتاؤ یہ کس کی آواز تھیؑ؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو کسی کی آواز نہیں سنائی دی۔" عمر نے دوبارہ سوال کیا۔ "مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسلمان ہو گئے ہو اور محمدؐ کے دین کی پیروی کرتے ہو؟ انھوں نے یہ جملہ بڑے غصہ میں ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی اپنی بہن کے شوہر پر حملہ بھی کر دیا۔ ان کی بہن اپنے شوہر کی حفاظت کے لئے آگے بڑھیں تو عمر نے اپنی تلوار کی نوک سے زخمی کر دیا۔ فاطمہ کے سر سے خون جاری ہو گیا لیکن اس بے سہارا خاتون نے اسلامی ہمت و حوصلے سے کام لیتے ہوئے اپنے مخصوص ایمانی لہجے میں جواب دیا۔ "جی ہاں! ہم لوگ مسلمان ہو گئے ہیں خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لا چکے ہیں۔ پس آپ کا جو جی چاہے کر لیں۔ یہ انتہائی دلخراش منظر تھا۔ خون آلود بہن غم و غصہ کے عالم میں اپنے بھائی کے سامنے کھڑی ہوئی اس لہجے میں گفتگو کر رہی تھی۔ عمر اس منظر کو دیکھ کر لرزہ براندام اور پشیمان ہو گئے۔

انھوں نے اپنی بہن سے مطالبہ کیا کہ وہ صحیفہ انھیں دکھائیں تاکہ وہ "محمدؐ" کی باتوں پر غور و فکر کریں۔ بہن نے اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں بھائی اس کو پھاڑ نہ ڈالیں خلیفہ دوم کو قسم دلائی کہ اسے پارہ نہ کریں گے۔ عمر نے وعدہ کیا اور قسم کھائی کہ پڑھنے کے بعد میں اسے واپس دے دوں گا۔ بہر حال اس معاہدہ کے تحت بہن نے اپنے بھائی کو وہ صحیفہ دیدیا جس پر قرآن کریم کی کچھ آیات لکھی ہوئی تھیں جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے: ئے

(اے) طٰہٰ (رسول اللہ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم (اس قدر) مشقت اٹھاؤ مگر جو شخص (خدا سے) ڈرتا ہے اس کیلئے نصیحت (قرار دیا) ہے (یہ) اس کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا (وہ) رحمٰن ہے جو عرش پر (حکمرانی کیلئے) آمادہ و مستعد ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے۔

قرآن مجید کی ان فصیح و بلیغ آیات نے عمر کو غیر معمولی طور پر متاثر کیا۔ وہ آدمی جو چند سیکنڈ پہلے تک اسلام و قرآن کا سخت دشمن تھا، اپنی راہ و روش میں تبدیلی کا اٹل فیصلہ کر لیتا ہے۔ عمر رسول خدا کی قیام گاہ کا پتہ پہلے ہی لگا چکے تھے لہٰذا وہ اس گھر کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر انھوں نے دروازہ پر دستک دی۔ رسول خدا کے ایک ساتھی نے دروازہ کے شگاف سے جھانک کر دیکھا کہ عمر گلے میں تلوار حمائل کئے ہوئے دروازہ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ انھوں نے فوری طور پر پیغمبرؐ کو اطلاع دی۔ حمزہ بن عبدالمطلب نے کہا دروازہ کھول دو۔ اگر وہ اچھی نیت سے داخل ہوتے ہیں تو ہم لوگ ان کا استقبال کریں گے اور اگر ایسا نہیں ہے تو ہم ان کا کام تمام کر دیں گے۔"

پیغمبر کے ساتھ عمر کا طرز اخلاق دیکھ کر اصحاب پیغمبر کو بخوبی اندازہ ہو گیا کہ وہ نیک ارادہ کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے چہرہ سے ندامت و شرمندگی ظاہر ہو

بقیہ صہ۳۶ پر

آفتاب عجم

آقای امام خمینی کی نذر

(۱)
[illegible]

(۲)
[illegible]

(۳)
آفاق کے دست بے چراغاں میں گشت کرتا بھی کیوں وہ آخر!
کہ جس کے پیشِ نظر تھی جعفر رہِ رسالت تاب روشن

از جعفر عسکری

آج زمانہ گم ہے

(۱)
[illegible] صداقت سے زندگی
[illegible]

(۲)
[illegible] سے زندگی
[illegible]

(۳)
[illegible] سے زندگی
[illegible]

روح اللہ

امام خمینی رح

بیاد

(۳)
اسلامی انقلاب کے رہبر کی موت نے — ثابت یہ کر دیا کہ شہادت ہے زندگی
خاموش ہو گئی ہے پیامِ اجل کے بعد — اک جنبِ امام کی رحلت ہے زندگی
واحسرتا امام خمینی نہیں رہے — نوحہ کناں بنام نیابت ہے زندگی

سید ہے نالہ سنج خمینیؒ کی یاد میں
اس وقت بے نیازِ مسرت ہے زندگی

از سید علی نواب سید عظیم آبادی

صحیفۂ نور

عالمی یوم قدس کی مناسبت سے امام خمینی کے ارشاداتِ گرامی

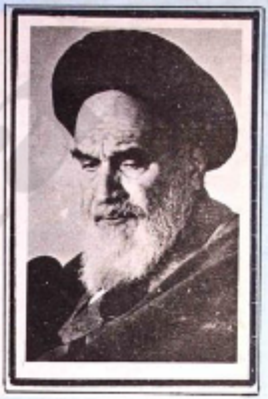

یوم قدس کیا ہے؟

یوم قدس ایک عالمی دن ہے۔ یہ دن صرف قدس کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ دن مستضعفین کا مستکبرین سے مقابلے کا دن ہے، یہ ان اقوام و قبائل کا دن ہے جو امریکی و غیر امریکی ظلم کی چکی کے نیچے پیس دیئے گئے ہیں۔

یوم قدس اسلام اور احیائے اسلام کا دن ہے لہٰذا اس کا زندہ کرنا اور تمام اسلامی اقدار، اس کے احکام و قوانین کا جاری کرنا ضروری ہے۔ ۔ ۔ ۔ یہ وہ دن ہے جس دن ہم بڑی طاقتوں کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اب اسلام تمہارے نجس ایجنٹوں کے ذریعے کبھی بھی تمہارے تسلط کے تحت نہیں آئے گا یہ دن اسلام کی زندگی کا دن ہے۔ مسلمانوں کی بیداری اور اپنی مادی و معنوی قدرت کا احساس کرنا آج کے دن ضروری ہے

یوم قدس صرف یوم فلسطین نہیں ہے۔ یہ یوم اسلام ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جمہوریہ اسلامیہ کا پرچم (انشاء اللہ) اسی دن تمام دنیا میں لہرائے گا اور اس دن ہم تمام بڑی طاقتوں کو آواز دیں گے کہ اب کوئی بلاد اسلامیہ کی طرف پیش قدمی نہیں کر سکتا۔

میں یوم قدس کو یوم اسلام، یوم رسول اکرمؐ اور وہ دن سمجھتا ہوں جس دن قوتوں کو آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کو گوشۂ گمنامی سے نکال کر بھرپور طاقت سے غیر ملکیوں سے مقابلہ کے لئے ہر جگہ تیار کر دیا جائے اور مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسروں کو اپنے معاملات میں مداخلت کی اجازت دے دیں۔

یوم قدس میں ہمیں کیا کرنا چاہئے

یہ وہ دن ہے جس میں مستضعفین کو تیار رہنا چاہئے اور مستکبرین کی ناک خاک و کیچڑ میں رگڑ دینی چاہئے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ وہ دن ہے جس میں منافقین و ملتزمین کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ ملتزمین اس دن تمام چیزوں کو ادا کرتے ہیں جو یوم قدس کے لئے ضروری ہیں لیکن منافقین اور در پردہ بڑی طاقتوں سے ساز باز رکھنے والے، اسرائیل سے دوستی کا عہد و پیمان باندھنے والے اس "یوم قدس" کا کوئی اہتمام نہیں کرتے۔ پبلک کو مظاہرہ کرنے سے روکتے ہیں: (یاد رکھیے) یوم قدس وہ دن ہے جس میں اقوام مستضعفہ کی منزل کو معین کرنا ضروری ہے۔ مستضعفین کے لئے ضروری ہے کہ اس دن اپنی طاقت و قوت کا مظاہرہ مستکبرین کے سامنے کریں جس طرح ایرانی عوام نے مستکبرین کی ناک رگڑ دی اور اپنی آزادی کی مستقبل میں بھی حفاظت کریں گے۔ اسی طرح دیگر قوموں کو بھی کرنا چاہئے اور ان فاسد جراثیم کو کوڑا کرکٹ کی ٹوکریوں میں پھینک دینا چاہئے اس دن کو ایران کے سابق بچے کھچے نظام کے باقی حضرات کو ان تخریب پسند عناصر کو جو فاسد نظام کے پیروکار ہیں اور تمام ممالک میں بڑی طاقتوں کے سامنے سجدہ ریز ہیں خصوصاً لبنان میں ان سب پر واجب ہے کہ اس دن اپنے انجام کے بارے میں غور و فکر کریں اور اپنا حساب

یومِ قدس (جمعۃ الوداع)
وہ دن ہے کہ تمام
اسلامی اقوام کو باہم
متحد ہونا چاہئے
اور اس دن کو زندہ
رکھنا چاہیئے۔
"امام خمینی"

کریں۔

یہی وہ دن ہے جب ہمیں .... قدس کی آزادی اور اپنے لبنانی بھائیوں کو ظلم کے پنجے سے نجات دلانے کے لئے اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اس دن ہمیں تمام مستضعفین کو مستکبرین کی قید و بند سے آزاد کرالینا چاہیئے ...... اس دن مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے وجود کو ثابت کریں اور بڑی طاقتوں اور ان کے ایجنٹوں کے مقابلے میں "جو ایران اور دیگر ممالک میں ہیں" ڈٹ جائیں۔ یوم قدس وہ دن ہے جس میں ان مستضعفین کو ___ جو در پردہ امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کی حاشیہ برداری کرتے ہیں اور ان کے اوامر کی تعمیل کو دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ باقاعدہ خبردار کردینا چاہیئے کہ اگر تم اپنے تخریبی اعمال سے باز نہیں آئے تو ہم تمہارا قلع قمع کردیں گے۔ ہم نے تمہیں مہلت دی اور تمہارے ساتھ لطف و کرم کا برتاؤ صرف اس لئے روا رکھا کہ شاید تم اپنے شیطانی اعمال سے باز آجاؤ۔ کیونکہ اس کے بعد ___ اگر ہم تمہارا قلع قمع نہ کریں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ امریکہ یا دیگر بڑی طاقتیں ہم پر پھر مسلط ہوجائیں۔

میں تمام بڑی طاقتوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ یوم قدس سے وہ مستضعفین پر سے اپنا ہاتھ اٹھالیں اور اپنی جگہوں پر چلی جائیں کیونکہ اسرائیل انسانیت کا دشمن ہے۔ ہر روز ایک نئی مصیبت کھڑی کردیتا ہے اور جنوب لبنان میں، ہمارے بھائیوں کو جلا رہا ہے اسرائیل کو یہ جان لینا چاہیئے کہ دنیا میں اس کے آقا اپنا معاشرتی بھرم کھو بیٹھے ہیں اور اب اس کے سارے آقا گوشے میں بیٹھ جائیں گے کیونکہ ایران سے ان کی طمع کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ ان پر واجب ہے کہ ممالک اسلامیہ میں مداخلت نہ کریں، اور یوم قدس اس چیز کے اعلان کا دن ہے کہ شیطانوں کا ارادہ یہ ہے کہ اقوام کو میدان سے نکال دیں تاکہ بڑی طاقتوں کے لئے میدان صاف ہوجائے۔ یوم قدس وہ ہے جس میں بڑی طاقتوں کی امیدیں ختم ہوگئیں اور اب وہ اس بات پر قانع ہوچکی ہیں کہ ان کی حکومت ان سے نکل چکی ہے اور اب واپس نہیں آئے گی۔

قدس کے دن عوام پر لازم ہے کہ اپنی حکومتوں کو اگر وہ خائن ہوں تو خطرے کی گھنٹی سے آگاہ کردیں قدس ہی کے دن ہم ان لوگوں کو اور ان تنظیموں کو پہچان لیتے ہیں جو عالمی تخریب کاروں اور مخالفین اسلام کی مدد کرتی ہیں۔ جو لوگ آج کی تقریبات میں شریک نہیں ہوتے وہ لوگ اسلام کے مخالف اور اسرائیل کے موافق ہیں اور جو شریک ہوتے ہیں وہ اسلام کے موافق اور دشمنان اسلام کے مخالف ہوتے ہیں۔ دشمنان اسلام کے سرغنے امریکہ و اسرائیل ہیں۔ قدس کے دن حق اور باطل میں امتیاز ہوجاتا ہے۔

آزادیٔ فلسطین کیلئے جنگ کیجئے

تمام اسلامی ممالک کی بدبختی ہے بلکہ تمام مسلمانوں کی بدبختی ہے کہ اسرائیل پر اعتماد کرتے ہیں یا اس سے اچھے روابط رکھتے ہیں اور اس حکومت سے قرار داد و معاہدات کرتے ہیں۔ جو اسلام سے برسرِ جنگ ہے اور جس نے فلسطین غصب کرلیا ہے۔

.... میں مسلمانوں سے فقط اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم صرف نہر اردن کے لئے اسرائیل سے کیوں جنگ کرتے ہو؟ اس نے تو پورا فلسطین ہڑپ کرلیا ہے اے اپنی ذاتوں میں مشغول رہنے والو! یہودیوں کو فلسطین سے نکالو! تم کیونکر نہر کے پانی کے لئے جنگ کرتے ہو اور پورے فلسطین کو چھوڑ دیتے ہو جب تم فلسطین کو چھوڑ کر صرف نہر کے لئے اسرائیل سے جنگ کروگے

اسرائیل کو یہ جان لینا چاہیے
کہ دنیا میں اسکے آقا اپنا
معاشرتی بھرم کھو بیٹھے
ہیں اور اب اسکے سارے
آقا گوشے میں بیٹھ جائیں
گے کیونکہ ایران سے
انکی طمع کا خاتمہ ہو چکا
ہے۔ ان پر واجب ہے کہ ممالک
اسلامیہ میں مداخلت نہ کریں
اور یوم قدس اس چیز کے
اعلان کا دن ہے۔

تو گویا تم نے فلسطین پر اسرائیل کی حکومت تسلیم کر لی بلکہ ایک واقعی حکومت کی طرح تم نے اس کے وجود کو مان لیا۔

مسلم حکومتوں کو مشورہ

اس سے پہلے اسلامی ممالک کو متعدد مرتبہ اتحاد و یگانگت اور آپس کے اختلافات کو دور کر کے مخالفین کے مقابلے میں ایک ہو جانے کے لیے کہہ چکا ہوں۔ مخالفین ملت اسلامیہ کے لئے ذلت و رسوائی چاہتے ہیں اور جو حالات کا انتظار کر رہے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں میں نفاق و شقاق کا بیج بویا جائے تاکہ یہ لوگ ہمیشہ ظلم و استعمار کے جوتے کے نیچے دبے پڑے رہیں اور ان کی مادی ثروت کو لقمۂ تر سمجھتے ہوئے شکم سیر ہو کر کھاتے رہیں۔۔۔۔۔ جیسا کہ میں نے خود ایرانی حکومت کو وارننگ دی تھی کہ وہ اسرائیل اور اس کے مقامی خائن ایجنٹوں کی طرف میلان پیدا نہ کرے اور اس سے مطالبہ کیا تھا کہ اس زہریلے بیج کا جو اسلامی حکومتوں کے قلب میں لگایا گیا ہے، قلع قمع کر دیں اور اس کے اس فساد کو جو ہر روز عالم اسلام کو چیلنج کرتا رہتا ہے نیست و نابود کر دیں۔

لیکن آج۔۔۔۔۔ جب کہ اس چھوٹی سی فاسد حکومت نے اسلامی حکومتوں کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکا رکھی ہے اور چھپی ہوئی مکاری و دشمنی کا اظہار کر دیا ہے۔۔۔ تو تمام اسلامی حکومتوں اور اقوام پر زبان و قومیت کے اختلافات کے باوجود اتحاد واجب ہے اور اس غاصب و ظالم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے اپنی تمام کوششوں اور امکانی طاقتوں کا صرف کرنا واجب ہے اور اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں اور اس کے ہم رکاب چلنے والوں اور مددگاروں کی مدد نہ کرنا بھی ضروری ہے اور اسرائیل کو ہر قسم کی مادی و معنوی مدد ہر صورت سے روک دینا واجب ہے۔ اس حکومت کو تیل اور ہتھیار کی سپلائی بھی حرام ہے۔ اس سے ہر سیاسی و تجارتی رابطہ توڑ دینا واجب ہے اسرائیل کی تمام پیداوار کی درآمد بند کر دینا چاہئے۔۔۔۔۔ امت اسلامیہ کو یہ جان لینا چاہیئے کہ ہم نے جن چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی مخالفت کرنے والا اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔

آج دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک ارب ہے جو الٰہی تائید سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اسلام ان کی حمایت کر رہا ہے۔ ایمان ان کا دفاع کرتا ہے پھر آخر یہ کس چیز سے ڈر رہے ہیں؟ ہم اپنی قلت تعداد کے باوجود اپنے کثیر تعداد دشمن کے مقابلے میں اور بڑی طاقتوں کے مقابلے میں جب ڈٹ گئے تو آخر کار ان کو شکست دے دی۔۔۔۔۔ یہ خیال مت کرو کہ بعض فاسد گروہ (یعنی بائیں بازو والے اور امریکی وغیر امریکی) شہر میں پھر اقتدار پر آجائیں گے ان کو چند گھنٹوں کے اندر فنا کے گڑھے میں پھینک دیں گے ہماری عظیم قوم ان بزدلانہ حرکتوں سے نہیں ڈرا کرتی۔ خود جنوب لبنان اور فلسطین کے سلسلے میں اسرائیل کی تحریک کھسیانی تحریک سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ فاسدین کی آخری کوشش ہے۔ جیسا کہ شاہ ایران نے آخر وقت میں کیا تھا اور اس کا نتیجہ فنا و ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہوا۔

دنیا کی حکومتوں کو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ اسلام شکست کھانے والا نہیں ہے۔ اسلام اور قرآنی تعلیمات (ایک نہ ایک دن) تمام حکومتوں پر غالب آجائیں گی اور صرف دین الٰہی کا وجود ہو گا۔ اسلام ہی الٰہی دین ہے اور اس کو اسلامی اقدار میں پھیلانا ضروری ہے اور یوم قدس اسی چیز کے اعلان کا دن ہے۔ یہی مسلمانوں کو آگے بڑھنے کے لئے دعوت دینے کا دن ہے کہ تمام دنیا میں پیش قدمی کرو۔

دعا: میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسلام کو دنیا کے تمام فرقوں پر غالب کر دے اور مستضعفین کو مستکبرین پر فتح دے۔ میں نے خدا سے یہ بھی دعا کی ہے کہ فلسطین اور جنوب لبنان اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہمارے مسلمان بھائیوں کو مستکبرین اور حملہ آور عناصر اور غاصبوں کے ظلم سے محفوظ رکھے۔ رسول خدا اور آئمۂ مسلمین پر سلام ہو۔

بقیہ: فتنۂ شرک و بدعت اور اتحادِ اسلامی (بقیہ صفحہ)

عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام عبادات میں نیت صرف اللہ کے لئے، اللہ کی خوشنودی و رضا کے لئے اور اللہ سے قربت کے لئے ہونی چاہیئے۔

(ب) عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ الوہیت خدا، مریم اور عیسیٰ کے درمیان مشترک ہے ان میں بعض کا عقیدہ ہے کہ خدا، عیسیٰ اور روح القدس میں ہر ایک خدا ہے اور اللہ جل شانہ ان تین میں سے ایک ہے۔ وہ لوگ خدا کو باپ، حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور روح القدس کو اللہ کا مشیر تصور کرتے ہیں، اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ تینوں اقنوم (ہستیاں یا وجود) پہلے الگ الگ تھے جو بعد میں ایک ہو کر عیسیٰ کی شکل میں متحد ہو گئے۔ ان کے اس باطل عقیدے کی تکذیب سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۷۳ میں یوں کی گئی ہے۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ (یعنی یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے (یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس) اور ہرگز نہیں کوئی قابل پرستش سوائے خدائے وحدہ لاشریک کے)۔

(ج) یہودی تفویضی عقیدے کے قائل ہوئے یعنی انہوں نے کہا وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا۔۔۔۔۔

(باقی صفحہ پر)

امریکہ اور اس کے حلیفوں کو شرمناک سیاسی و فوجی شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے (رہبر انقلاب)

بش انتہائی نفرت زدہ شخص اور صدام ملت عراق پر منحوس سایہ ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای رہبر معظم انقلاب اسلامی

تہران (۲ مارچ)۔ آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے آج کہا ہے کہ ملت عراق کے خلاف امریکہ اور اس کے حلیفوں کو فوجی اور سیاسی لحاظ سے شرمناک شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ انھوں نے امریکی صدر جارج بش کو مسلم اقوام میں "انتہائی نفرت زدہ" شخص بتایا۔ عراقی بعثی رہنماؤں کو "بداندیش" اور صدر صدام حسین کو "تخریب کار" ناموں سے یاد کیا ہے۔

بارہویں امام حضرت مہدیؑ کے تاریخ ولادت کی مناسبت سے منعقدہ ایک جلسے کو خطاب کرتے ہوئے "رہبر" نے اس علاقے کی مسلم حکومتوں کے سربراہوں کو متنبہ کیا کہ اگر انھوں نے امریکہ کے ہاتھوں کو اس خطے کے علاقائی معاملات میں دخل اندازی کے لئے کھلا چھوڑ دیا تو اس کے بہت خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ انھوں نے اس علاقے سے امریکی افواج کی فوری واپسی پر بھی زور دیا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے امریکہ کی سخت الفاظ مذمت کرتے ہوئے اسے اُمّت اسلامیہ کے درمیان بے شرم، وحشت اور ذلیل بتایا۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ اور اس کے حلیفوں نے گذشتہ ہفتوں کے دوران اُمّت اسلامیہ کے ساتھ جو ظالمانہ روش اختیار کی ہے، وہ شاہان منگول چنگیز خاں اور ہلاکو سے بھی زیادہ بدتر تھی۔" انھوں نے مزید فرمایا کہ بش اپنی مہذب ظاہرداری کے ساتھ ان دونوں سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔ اس نے انسانوں کا خون بہایا ہے، ایک قوم کی تذلیل کی ہے، ایک ملک کو برباد کیا ہے اور اب احمقانہ طور پر خود کو فاتح سمجھتا ہے۔

"متعدد ملکوں کے فوجی اور اقتصادی بل بوتے پر کسی ملک پر حملہ آور ہو کر اس میں داخل ہو جانے والی "سپر پاور" کس طرح فتح کا سہرا اپنے سر باندھ سکتی ہے؟ بالخصوص جبکہ بالمقابل فوج تھکی ماندی ہو اور حملہ آور کے پاس اس کو نیچا دکھانے کے لئے تمام تر سہولتیں فراہم ہوں! ایسی حالت میں اسے امریکہ کی فتح نہیں بلکہ اس کی فوجی اور سیاسی شرمناک شکست کہا جائے گا۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے شیطان بزرگ امریکہ اور اس کے مغربی حلیفوں کو تاریخ بشریت میں "انتہائی ستمگر" "انتہائی سفاک" اور "انتہائی جابر" قرار دیا۔ تقریر کے دیگر حصے میں عراقی بعثی رہنماؤں کو عراقی مظلوم عوام کے لئے "منحوس" بتاتے ہوئے کہا کہ "عراقی حکمراں وہ بداندیش شخص ہے جس نے اپنی حکمرانی کے دوران ملت عراق پر متعدد بلائیں ڈھائی ہیں اس نے آٹھ سال تک عراقی عوام کو ایران سے جنگ میں الجھائے رکھا۔ اس کے بعد امریکہ، فرانس اور برطانیہ وغیرہ ممالک کے بم اور میزائیلوں کے حملوں کی زد میں لاکر ٹکڑا کر دیا۔ اس نے عراقی دولت کو ضائع کیا اور عراقی عوام کے قتل عام کا سبب قرار پایا۔ وہ عراقی عوام کے لئے تباہ کن ہے۔ ایسا حکمراں قابل نفرین ہے جو اپنے عوام کی تمناؤں اور مطالبات کو خود غرضانہ مقاصد کے لئے پیروں سے روند ڈالتا ہے۔ ایسا شیطانی مزاج رکھنے والے حکمراں ہمارے خطے میں کم نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنے ملکوں پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کسی بھی ملک میں ایسے لوگوں کا وجود بدبختی کا باعث ہوتا ہے۔"

امریکہ سے اُمّت اسلامیہ کی نفرت و بیزاری کیطرف

اشارہ کرتے ہوئے رہبر نے فرمایا: "امریکی صدر پر واضح ہو جانا چاہئے کہ اسلامی ممالک بالخصوص خلیج فارس اور مشرق وسطیٰ کی امت مسلمہ کو، اتنی نفرت کسی اور شخص سے نہیں ہے جتنی کہ امریکی صدر سے ہے۔ اس وقت ملکوں کے حکمراں عوام کے دلوں میں جگہ بنانے کے لئے کروڑوں ڈالر خرچ کر کے بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کروڑوں ڈالر کے ان احمقانہ اخراجات نے مشرق وسطیٰ کے عرب و مسلم عوام کے دلوں میں نفرت و بیزاری کی آگ کو مزید بھڑکا دیا ہے۔

"آج دنیائے اسلام کے دلوں میں وہی جذبات ہیں، جن کو متواتر ۱۲ سال سے عظیم ایرانی قوم اظہار کرتی رہی ہے یعنی وہی نفرت انگیز اعلان برأت "مرگ بر امریکہ" اور امریکہ ہرگز اس کا اہل نہیں ہو سکتا کہ اُمت مسلمہ کے دلوں سے اپنی شیطانی تصویر کو زائل کر دے۔

"آج ہمارے اسلامی خطّے سے امریکہ جیسی جابر حکومت کا بڑی آسانی سے صفایا کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس بے پناہ دولت ہے، سائنسی اور تکنیکی آلات حرب اور دیگر سہولتیں ہیں۔ لیکن اگر لوگ چاہیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب مسلم قوم ہوشمندی اور قوت ارادی کے ساتھ اُٹھ کھڑی ہو۔

"اگر عراقی رژیم کو اپنے ہی لوگوں کی حمایت حاصل ہوتی اور عراقی فوجیوں کو کویت میں جابح اور ناحق ہونے کا احساس نہ ہوتا تو یہ امریکہ کے قابو سے باہر تھا کہ وہ عراقی فوج کو شکست دے پاتا یا کسی بھی عراقی فوجی کو پیچھے ڈھکیل دیتا۔

"امریکہ نے اس خطّے میں بے پناہ جارحانہ اقدامات کئے ہیں۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا ہے، بے حساب بربادی کی ہے، قوموں کے دلوں کو مجروح کیا ہے اور یقیناً ان تمام باتوں کا اس سے بدلا لیا جائے گا۔

"امریکی رژیم کے قائدین کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ جس علاقائی تحفظاتی اسکیم کو، اس خطّے پر تھوپنے کے لئے وہ بکواس کر رہے ہیں، اس علاقے کے لوگ نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں، نہ اس کا کوئی اثر لیتے ہیں۔ اس خطّے کا تعلق علاقے کی حکومتوں سے ہے، امریکہ کو اس کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے اسے کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ یہاں سیکیورٹی کے انتظامات کرے۔ وہ حکمراں بھی ہوش میں آجائیں جو امریکہ کو اس خطّے میں طویل عرصے تک رکھنے کے لئے راہیں فراہم کرنا چاہتے ہیں کہ انھیں بھی اپنی ملت کا سامنا کرنا ہوگا اور پھر مُنہ کی کھانی پڑے گی۔"

اس خطّے کے اُن حکمرانوں کو متنبہ کرنے کے بعد جو کہ امریکہ کو عراق یا خلیج فارس میں متواتر جیسر جمائے رکھنے کا مشورہ دے رہے ہیں، رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا: "یہ امریکہ کی آمرانہ روش ہے" قوموں کی فلاح کے لئے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے، ورنہ علاقے کے ملکوں کی نفرت و بیزاری اس کے لئے مزید بھڑک اُٹھے گی اور اس کو اپنی حرکتوں کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔"

بقیہ ص ۴۵ سے آگے۔

فتنۂ شرک و بدعت

(یعنی) یہودیوں نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بند ھے ہوئے ہیں (یعنی ایک بار وہ روحیں اور تمام چیزیں پیدا کر چکا اور نظام فطرت کو مکمل کر کے تمام کاموں سے فرصت پاگیا اور اب وہ اس نظام میں کوئی تغیر نہیں کرے گا اور نہ کوئی نئی چیز پیدا کرے گا) (یہ سراسر جھوٹ ہے) بلکہ خود ان کے ہاتھ بند ھ گئے اور وہ لعنت خدا میں گرفتار ہوئے۔ خدا کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ جس کو ... طرح ... ہے روزی دیتا ہے۔ (سورہ مائدہ آیت ۶۴۔)

دراصل یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ... نظام خلقت کو مکمل کر کے نیچر (فطرت) کو اس ... اصول پر چھوڑ دیا اور دنیا کو چلانے اور رزق ... کرنے کی ذمہ داری اپنے بعض نبیوں یا فرشتو... کے حوالے کر دی اور یہ وعدہ کر لیا کہ وہ اپنی سن... اور اصول میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا، اور یہ ... اس نے اپنے ہاتھ باندھ لئے ہیں۔ قرآن ... اس باطل عقیدے پر یہودیوں کو خوب پھٹکا... اور انہیں قابل لعنت قرار دیا ہے۔ فقہ اسلام ... اس عقیدہ کو تفویضی عقیدہ کہتے ہیں، جو شرک ... کے معنی میں آتا ہے چنانچہ نیچری عقیدہ رکھنے وا... اور غلات (وہ لوگ جو اس بات کے قائل ہیں ... خدا نے اپنے اختیارات بندوں میں سے کسی ... نبی یا ولی کو سونپ دیئے ہیں اور خود وجود محض ... عرش پر بیٹھا ہوا ہے) دونوں اسلامی نقطۂ نگا... سے "مشرک" کے زمرہ میں آتے ہیں۔

حوالہ

افسوس ہے مجھے اتنا موقع میسّ... نہیں اور نہ موجودہ موضوع کے مقاصد اس بات... کی اجازت دیتے ہیں ورنہ میں اسلامی و فرنگی محقق... کی تصنیفات سے کھنگال کر ان سامراجی شخصیتوں ک... تصویریں اپنے قارئین کے سامنے رکھ دیتا جنھو... اموی و عباسی دور میں اسلام محمدی میں افتراق پیدا... کرنے میں عملی تعاون کیا ہے۔

اہم خبریں

جہاد اسلامی تنظیم کے رہنماؤں سے

آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی ملاقات

کچھ دنوں قبل اسلامی انقلاب کے عظیم الشان قائد آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے تہران میں فلسطین اور لبنان کی جہاد اسلامی تنظیم کے رہنماؤں سے الگ الگ ملاقات و گفتگو کی حاضرین مجلس کو خطاب کرتے ہوئے آیت اللہ خامنہ ای نے ارشاد فرمایا کہ مومنین کا عصر حاضر کے حالات سے پوری طرح آگاہ ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ اسلام دشمن طاقتوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے انھیں موت سے بالکل بے خوف اور دنیاوی مال و متاع کے ذخیروں سے بالکل بے نیاز ہونا پڑے گا۔

تنظیم جہاد اسلامی فلسطین کے لیڈروں سے گفتگو کے دوران آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینی عوام کے اسلامی انقلاب کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا "ایک اہم اسلامی مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان دانشوروں میں اسلامی شعور پیدا ہو جائے اور وہ ہر فائدہ و نقصان کو اسلامی تعلیمات کے سایہ میں پرکھ سکیں اور موقع کا صحیح اندازہ کر سکیں۔ واضح رہے کہ موجودہ حالات سے مکمل آگاہی اور قربانی و جانبازی کے لئے ہر ممکن آمادگی، کامیابی کے دو لازمی عنصر ہوتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں یہ دو لازمی عنصر پیدا ہو جائیں تو امریکہ یا امریکہ جیسی دوسری طاقتوں کی کوئی حیثیت نہ رہ جائے گی اور یہ طاقتیں مسلمانوں کا مقابلہ ہرگز نہ کر سکیں گی۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے خلیج فارس کے علاقے میں امریکی فوجوں کی موجودگی کو غاصب اسرائیلی حکومت کے لئے بالکل بے سود قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس علاقہ میں امریکہ کی موجودگی نے خود اس کے لئے ایک طولانی خطرہ پیدا کر دیا ہے اور یہ امریکہ کو نیست و نابود کر دے گا اس علاقے میں امریکیوں کی موجودگی لبنان میں ان کی موجودگی سے زیادہ مہنگی پڑے گی۔

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان نے ایرانی موقف کو شرعی ذمہ داری کے مطابق بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس چیز کو ہم اپنی شرعی ذمہ داری سمجھتے ہیں اسے ہر قیمت پر انجام دیتے ہیں چاہے پوری دنیا ہماری مخالف کیوں نہ ہو جائے۔ اور اگر ہم کسی چیز کو شرعی ذمہ داری نہیں سمجھتے تو پھر اس کو ہرگز انجام نہیں دیتے چاہے پوری دنیا اس کی طرفدار کیوں نہ ہو۔ اسلامی انقلاب اور اسلامی جمہوریۂ ایران کی راہ و روش ہمیشہ اسی بنیاد پر قائم رہی ہے اور اسی اصول کی بنیاد پر ہم نے فلسطینی عوام کی انقلابی سرگرمیوں کی حمایت کو ہمیشہ اپنا شرعی فریضہ قرار دیا ہے اور اس فریضہ کو ادا کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتے رہے ہیں۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اسلامی جمہوریہ ایران سے امریکہ اور اس کے اتحادی مغربی ممالک کی عداوت کا سبب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس عداوت کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ایرانی عوام اپنے الٰہی مقاصد کی طرف ہمہ تن متوجہ ہیں اور ان نام نہاد بڑی طاقتوں کی قطعی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ انھوں نے جہاد اسلامی تنظیم کے رہنماؤں سے مطالبہ کیا کہ فلسطینی مجاہدوں کو اپنے انقلابی موقف پر اٹل رہنے کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں اور انھیں حقائق سے پوری طرح آگاہ اور ہر ممکن قربانی پیش کرنے کے لئے پوری طرح آمادہ رکھیں۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے آزادی طلب فلسطینی قومی محاذ کے رہنماؤں سے اپنی گفتگو کے دوران جہاد اور عملی اقدام کو اہم عنصر قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ فلسطین اس جگہ کا نام ہے جہاں جہاد اور عملی اقدام کیا جا رہا ہے اسی وجہ سے ہم لوگوں نے فلسطینی عوام کی طرف متوجہ رہنے کو اپنا فریضہ قرار دیا ہے اور حتی الامکان فلسطینی اسلامی انقلاب کی حمایت کرتے ہیں۔ مقبوضہ اسلامی علاقوں میں جیسے جیسے انقلابی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے اسی اعتبار سے غاصب اسرائیلی حکومت کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے لہٰذا فلسطین کی اسلامی تحریک کی تقویت کے ذریعہ غاصب صہیونی حکومت پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالا جا سکتا ہے اور اس پر کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے۔

اپنی گفتگو کے آخر میں ولی امر مسلمین نے اس علاقے میں صدام کے وجود کو اسلامی تحریک اور مسلمانوں کے مفاد و مصالح کے لئے انتہائی خطرناک بتاتے ہوئے کہا کہ ہماری پیشین گوئی یہ ہے کہ صدام زیادہ دیر تک عراق میں اپنے اقتدار کو قائم نہیں رکھ سکتا ہے۔ چونکہ اس کے خلاف عام لوگوں نے اسلحہ سنبھال لیا ہے لہٰذا اس کی حکومت کا باقی رہنا ممکن نہیں ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ عراق میں بھی عراقی عوام کی مرضی کے مطابق ایک عوامی اسلامی حکومت کا انعقاد

ہو جائے گا اور عنقریب عراقی عوام کو وحشیانہ مظالم سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

اسی طرح حزب اللہ لبنان کے لیڈروں سے اپنی گفتگو کے دوران آیت اللہ خامنہ ای نے ان لوگوں کو آپسی اختلافات دور کرنے کی دعوت دی اور ان سے یہ مطالبہ کیا کہ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد و مصالح کی حفاظت کے سلسلے میں مخصوص ہوشیاری سے کام لیں۔

آیت اللہ العظمیٰ خوئی کی گرفتاری اور قائد انقلاب اسلامی اور مراجع تقلید کے بیانات

یہ انتہائی افسوسناک خبر ہے کہ ۲۱ رمارچ ۱۹۹۱ء کو عراقی بعثی حکومت کے زرخرید غلاموں کے ذریعہ آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی اور نجف اشرف کے دیگر علماء کو گرفتار کرلیا گیا۔ نامور علماء اسلام کی توہین و گرفتاری کی یہ خبر سنتے ہی دنیا کے تمام مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر سی دوڑ گئی اور پوری دنیا میں عراقی حکومت کی ان وحشیانہ حرکتوں کے خلاف مظاہروں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔

قائد انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے دفتر سے جاری کئے گئے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ بے گناہ عراقی عوام کے قتل عام اور مقدس اسلامی زیارت گاہوں کی توہین و بے حرمتی کے بعد حکومت عراق نے حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی کی گرفتاری و بے حرمتی جیسا گستاخانہ قدم اٹھایا ہے۔ حکومت عراق کی ظالمانہ راہ و روش کی مذمت کرتے ہوئے اس بیان میں متعلقہ افراد کو یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ وہ عراق میں رونما ہونے والے موجودہ غم انگیز حوادث کے سلسلے میں مزید تحقیق کریں کیونکہ بعض غیر مصدقہ رپورٹ کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ حکومت عراق کی نیت ٹھیک نہیں ہے یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ نجف کے نامور علماء کو شہید کر دینے کا حکم بھی بغداد سے صادر کیا جاچکا ہے۔

نامور مرجع تقلید آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی کی گرفتاری و بے حرمتی کے خلاف اسلامی جمہوریۂ ایران کے علماء و مراجع تقلید نے متعدد پیغامات جاری کئے ہیں۔ آیت اللہ العظمیٰ اراکی اور آیت اللہ العظمیٰ گلپائیگانی نے اپنے پیغامات میں عراقی حکومت کی اس ظالمانہ روش کی اعلانیہ مذمت کی ہے اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ ان عراقی علماء کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔

اسلامی جمہوریۂ ایران کے صدر حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی نے حکومتِ عراق کی ان وحشیانہ حرکتوں کی مذمت کرتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ظلم و تشدد کے ذریعہ حق کو مٹایا نہیں جاسکتا ہے۔ حکومت عراق اور صدام کے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے عوام کے جائز مطالبات کے سامنے سر تسلیم خم کر دے تاکہ دنیا کے دیگر لوگوں کی طرح عراقی عوام کو بھی آزادی و انصاف حاصل ہو سکے

واضح رہے کہ عراقی عوام صدام کی جنگ طلب سیاست بعثی حکومت کی ظالمانہ راہ و روش سے تنگ آچکے ہیں لہٰذا انھوں نے ملک گیر پیمانے پر مجاہدانہ کارروائی شروع کر دی ہے اور اپنے اسلامی ملک میں اسلامی حکومت کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

فلسطینی رہنماؤں سے حجت الاسلام والمسلم… ہاشمی رفسنجانی کی ملاقات و گفتگو

سردست جس چیز نے فلسطینی عوام کو سربلندی… کی ہے وہ مقبوضہ فلسطین میں عوام کی اسلامی تحریک او… عظیم الشان عوامی انقلاب ہے۔ صہیونی جنگی مشین… مقابلے میں اسلامی ایمان کے اسلحے سے مسلح فلسطینی… عصر حاضر میں عظیم ترین معرکوں کو جنم دے رہے ہیں۔ … جمہوریۂ ایران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے ارش… فرمایا کہ ایمان، اسلامی اخلاص اور شہادت، جہاد کے وہ… ترین عنصر ہیں جو دشمن کی جملہ سازشوں کو پوری طرح ناکا… کر دیتے ہیں انھوں نے زور دیتے ہوئے ارشاد فر… کہ ہم ہر حال میں اپنے جملہ وسائل و امکانات کے سا… فلسطینی عوام کی حمایت کرتے رہیں گے اور ہمارا بنیاد… مقصد اسلام کی سربلندی اور سرزمین فلسطین کی آزادی ہے…

اسی طرح عوامی محاذ برائے آزادی فلسطین کے رہ… آقائے احمد جبرئیل سے اپنی گفتگو کے دوران حجت الاسلا… ہاشمی رفسنجانی نے ارشاد فرمایا کہ سردست تمام فلسطینی تنظیم… اور اداروں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی بہت ضروری… انھوں نے مزید کہا کہ عرب ممالک بالخصوص خلیج فارس کے… جنوب میں واقع ملکوں کو بعض فلسطینی لیڈروں کے حالیہ… موقف کو نگاہ میں رکھتے ہوئے مظلوم و بہادر فلسطینی… عوام کی طرف سے بے توجہ نہ ہونا چاہیے اور فلسطینی عوام… کی زندگی میں مزید پریشانیاں نہ پیدا کرنی چاہئیں۔

عراقی عوام کے وحشیانہ قتل عام پر

آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی کا پیغام

اسلامی ملک عراق کے دلخراش اور مصائب آمیز… حالات اور عراقی عوام پر بعثی افواج کی وحشیانہ بمباری نے…

صدام حسین کی ظالمانہ راہ و روش اور خیانت آمیز پالیسی کی کتاب کا دوسرا ورق بھی الٹ دیا ہے۔ اپنی غیر معمولی شجاعت و دلیری کی ڈینگ مارنے والے صدام نے منہ کی کھائی ہے۔ دوران جنگ مسلمان رہنماؤں کی وارننگ کو نظر انداز کرنے والا صدام شرمناک شکست سے دوچار ہوگیا اور عراق و کویت کے مسلمان عوام کو ناقابل تلافی نقصانات کا شکار بنا دیا ہے اور اب اس کے لئے تمام راستے بند ہو چکے ہیں چنانچہ وہ عراقی عوام کے وحشیانہ قتل عام میں سرگرم ہوگیا ہے اور ملک کی مزید تباہی و بربادی میں مصروف نظر آتا ہے۔ وہ اس وقت عراقی عوام کے ساتھ ایسے وحشیانہ مظالم کر رہا ہے کہ الفاظ و عبارت میں ان کا تذکرہ ناممکن ہے۔ حاکم عراق کی نظر میں کسی مذہبی اصول یا بین الاقوامی قانون کی کوئی قیمت نہیں رہ گئی ہے اور اب نوبت یہ آگئی ہے کہ اس نے نجف اشرف اور کربلائے معلی جیسے مقدس شہروں پر دھاوا بول دیا ہے اور ان شہروں کے بے گناہ لوگوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس نے روضۂ سید الشہداء امام حسینؑ مظلوم اور ان کے بھائی ابوالفضل العباسؑ کے حرم مقدس پر بھی حملہ کر دیا ہے اور ان اسلامی زیارت گاہوں کی اعلانیہ بے حرمتی میں مصروف ہے۔ اس کا یہ شرمناک اقدام درحقیقت اسلام، پیغمبر اسلامؐ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی توہین و بے حرمتی کی دلیل ہے۔ اس سلسلے میں انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بعثی حکومت کے ان وحشیانہ مظالم کے سلسلے میں عالمی تنظیموں پر خاموشی طاری ہے اور عراقی عوام کے جائز حقوق کے مطالبے کی حمایت میں کسی کی زبان نہیں کھل رہی ہے۔ موجودہ حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے علمائے اسلام، دانشور حضرات اور ملت اسلامیہ عالم سے امید کی جاتی ہے کہ وہ رمضان المبارک کے اس مقدس مہینے میں عراقی عوام کے قتل عام اور مقدس زیارت گاہوں کی بے حرمتی کے سلسلے میں اپنے ردعمل کا مظاہرہ کریں گے اور اس علاقے میں غیر ملکی افواج کی موجودگی کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے عراقی عوام کی حمایت کا اعلان کرنے میں ذرہ برابر کوتاہی نہ کریں گے۔

عراقی مسلمانوں کے قتل عام پر عالم اسلام نے مذمت کی

● حجت الاسلام سید محمد باقر حکیم صدر مجلس اعلیٰ انقلاب اسلامی عراق نے مسلمانان عالم سے اپیل کی ہے کہ وہ عراقی مسلمانوں کی مظلومیت کی طرف متوجہ ہوں، ان کی پشت پناہی اور مدد کریں نیز ان کی اسلامی تحریک میں شامل ہو جائیں، عراقی بعثی حکمرانوں کا مقابلہ کریں جو کہ مسلمانوں کو بے دریغ شہید کر رہے ہیں۔

● لبنان میں شیعوں کے قائد علامہ سید فضل اللہ کے ایک ٹیلیویژنی پیام کو بی۔بی۔سی لندن نے نقل کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انھوں نے اقوام متحدہ اور دنیا بھر کے ممالک سے درخواست کی ہے کہ وہ عراق پر زور ڈالیں کہ وہ عراق کے بے دفاع و بے سہارا مسلمانوں کے قتل عام سے دستبردار ہو جائے۔

● لبنان میں جمعیت العلماء جبل عامل نے عراق کے بعثی حکمرانوں کے ذریعہ بے دفاع مسلمانان عراق کے قتل عام کی مذمت کرتے ہوئے صدام کو سخت وارننگ دے دی ہے۔

● افغانستان کی حزب وحدت اسلامی اور حزب ہدایت اسلامی نے عراقی مسلمانوں کی جدوجہد کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے، اس ملک کے حکمراں کی مذمت کی ہے کہ وہ عراق کے بے دفاع مسلم عوام کا وحشیانہ طور پر قتل عام کر رہا ہے اور عالمی و بین الاقوامی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ عراقی رژیم کے اس غیر انسانی عمل کی مذمت کریں۔

● ملک شام، عراق کے بعثی حکمرانوں کو عراقی مسلمانوں کے قتل عام کا ذمہ دار مانتا ہے۔

● پاکستان کے وزیر اعظم، نواز شریف نے عراقی حکمرانوں پر اعتراض کرتے ہوئے دنیا کے سیاستدانوں سے خواہش کی ہے کہ وہ عراقی حکومت کے ذریعہ کئے جانے والے عراقی مسلمانوں کے قتل عام کو رکوائیں۔

حکومتِ عراق کے نام ایرانی سلامتی کاؤنسل کی وارننگ

کچھ دنوں قبل صدر جمہوریۂ اسلامی ایران حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی کی قیادت میں ایران کی قومی سلامتی کاؤنسل کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں کاؤنسل کے جملہ فوجی و غیر فوجی ممبران نے شرکت کی۔

سلامتی کاؤنسل کے اس اجلاس میں عراق کے موجودہ بحرانی حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے بعثی حکومت کے ہاتھوں عراقی مجاہدوں کے قتل عام پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے بعثی جلادوں کے ذریعہ کربلا و نجف کی مقدس زیارت گاہوں کی بے حرمتی کے سلسلے میں عراقی حکمرانوں کی بھرپور مذمت کی گئی۔

اس اجلاس کے آخر میں جاری کئے گئے ایک بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ ایران عراقی عوام کے لئے اپنی حمایت و امدادی خدمات جاری رکھے گا اگرچہ اتحادی افواج نے اپنی وحشیانہ بمباری کے دوران عراق اور عراقی عوام کو جو نقصان پہونچایا ہے اس کے اثرات و نتائج برسوں عراقی عوام کا دامن نہ چھوڑیں گے۔ اس اجلاس میں عراق میں رونما ہونے والے حوادث کو ملت عراق کے لئے دوسرا اہم اور ناقابل تلافی المیہ قرار دیتے ہوئے اس امر میں ایران کی مداخلت کی پوری طرح تردید کی گئی۔

آخر میں عراق کی موجودہ بحرانی صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ ایران کی نظر میں نجات کا واحد راستہ یہ رہ گیا ہے کہ عراقی حکومت اپنے عوام کے ارادے کے سامنے سر تسلیم خم کردے

عراقی سفارتخانے پر مسلمانوں کا مظاہرہ

نئی دہلی (۲۲ر مارچ)۔ آج بعد نماز جمعہ، دہلی کے مسلمانوں نے یہاں اقوام متحدہ کے دفتر اور عراقی سفارتخانے پر مظاہرہ کیا۔ عراقی سفارتکاروں نے مظاہرین پر گولیاں برسا دیں۔ کسی کے جاں بحق ہونے کی اطلاع نہیں ہے البتہ پانچ افراد زخمی ہوگئے یہ مظاہرہ عراق کی بعثی حکومت کے ذریعہ عراقی امت مسلمہ کے قتل عام اور دیگر انسانیت سوز مظالم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

اس مظاہرے کا اہتمام مجلس علماء و خطباء نے کیا تھا لیکن ائمہ جمعہ و جماعت بھی اس جلوس میں شامل تھے جنمیں قابل ذکر ہیں حجت الاسلام سید محبوب مہدی عابدی، سید ذیشان حیدر جوادی، سید سید علی تقوی، شیخ مجتبیٰ حسینی، اور سید طالب حسینی زیدی۔ عینی شاہدین کے مطابق عراقی سفارتکاروں نے مظاہرین کا میمورنڈم لینے سے انکار کردیا تو تھوڑے فاصلے پر ٹھہرے ہوئے مظاہرین کی موجودگی میں حجت الاسلام سید ذیشان حیدر جوادی میمورنڈم پڑھ کر سنانے لگے۔ اسی اثناء عراقی سفارت خانہ کے عملے نے اسٹین گن سے فائرنگ شروع کردی۔ مظاہرین قریب کے مکان اور درختوں کی آڑ میں چھپ گئے حملہ آور سفارتکار سفارتخانے کی چھت پر چڑھ کر مظاہرین پر فائرنگ کرنے لگے۔ کچھ لڑکوں نے اس کا جواب پتھر سے دیا جس سے ان کی کار کے کچھ شیشے ٹوٹ گئے

اس حادثے کے بعد مظاہرین وزیر اعظم چندر شیکھر کی رہائش گاہ پر گئے اور دھرنا دیا نیز موصوف کو میمورنڈم پیش کرکے عراقی سفارت کاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ شری شیکھر نے ان کو یقین دلایا ہے کہ عراقی سفارت کاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

واضح رہے کہ نئی دہلی میں عراقی سفارتی عملہ ۱۹۸۲ء میں بھی مظاہرین پر گولیاں چلا چکا ہے، وہ مظاہرہ ایرانی طلباء نے منعقد کیا تھا۔ اس میں ۴ طلباء کے گولیاں لگی تھیں اور شدید زخمی ہوگئے تھے۔

خبر رساں اداروں کی اطلاعات کے مطابق ہندوستان کے بعض دیگر شہروں میں بھی عراق کی بعثی حکومت کے خلاف مظاہرے ہوئے ہیں ان میں بمبئی، مظفر نگر، مدراس، لکھنؤ، کیرالا اور بنگلور قابل ذکر ہیں۔ بمبئی میں تقریباً ۲۵ ہزار مسلمانوں نے مظاہرے میں شرکت کی۔ برطانوی مسلمانوں نے بھی انگلینڈ میں عراقی سفارتخانے کے باہر پرشکوہ مظاہرہ کا اہتمام کیا۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ۲۳ر مارچ شام تک وزیر اعظم شری چندر شیکھر نے عراق کے سفارتی عملے کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا۔ چنانچہ حجت الاسلام سید محبوب مہدی عابدی کی قیادت میں بہت سے مسلمان پارلیمنٹ کے نزدیک بوٹ کلب میدان میں دھرنا دینے بیٹھ گئے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ پُرامن مظاہرین پر گولی چلانے والے عراقی سفارت کاروں کو ہندوستان سے باہر نکال دیا جائے ۲۵ر مارچ شام کو بعض ملی و سیاسی زعماء کی یقین دہانیوں پر اعتبار کرتے ہوئے دھرنا ختم کردیا گیا۔

صدام نے بیت المال میں ہیرا پھیری کر رکھی ہے

ریڈیو بی۔بی۔سی۔ لندن کی اطلاعات کے مطابق ایک کمیٹی عراقی اقتصادیات کا جائزہ لینے کے لئے تشکیل دی گئی تھی تاکہ کویت اور اسرائیل کو اس نے جو نقصان پہنچایا ہے اس کا تاوان عراقی حکومت سے ادا کرایا جاسکے۔ اس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ صدام حسین اور اسکے خاندان کے افراد نے عراقی مالیات میں بہت بڑی ہیرا پھیری کر رکھی ہے۔ ...
شمار دنیا کے بہت بڑے شیئر ہولڈروں میں ...
انھوں نے فرانس کے ایک عظیم ناشراتی مر...
میں بھی سرمایہ گذاری کر رکھی ہے۔ اسی کے ساتھ ا...
کمیٹی نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ عراقی تیل کی فروخت
سے جتنی رقم حاصل ہوتی تھی اس کا ڈیڑھ فیصد حصہ...
اپنے شخصی اکاونٹ میں جمع کرتے تھے۔ دلچسپ بار...
یہ ہے کہ صدام حسین کے بھائی نے ایک انٹرو...
میں صدام کے اس عمل یعنی مسلمانوں کے بیت الما...
سے خیانت کو قانونی عمل قرار دیا ہے!

مجلس شورای اسلامی نے عراقی مسلمانوں کی حمایت کا اعلان کردیا

مجلس شورای اسلامی ایران نے اپنی ایک ہنگا...
نشست میں اس بات پر زور دیتے ہوئے ...
جمہوری اسلامی ایران کی خواہش ہے کہ عراق کا رقبہ او...
سرحدیں محفوظ رہیں، ان تمام پروپیگنڈوں کو بے بنی...
بتایا ہے، جن میں ایران کی براہ راست یا بالواسطہ...
دخل اندازی کی بات کہی گئی ہے۔ مجلس نے عراق...
مسلم عوام کی بعثی حکمرانوں کے خلاف تحریک کی حمای...
کی ہے اور اس ملک کے مسلمانوں سے مکمل اتحا...
کی خواہش کا اعادہ کیا ہے۔

عراق اسرائیل کو تاوان جنگ ادا کرے گا

عراقی ذرائع نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ ...
اسرائیل کو تاوان ادا کرے گا۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ کویت
پر عراقی قبضہ کے بعد عراق نے جو اسکڈ میزائیل اسرائیل
پھینکے تھے، ان کے نتیجے میں اسرائیل کا جتنا نقصا...
ہوا ہے وہ سب عراق ادا کرے گا۔

ملت عراق کی تباہی پر مغرب کی مذموم خاموشی

رہبر انقلاب نے جھنجھوڑا

تہران - ۳۱ مارچ - (ارنا)، تحفظ حقوق بشر کے دعویدار
...ائی بنے ہوئے ہیں اور ملت عراق کئی سال سے ظلم و
...بداد کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے — رہبر انقلاب
...ی آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے اظہار افسوس
...تے ہوئے فرمایا۔

"اس خاموشی سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ نہ انھیں
...قوموں کی پرواہ ہے اور نہ تحفظ حقوق بشریت کی بلکہ
...ب کی بنیاد میں انکی استحصالی ذہنیت کارفرما ہے"
— رہبر انقلاب نے آئمہ جمعہ و جماعت کے ایک
...سے فرمایا۔

موصوف نے اظہار فرمایا کہ حق و ایمان کو اقتدار
...دلانے کے لئے پیش قدمی اور اسلامی تعلیمات
...دشنی میں جذبۂ ایثار و فداکاری ہی ملت عراق کی
...ں کا راستہ ہے۔ "یہ صرف اسلام پر انحصار کے
...ے میں ممکن ہے کہ ملت عراق مقاومت کو برداشت
...تے ہوئے خود کو بچا سکتی ہے"۔

عراقی عوام کے ساتھ، عراقی حکومت کے رویہ پر
...افسوس کرتے ہوئے، رہبر انقلاب اسلامی نے
...ہ عراقی فوج تو ملت عراق کا ہی جزو ہے" لہٰذا فوج
...م کو قتل کرنا شرعی طور پر حرام ہے"۔

...کے ذریعے ایران کی جانب سے عراق کی مدد

نیویارک۔ خبرگزاری جمہوری اسلامی کی اطلاع کے
...ق: اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل نمائندے نے
سکریٹری جنرل خاویر پرزد کو ئیار کو خط کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ ایران کی طرف سے عراق کی مدد کے لیے سامان خوراک پر مشتمل پہلی قسط روانہ کردی گئی ہے۔

اگرچہ سلامتی کونسل نے اعلان کیا تھا کہ عراق کی ناکہ بندی کردی جائے تاکہ وہاں رسد و سامان خوراک نہ پہنچے مگر ایران نے کونسل کے اس فیصلے کے باوجود عراق کی مدد کے لئے یہ اقدام کیا ہے۔

رسد کی پہلی قسط میں خشک دودھ، بچوں کے کھانے کی چیزیں، آٹا، چاول، گھی اور میوہ جات شامل ہیں۔ سامان خوراک کی یہ پہلی قسط جلد ہی عراق کی جانب روانہ کردی جائیگی۔

اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل نمائندے ڈاکٹر خرازی نے سکریٹری جنرل کو جو خط لکھا ہے اس میں موصوف نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ یہ سامان خوراک عالمی صلیب سرخ (INTERNATIONAL RED CROSS) کے تعاون سے ہلال احمر ایران کی زیر نگرانی عراق کے عوام میں تقسیم کیا جائے گا۔

صہیونی حکومت مقبوضہ فلسطین کے بے یار و مددگار عوام کا قتل عام کررہی ہے

اقوام متحدہ کی ذیلی مجالس امداد نے صہیونی حکومت کو اس جرم کا ملزم قرار دیا

اقوام متحدہ سے وابستہ ذیلی مجالس نے مقبوضہ فلسطین میں مسلم عوام کے بے دریغ قتل عام کا مجرم صہیونی حکومت کو قرار دیا ہے۔

خبروں کے مرکزی یونٹ کی اطلاع کے مطابق: ریڈیو عمان نے اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا کہ کیتھولک چرچ روم کے ادارے وذرائع انسانی حقوق نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے کہ صہیونی فوجیوں کے ہاتھوں مقبوضہ سرزمین قدس میں انسانوں کا بے دریغ خون بہایا جارہا ہے

موصولہ خبروں سے اس امر کی بھی صراحت ہوتی ہے کہ فلسطین کے انقلاب پسند مسلمانوں نے شہر غزہ میں صہیونی فوجیوں کے خلاف مظاہرے کئے اور ان کے ساتھ برسر پیکار رہے ہیں۔

فلسطین کے مسلم مظاہرین نے ان صہیونی فوجیوں کا جو شہر میں گشت و خوانکررہے تھے سینہ سپر ہوکر مقابلہ کیا اور ان پر خودکار ہتھیاروں کے ذریعے حملہ کرکے کافی نقصان پہنچایا۔

اس کے علاوہ فلسطین کے انقلاب پسند مسلمانوں نے دریائے اردن کے کنارے واقع شہر قلقیلیا کی سڑکوں پر بھی مظاہرے کئے اور صہیونی فوجیوں کو مقابلے کے لئے للکارا۔

مظاہرات میں جو لوگ شریک و شامل تھے انہوں نے دین اسلام کا حق میں اور صہیونی حکومت کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے اپنے اس عزم محکم کا اعلان کیا کہ جب تک فلسطینی مسلمانوں کے حقوق بحال نہیں ہوں گے ان کی جدوجہد جاری رہے گی اور اس بات پر زور دیا کہ وہ ایک نہ ایک دن صہیونی حکومت کا خاتمہ کرکے ہی دم لیں گے۔

آیت اللہ باقر الصدر کی برسی

گیارہ سال قبل ۱۹ اپریل کو صدام تکریتی نے ایسی دو عظیم شخصیات کو اپنے ظلم کا نشانہ بناکر شہید کردیا تھا جن کے لئے نفس ذکیہ کی صفت موزوں ہے۔ وہ تھے آیت اللہ سید باقر الصدر اور انکی خواہر گرامی قدر محترمہ بنت الہدیٰ۔

یوں تو صدام کی ساری زندگی ظلم و شقاوت سے پر ہے لیکن اس موقع پر جبکہ شہید باقر الصدر کے دیے کی نامرتحین نزدیک پہنچ رہی ہیں اس نے اپنی بربریت کو عروج پر پہنچا دیا ہے۔ کربلا و نجف اور دیگر اماکن مقدسہ پر بمباری، آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی کی گرفتاری، بے دفاع مسلمانوں کا قتل عام ایسی چند مثالیں ہیں جنہوں نے عالم اسلام کے دلوں کو مجروح کردیا ہے۔

کربلا و نجف کی بے حرمتی پر ہندستان میں عزاداری

رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے اعلان کیا تھا کہ ۱۰ر مارچ کو عمومی عزا کا انعقاد کیا جائے یہ اعلان اس وقت کیا گیا جب صدام تکریتی کے نوکروں نے کربلائے معلی اور نجف اشرف پر (۱۰ر مارچ) گولہ باری کی۔ موصوف کی خواہش کے مطابق عالم اسلام نے عزاداری کا اہتمام کیا۔ دنیا کے دیگر ملکوں کے ساتھ ہندستان کے مختلف شہروں سے عزاداری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان میں قابل ذکر ہیں بمبئی "لکھنؤ" کرگل کشمیر، دہلی، امروہہ، سرسی، مدراس، مظفر نگر، الہ آباد، بریلی، احمد آباد، حیدرآباد... ان میں سے بعض گذارشات کی تلخیص پیش خدمت ہے:

لکھنؤ:۔ گذارش سراج الحسن: رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے لکھنؤ میں عمومی عزاداری کی گئی۔ عراقی حکومت کے ذریعہ عراقی مسلمانوں کے قتل عام اور مقدس مقامات پر کئے جانے والے حملوں کے خلاف یکم رمضان المبارک کو پورے شہر میں "عزائے عمومی" منائی گئی۔ اس سلسلے میں آل انڈیا شیعہ حسینی فنڈ کی جانب سے عراقی مسلمانوں کے لئے مساجد میں دعائیں کی گئیں، عراقی حکومت اور صدام کے خلاف مظاہرہ کیا، اس سلسلے میں جناب مولانا ادیب الہندی، جناب مولانا سید محمد جعفر، جناب مولانا جعفر عباس اور دیگر علمائے دین نے مسجدوں میں عوام کو خطاب کیا۔ مسجد خمینی، مسجد دولہا صاحب، مسجد درگاہ حضرت عباس، مسجد مولسیری، مسجد کالا امام باڑہ، مسجد شہید بہشتی، مسجد عسکری مسجد محمودی وغیرہ میں دعائیہ جلسے منعقد ہوئے۔ شیعہ جامع مسجد میں جناب جابر جوراسی کی صدارت میں اور ۲۳ر مارچ جناب مولانا ظہیر عباس کی صدارت میں پرشکوہ جلسے ہوئے ۲۴ر مارچ کو جلوس کے بعد سفارتخانہ عراق نئی دہلی، وزارت خارجہ نئی دہلی اور اقوام متحدہ کو احتجاجی خطوط اور ٹیلیگرام بھیجے گئے۔

احمد آباد۔ گذارش ابن حسن العلوی: ناجپور میں واقع حسینی امام باڑے میں صدام کے مظالم کے خلاف احتجاجی جلسہ منعقد ہوا اور عراقی مسلمانوں کے لئے دعائے خیر و عافیت کی گئی۔ ساتھ ہی یہ بھی دعا کی گئی کہ خداوند عالم صدام ملعون کو نیست و نابود کردے۔

نئی دہلی۔ ہندستان میں مقیم عراقی مسلم طلبا کی تنظیم نے یو۔ این۔ او کے سکریٹری جنرل جناب پیریز ڈیکویار کو احتجاجی میمورنڈم بھیج کر مطالبہ کیا ہے کہ وہ عراق میں بے دفاع عوام کے قتل عام کو رکوائیں۔ دیگر مومنین نے بھی جلسے جلوس منعقد کئے۔

بریلی۔ گذارش عراق رضا زیدی: یہاں قصبہ سنبھل میں صدامی مظالم کے خلاف ۲۲ر مارچ سے ۲۴ر مارچ تک احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲۲ر مارچ

حیدرآباد۔ گذارش عباس موسوی: مختلف تنظیموں، عظیم سیاسی شخصیات اور علماء کرام نے مجالس اور جلوس وغیرہ کا انعقاد کیا۔

بقیہ زندگانی پیغمبر اسلام (ص)

رہی تھی اور یہ بھی ثابت ہو رہا تھا کہ وہ اٹل ارادہ کے ساتھ اسلام قبول کرنے آئے ہیں۔ آخرکار عمر نے رسول خدا کے اصحاب کے سامنے اسلام قبول کیا اور مسلمانوں کی صف میں شامل ہو گئے۔

"ابن ہشام" نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۶۸ پر خلیفہ دوم کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں دوسری روایات بھی نقل کی ہیں تفصیل مطالعہ کی خواہش رکھنے والے حضرات اس کتاب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ:۔

سرزمین ایران

ان میں اس جگہ کا نام "نامی ذہی" درج ہے۔

مسجد جامع کبیر: ایران کی قدیم ترین مسجد ہے یہ مسجد چوتھی صدی ہجری کی یادگار ہے اور اس قصبے میں واقع ہے۔

● ● ●

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ فارس وہ صوبہ ہے جہاں سب سے زیادہ ایران کے قبائلی لوگ آباد ہیں۔ اگرچہ پورے ایران میں جتنے قبیلے اور طائفے آباد ہیں ان کی تعداد کم و بیش چالیس ہے۔ جن میں سے بیشتر دور و دراز مقامات سے کوچ کر کے فارس میں آباد ہو گئے ہیں۔ ان قبائل میں بھی قشقائی، خمسہ، ممسنی، الوار کہکیلو یہ قابل ذکر ہیں جو مزید بہت سی شاخوں میں منقسم ہیں۔

ضیافت الٰہی پر مشتمل عید شریف فطر

قربت خالق و بندگی پر مشتمل عید شریف قربان

کا پیش خیمہ ہے

(امام خمینیؒ)

عید الفطر کے موقع پر ہماری مخلصانہ مبارکباد قبول فرمائیں۔

ولادت امام حسن علیہ السلام کے موقع پر مخلصانہ مبارکباد

کے ساتھ آپ (ع) کی

ایک نصیحت

اے بندگان خدا! اچھی طرح جان لو کہ خداوند عالم نے تمہیں بغیر مقصد نہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں اس دنیا میں یونہی نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ تمہیں معین عمر عطا کی ہے اور تمہارے درمیان تمہاری روزی تقسیم کردی تاکہ ہر عقلمند آدمی اس بات کو بخوبی سمجھ لے کہ اس کے لئے جو کچھ مقدر و طے شدہ ہے وہ اسے بہرحال حاصل ہوگا اور جو اس کی قسمت میں نہیں ہے وہ اسے ہرگز نہ ملے گا۔ خداوند عالم نے تمہارے دنیاوی اخراجات کو فراہم کرنے کی ذمہ داری خود لے کر لوگوں کو عبادت کیلئے آزاد کر دیا ہے اور شکر گزاری کیلئے تمہاری حوصلہ افزائی کی ہے ذکر اور نماز کو لوگوں پر واجب قرار دیا ہے۔ تمہیں تقویٰ و پرہیزگاری کی طرف دعوت دی ہے اور اسے اپنی خوشنودی کی آخری حد قرار دی ہے۔ تقویٰ ہر توبہ کی قبولیت کا دروازہ، ہر حکمت کا سرچشمہ اور ہر کردار کا انتہائی شرف ہے۔ جو تقویٰ و پرہیزگاری قبول کرنے میں کامیاب رہا وہ تمام زندگی میں کامیاب ہے اور خود خداوند عالم کا ارشاد ہوتا ہے در حقیقت متقین کیلئے ان کے شایان شان جگہ ہے۔ تمہیں بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اگر کیا حقیقت قرآن کریم کی دوسری آیہ مبارکہ (سورۂ نساء) میں ارشاد ہوتا ہے (سورۂ زمر) کہ خداوند عالم متقین کو اپنی شان و شوکت کے ساتھ نجات دے گا۔ کوئی برائی ان کے قریب پہونچے گی اور نہ انہیں کوئی غم ہوگا

اوقات نماز

(دہلی - ہندوستان)

تاریخ اپریل	نماز فجر گھنٹہ	منٹ	طلوع آفتاب گھنٹہ	منٹ	نماز ظہر گھنٹہ	منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ	منٹ	نماز مغرب گھنٹہ	منٹ
۱-	۴-	۵۱	۶-	۱۱	۱۲-	۲۵	۶-	۳۹	۶-	۵۹
۲-	۴-	۵۰	۶-	۱۰	۱۲-	۲۵	۶-	۴۰	۶-	۵۹
۳-	۴-	۴۹	۶-	۹	۱۲-	۲۴	۶-	۴۰	۷-	۰
۴-	۴-	۴۸	۶-	۸	۱۲-	۲۴	۶-	۴۱	۷-	۰
۵-	۴-	۴۶	۶-	۷	۱۲-	۲۴	۶-	۴۲	۷-	۱
۶-	۴-	۴۵	۶-	۵	۱۲-	۲۴	۶-	۴۲	۷-	۱
۷-	۴-	۴۴	۶-	۴	۱۲-	۲۳	۶-	۴۳	۷-	۲
۸-	۴-	۴۳	۶-	۳	۱۲-	۲۳	۶-	۴۳	۷-	۳
۹-	۴-	۴۱	۶-	۲	۱۲-	۲۳	۶-	۴۴	۷-	۳
۱۰-	۴-	۴۰	۶-	۱	۱۲-	۲۲	۶-	۴۴	۷-	۴
۱۱-	۴-	۳۹	۶-	۰	۱۲-	۲۲	۶-	۴۵	۷-	۴
۱۲-	۴-	۳۸	۵-	۵۹	۱۲-	۲۲	۶-	۴۶	۷-	۵
۱۳-	۴-	۳۶	۵-	۵۸	۱۲-	۲۲	۶-	۴۶	۷-	۶
۱۴-	۴-	۳۵	۵-	۵۷	۱۲-	۲۱	۶-	۴۷	۷-	۶
۱۵-	۴-	۳۴	۵-	۵۶	۱۲-	۲۱	۶-	۴۷	۷-	۷
۱۶-	۴-	۳۳	۵-	۵۵	۱۲-	۲۱	۶-	۴۸	۷-	۷
۱۷-	۴-	۳۱	۵-	۵۴	۱۲-	۲۱	۶-	۴۸	۷-	۸
۱۸-	۴-	۳۰	۵-	۵۲	۱۲-	۲۰	۶-	۴۹	۷-	۹
۱۹-	۴-	۲۹	۵-	۵۱	۱۲-	۲۰	۶-	۴۹	۷-	۹
۲۰-	۴-	۲۸	۵-	۵۰	۱۲-	۲۰	۶-	۵۰	۷-	۱۰
۲۱-	۴-	۲۶	۵-	۴۹	۱۲-	۲۰	۶-	۵۱	۷-	۱۰
۲۲-	۴-	۲۵	۵-	۴۸	۱۲-	۲۰	۶-	۵۱	۷-	۱۱
۲۳-	۴-	۲۴	۵-	۴۸	۱۲-	۱۹	۶-	۵۲	۷-	۱۲
۲۴-	۴-	۲۳	۵-	۴۷	۱۲-	۱۹	۶-	۵۲	۷-	۱۲
۲۵-	۴-	۲۲	۵-	۴۶	۱۲-	۱۹	۶-	۵۳	۷-	۱۳
۲۶-	۴-	۲۱	۵-	۴۵	۱۲-	۱۹	۶-	۵۳	۷-	۱۳
۲۷-	۴-	۱۹	۵-	۴۴	۱۲-	۱۹	۶-	۵۴	۷-	۱۴
۲۸-	۴-	۱۸	۵-	۴۳	۱۲-	۱۹	۶-	۵۵	۷-	۱۵
۲۹-	۴-	۱۷	۵-	۴۲	۱۲-	۱۸	۶-	۵۵	۷-	۱۵
۳۰-	۴-	۱۶	۵-	۴۱	۱۲-	۱۸	۶-	۵۶	۷-	۱۶

شائع کردہ: ڈاکٹر ملک پور انسٹی ٹیوٹ آف جیو فزکس تہران یونیورسٹی، کارگر شمالی ایونیو تہران ۔۱۴۳۹۴- ایران۔
ٹیلیفون 0098,21,631081-3 ٹیلیکس 088,21,5399

حرم مطہر امام حسین (ع)

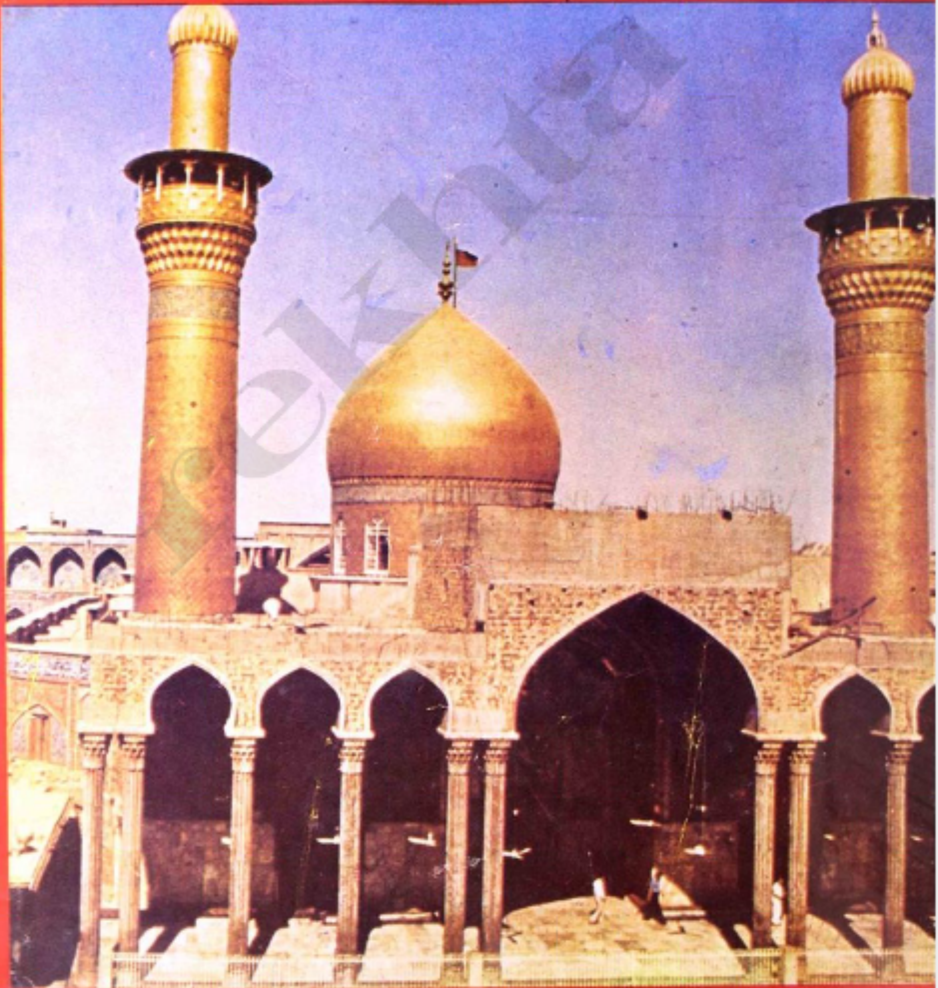

شہر کربلا و نجف کی مقدس زیارتگاہوں کی بے حرمتی، عراقی عوام پر بعثی حکومت کے وحشیانہ حملات اور عراق کے بیگناہ شہداء کی یاد میں
رہبر عظیم الشان انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۹۱ مطابق ۱ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۱ کو عام سوگواری کا اعلان کیا ہے۔